کم قیمت اور معیاری جاسوسی ادب

جانباز

مصنف
جیمس ہیڈلے چیز

مترجم
اختر حسین

نسیم بک ڈپو۔ لاٹوش روڈ۔ لکھنؤ

ایک سنسنی خیز جاسوسی ناول

جانباز

مصنف
جیمس ہیڈلے چیز

مترجم
اختر حسین

قیمت

تین روپیہ

بااہتمام

نسیم بک ڈپو۔ لاٹوش روڈ۔ لکھنؤ

ٹیلیفون } آفس :- ۲۴۵۵۹
رہائش :- ۲۵۲۲۴

ناشر: عزیز الرحمٰن (بار اول) اگست [illegible] پرنٹر: الواعظ صفدریہ پریس لکھنؤ

پیرس کی ایک خوشگوار صبح تھی۔ ہوائی اڈے پر لیڈی اناؤنسر کی شریلی آواز گونجی۔

"زیکوسلواکیہ سے آنے والا ہوائی جہاز چند ہی منٹوں میں لینڈ کرنے والا ہے۔"

ہوائی اڈے کی چہل پہل میں کچھ اور اضافہ ہو گیا۔ ہر طرف سے شور اور قہقہوں کی آوازیں آرہی تھیں۔

اس بھیڑ میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جن کا مقصد سفر کرنا نہیں تھا۔ نہ ہی وہ کسی کو لینے یا الوداع کہنے آئے تھے۔ یہ لوگ مستقل طور پر ہوائی اڈے پر ہی گھومتے رہتے اور عقابی نظروں سے ہر آنے جانے والے پر نظر رکھتے ہر شخص جو کسی باہر سے آنے والے جہاز سے اترتا ان کی دوربین نگاہوں میں محفوظ ہو جاتا۔ اسکی چال ڈھال اور رکھ رکھاؤ سے یہ فوراً معلوم کر لیتے کہ یہ شخص بے ضرر ہے یا نہیں۔

یہ لوگ سیکریٹ ایجنٹ تھے روس اور امریکہ کے۔ چونکہ پیرس میں روس اور امریکہ دونوں کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جاتا تھا۔ اس لیے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان ممالک نے اپنے اپنے سیکرٹ ایجنٹوں کو ملک کے گوشے گوشے میں پھیلا رکھا تھا۔ اور ایک دوسرے کے خلاف طرح طرح کی

سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں اُلجھے رہتے تھے۔

پراگ سے آنے والے جہاز نے فضا میں ایک چکر لگایا۔ اور آہستہ آہستہ زمین پر اترنے لگا۔ اس سے اترنے والے مسافروں میں ایک پستہ قد اور بھاری بھرکم امریکن بھی تھا اس کا نام جیک کین تھا۔ وہ ہفتہ میں کم از کم دو بار پیرس سے پراگ (زیکو سلواکیہ) کا سفر کرتا تھا۔ اس کا خاص بزنس شیشے کے سامان کی سپلائی کرنا تھا۔ اور وہ اس تجارت میں کافی وقعت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ خاص طور سے پراگ میں چونکہ کمیونسٹوں کو زرمبادلہ کی بڑی ضرورت تھی اور کین کی تجارت انھیں کافی مقدار میں زرمبادلہ فراہم کرتی تھی۔

کین تیزی کے ساتھ کسٹم سے باہر آیا۔ ایک قریب کھڑی ہوئی ٹیکسی کو اشارہ کیا اور اس میں بیٹھ کر اسے صدر بازار چلنے کو کہا۔ جیسے ہی ٹیکسی آگے بڑھی کین نے آہستہ سے پیچھے مڑکر دیکھا۔ لیکن پیچھے کوئی ایسا دکھائی نہیں دیا جس پر تعاقب کرنے والے کا گمان ہوتا۔ کین کو اسی کا خطرہ تھا کیونکہ وہ کانچ کا تاجر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اہم امریکی ایجنٹ بھی تھا پراگ میں اپنے کام کے علاوہ اس کا خاص کام وہاں موجود امریکی ایجنٹ سے رابطہ قائم رکھنا اور پیام رسانی کرنا تھا۔ وہ کئی سال سے یہ کام کرتا آیا تھا۔ اور پراگ میں کمیونسٹوں کو اسکی ہوا بھی نہیں لگ سکی تھی۔

لیکن آج وہ بہت پریشان تھا۔ اور فوری طور پر اسے امریکن سنٹرل انٹیلیجنس ایجنسی کی پیرس برانچ کے سربراہ جان ڈورسے سے ملنا تھا۔ ڈورسے سے بہت کم ملتا تھا۔ لیکن آج ملنا بہت ضروری تھا۔ لہذا اس نے

وہ بازار میں اپنے ہوٹل پہونچ کر ڈورسے کو فون کر کے کہا کہ وہ اسکے ساتھ دوپہر کا کھانا کھائے۔

ڈورسے ایک گھنٹے سے پہلے وہاں نہیں پہونچ سکا۔

ڈورسے درمیانے قد کا دُبلا پتلا آدمی تھا۔ بغیر فریم کی عینک کے پیچھے اس کی آنکھوں سے ذہانت ٹپکتی تھی۔ وہ عام آدمی کو ایک بینک کا منیجر یا بزنس مَین سے زیادہ نظر نہیں آتا تھا۔ بہت کم لوگ واقف تھے کہ تقریباً چالیس سال سنٹرل انٹیلیجنس ایجنسی سے وابستہ رہنے کے بعد اب وہ پیرس کی شاخ کا ڈائرکٹر تھا۔

کمیونسٹ روس اور چین کی کئی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کی بیخ کنی کا سہرا اسکے سر تھا۔

"ہلو جیک۔" وہ کین کے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔ "آج بہت خوش نظر آرہے ہو۔"

"کیا واقعی۔" کین نے جواب دیا۔

اسی وقت ویٹر اندر داخل ہوا اور دونوں خاموش ہو گئے۔ ویٹر نے میز سجانی شروع کر دی۔

کھانے کے دوران میں موسم اور ادھر ادھر کی باتوں کے علاوہ اور کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ ڈورسے جانتا تھا کہ کین کھانے کے دوران میں سنجیدہ اور پریشان کن موضوعات سے ہمیشہ احتراز کرتا ہے۔ لہذا وہ بھی خاموش ہی رہا۔

جب کافی کا دور شروع ہوا اور ویٹر دروازہ بند کر کے رخصت ہو گیا تو ڈورسے نے اپنا داہنا ابرو اٹھا کر کین کی طرف دیکھا۔ اور پوچھا۔ "کوئی

خاص بات ۔"

"ٹیلر کا راز فاش ہو گیا ۔"

"ٹیلر" ڈورسے نے صرف اتنا کہا۔

"ٹیلر دس سال سے پراگ میں ہے ۔ اس کا کام روسیوں کو انگریزی سکھانا ہے۔ عام طور پر کمیونسٹ ایجنٹ اس سے انگریزی سیکھتے رہتے ہیں۔ اور باتوں باتوں میں ان کے ذریعے اس نے ہمیں بہت سی معلومات دی ہیں ۔ لیکن اب کمیونسٹ سیکرٹ سروس کو اس پر شک ہو گیا ہے ۔ گو ان کے پاس کسی قسم کا ثبوت نہیں ہے ۔ لیکن ان لوگوں کو ثبوت کی ضرورت بھی نہیں ہے ۔ وہ اس پر تشدد کر کے اس سے اگلوا سکتے ہیں۔ لہذا ٹیلر اب بہت خائف ہے ۔ اور وہاں سے بھاگ جانا چاہتا ہے ۔ اس نے سوئٹزرلینڈ میں بہت سا روپیہ جمع کر رکھا ہے ۔ ہمیں اس کی جگہ کوئی اور ڈھونڈھنا پڑے گا ۔"

"ٹھیک ہے ۔" ڈورسے نے سگار کا کش لیتے ہوئے کہا۔ "ٹیلر کے بارے میں میری رائے کوئی خاص نہیں رہی ۔ میں اس کی جگہ کسی اور کو دے سکتا ہوں ۔"

"لیکن تمھیں بہت احتیاط سے کام کرنا ہو گا ۔ پراگ میں روس کی سیکورٹی سروس نے بہت سخت اقدامات کر رکھے ہیں۔ اور ان کا سربراہ میک ہے ۔"

"میلک" ۔ ڈورسے کو گویا بجلی کا شاک لگا ہو ۔ "میلک آج کل پراگ میں ہے ۔"

ڈورسے میلک سے اچھی طرح واقف تھا۔ روسی ایجنٹوں میں سب سے زیادہ خطرناک اور چالاک آدمی تھا خود ڈورسے کو چند بار اس سے زک

اٹھانی پڑی تھی۔

"اس کی وجہ سے ٹیلر اتنا خائف ہے کہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتا ہے"

"کیا وہ آسانی سے بھاگ سکے گا۔ روسی ایجنٹ چاروں طرف پھیلے ہونگے اور اگر انھیں اس پر شک ہے تو اسکی نگرانی بھی ہو رہی ہوگی

"ہوسکتا ہے۔ لیکن وہ کوشش ضرور کرے گا۔ پرسوں جب میں اس سے ملا تو وہ بہت نروس تھا۔" کین نے جواب دیا۔

"پراگ میں ہمارا کوئی اور بھی ایجنٹ ہے۔" ڈورسے نے پوچھا۔

"ہاں ہے۔ ایک رقاصہ میگی۔"

اگر ٹیلر کو پکڑ لیا گیا اور تشدد کیا گیا تو وہ یقیناً تمھارا اور میگی کا نام انھیں بتادے گا۔ اور یہ تم دونوں کے لیے بہت نقصان دہ ہوگا۔ میں نہیں چاہتا کہ تمھارے پراگ میں جو تعلقات ہیں وہ ٹوٹ جائیں۔ ہمیں ٹیلر کا کوئی اور انتظام کرنا ہوگا۔"

کچھ دیر خاموشی رہی پھر کین نے کہا۔" پھر اسکے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ اسے ختم کر دیا جائے۔ ایک بار وہ روسیوں کے ہاتھ پڑ گیا تو پھر کچھ نہیں کہا جاسکے گا۔ میگی کو پراگ سے بھاگنا پڑے گا۔ اور میں دوبارہ وہاں نہیں جا سکوں گا۔"

جو میں نہیں چاہتا۔ ڈورسے نے اپنی کافی ختم کرتے ہوئے کہا۔" ٹیلر ہمارے لیے کافی فائدہ مند رہا ہے۔ لیکن ہم نے اس کی قیمت بھی ادا کر دی ہے۔ لہذا اب اسے ختم کرنے میں کوئی افسوس نہ ہونا چاہیئے۔۔۔۔ ٹھیک ہے میں اس کا انتظام کیئے لیتا ہوں۔"

"مگر جلد سے جلد۔" کین نے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔" کل

رات سے پہلے پہلے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کل بھی بہت دیر ہو جائے۔"

"میں دیکھوں گا اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں۔ اس کا پتہ وہی ہے جو پہلے تھا۔

"ہاں

"میں دیکھ لوں گا۔" ڈورسے نے کہا۔ اس کی جگہ کسی آدمی کو بھیجنا پڑیگا اس کا بھی انتظام کر لوں گا۔"

ڈورسے کھڑا ہو گیا۔ دونوں نے ہاتھ ملائے۔ اور ڈورسے باہر نکل آیا کین اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ وہ جانتا تھا۔ ڈورسے ہر چیز کا انتظام کر سکتا ہے

اسی دن پراگ میں صبح کے دس بجے ....

ٹیلر نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا سوٹ کیس بند کیا۔ اور چہرے سے پسینہ پونچھنے لگا۔ اس نے اپنی گھڑی دیکھی۔ پھر چلتا ہوا کھڑکی کے قریب آیا۔ اور پردے کی اوٹ سے سڑک کی طرف دیکھا۔

نیچے سڑک کی دوسری طرف ایک موٹا سا اور پستہ قد آدمی ایک عمارت کی دیوار سے لگا کھڑا تھا۔ اسکے ہاتھ برساتی کی جیبوں میں تھے اور منہ میں سگرٹ وہ وہاں پچھلے چار گھنٹوں سے کھڑا تھا۔

ٹیلر نے پھر پیشانی سے پسینہ پونچھا اور گھڑی کی طرف دیکھا۔ دس بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے۔ پانچ منٹ بعد سوکی آنے والا تھا۔ سوکی روسی خفیہ پولیس کا سرجنٹ تھا۔ وہ ٹیلر کے پاس انگریزی سیکھنے آتا تھا۔ جب تک وہ سبق

پڑھتا تب تک کے لیے باہر نگرانی کرنے والا چلا جاتا تھا جیسے ہی سو گئی کے جانے کا وقت ہوتا نگرانی کرنے والا آجاتا۔ یہ معمول چار روز سے جاری تھا۔ اور اب ٹیلر کے اعصاب جواب دینے لگے تھے۔ اب وہ جلد سے جلد بھاگ جانا چاہتا تھا۔

"مجھے آج ہی بھاگ جانا چاہیئے۔ اس نے سوچا کہیں مزید دیر نہ ہو جائے۔ پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔ اسے ڈر تھا کہ روسی کسی وقت بھی اُسے آلیں گے۔"

اس نے سوٹ کیس بستر کے نیچے کھسکا دیا اور ڈرائینگ روم میں آیا وہ اپنے فرار کے پلان پر غور کر رہا تھا۔

اس کی بیوی باہر گئی ہوئی تھی۔ اور وہ مزید دو گھنٹے تک واپس نہ ہو گی اسے چھوڑ کر بھاگنے میں ٹیلر کو کوئی افسوس یا شرم نہ تھی۔ اسے اپنی بیوی سے اب کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ پندرہ سال پہلے جب ان کی شادی ہوئی تھی تو وہ ٹیلر کے لیے دنیا کی حسین ترین عورت تھی۔ اب وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس کی دلکشی ختم ہو چکی تھی ایملی اب بہت موٹی اور بھدی ہو گئی تھی۔ اسے دن رات کھانے رہنے کے سوا اور کوئی کام نہ تھا۔۔۔ ایسی عورت کے لیے ٹیلر کے دل میں کوئی جگہ نہیں تھی۔ اسکے دل میں اب کسی اور کے لیے جذبات بھڑک اٹھے تھے۔ مگر وہ ان کا اظہار کرنے سے قاصر تھا۔

اس نے میز کے خانے سے کپڑے کی ایک چھوٹی سی تھیلی نکالی۔ جس میں ریت اور شیشے کے ٹکڑے بھرے ہوئے تھے۔ ٹیلر نے اسے اپنے ہاتھوں میں تولا۔ یہ چھوٹا سا ہتھیار آج اسے استعمال کرنا ہو گا کہ اسکی کامیابی پر اس کے فرار کا دارومدار تھا۔ اس نے اسے اپنی پینٹ کی جیب میں رکھا۔ اپنے حواس مجتمع کیئے اور کرسی پر

بیٹھ کر سوکی کا انتظار کرنے لگا۔

چند ہی لمحوں بعد زینوں پر قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ ٹیلر نے فوراً اٹھ کر کھڑکی سے جھانکا۔ نگرانی کرنے والا جا چکا تھا۔ اسی وقت دروازے کی گھنٹی بجی۔ ٹیلر نے دروازہ کھولا اور مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے سوکی کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔

"آج کی صبح بہت خوشگوار ہے۔" ٹیلر نے کہا۔ "اور سورج کی گرمی بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔" یہ جملے اس نے انگریزی میں ادا کیئے۔

ہاں یہ صبح سچ مچ بہت خوشگوار ہے۔ مجھے امید ہے آپ کی بیوی کی صحت پہلے سے بہتر ہوگی۔" سوکی نے بھی انگریزی میں کہا۔

شکریہ وہ اب بہت بہتر ہے۔ ٹیلر نے کہا۔ سوکی کو اپنی بیوی سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ لیکن یہ انگریزی کے سبق کا ایک حصہ تھا۔

سوکی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا اور کتاب کھول کر پڑھنے لگا۔ ٹیلر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ ..... درمیان میں کہیں کہیں وہ رک کر سوکی کو ہدایات دینے لگتا۔ لیکن اس کا دل اتنے زور سے دھڑک رہا تھا کہ اسے ڈر لگا کہیں سوکی سن نہ لے۔ اسکے پیر کانپ رہے تھے اور اسے کھڑے رہنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ ۔۔ لیکن وہ بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اسے تو بھاگنا تھا۔ اور جلد سے جلد .....

ٹہلتے ٹہلتے وہ سوکی کے پیچھے آکھڑا ہوا۔ کانپتے ہاتھوں سے ریت اور سیسے کی تھیلی نکالی اور اٹھا کر پوری قوت سے سوکی کے سر پہ دے ماری۔ سوکی آواز نکالے بغیر ڈھیر ہو گیا۔ ٹیلر بھاگتا ہوا اپنی خوابگاہ میں گیا سوٹ کیس اٹھایا۔ برساتی لی اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اسے نہیں معلوم تھا اس نے

کتنی زور سے سوکی کو مارا تھا شاید وہ مر بھی چکا ہو۔ لیکن ٹیلر کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ ٹھہر کر اسے دیکھتا۔

وہ تیزی سے زینے طے کرنے لگا۔ اسے پہلی منزل پر قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ کوئی اوپر آرہا تھا..... بھاری بھرکم قدم ... یہ اس کی بیوی تھی۔ وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔۔ سامنا ہو ہی گیا۔

"تو تم بھاگ رہے ہو۔ ایملی نے تیز آواز میں کہا " میں جانتی تھی تم اپنی داشتہ کے ساتھ کسی دن بھاگ جاؤ گے۔ دفع ہو جاؤ۔ مجھے بھی کوئی پرواہ نہیں۔"

"خدا حافظ ایملی" ٹیلر نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا " امید ہے تم خوش رہوگی۔ اور سنو۔ ابھی اوپر نہ جاؤ۔ وہ اوپر موجود ہے۔ میں نے اسے بیہوش کر دیا ہے۔"

"نادان۔ احمق۔ ۔ وہ غصے سے چیخی " تم سمجھتے ہو تم ان کی دسترس سے دور جا سکو گے۔"

ٹیلر نے سوچا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اس نے آخری بار ایملی کی طرف دیکھا نگاہوں میں الوداع کہی۔ اور جانے کے لیے مڑ گیا۔ اس نے اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سنی۔ ایملی اسکی نصیحت مان کر واپس جا رہی تھی۔

وہ مڑے بغیر چلتا رہا۔ اسکی تیز نظریں اطراف کا جائزہ لے رہی تھیں لیکن کوئی تعاقب میں نہیں تھا۔ انھیں یقین تھا کہ سوکی کی موجودگی میں اس کے بھاگ نکلنے کا خطرہ نہیں ہو سکتا۔

وہ چلتا رہا۔ اس کا دل دھڑک رہا تھا۔ اور حلق خشک ہو گیا تھا۔ بار بار

اس کا ذہن سو کی طرف جاتا تھا۔ نہ جانے وہ کب تک بیہوش رہے گا۔ اسکے اٹھتے ہی ایک نہ ختم ہونے والی تلاش شروع ہو جائے گی۔ اور شاید وہ چوہوں کی طرح پکڑ لیا جائے۔

کئی گلیاں اور سڑکیں طے کرنے کے بعد وہ ایک پرانی اور گندگی سی عمارت میں داخل ہوا۔ اور اوپر جانے کے لیے زینے طے کرنے لگا۔ سب سے اوپر کی منزل پر پہونچ کر وہ دم لینے کے لیے رُکا۔ کسی کی آہٹ سنائی نہ دی۔

ذرا دیر رک کر اس نے آگے بڑھ کر ایک دروازے پر دستک دی۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا۔

"ہلو" وہ بولی۔ "تم یہاں کیسے۔"

میگی کو دیکھ کر ٹیلر کے دل میں ہمیشہ خواہش کی ایک زبردست لہر اٹھتی تھی۔ درمیانہ قد۔ سنہرے بال۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ عنابی ہونٹ۔ بھاری کولہے۔ پتلی کمر اور بھری بھری گداز چھاتیاں... وہ خوبصورت نہ ہوتے ہوئے بھی بے حد دلکش تھی۔ ٹیلر نے پہلی بار اسے دیکھا اور عاشق ہو گیا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ میگی کو اس جیسے سے پیار نہیں ہو سکتا۔ وہ صرف اس سے اس لیے جلتی تھی کہ دونوں امریکن ایجنٹ تھے۔ اور ایک ہی مقصد کے لیے کام کرتے تھے۔ ٹیلر نے اب تک اپنے جذبات کا اظہار نہیں کیا تھا۔

میگی کے ماں باپ مر چکے تھے۔ اور اب وہ ایک نائٹ کلب میں گا کر کافی پیسے کماتی تھی۔ دو سال پہلے ڈورسے کے ایک ایجنٹ نے اسے امریکہ کے لیے کام کرنے کی پیش کش کی تھی۔ اور اس نے منظور کر لی تھی۔ اب تک اس کا کام صرف ادھر سے ادھر پیغامات پہونچانا تھا۔ چند بار اس نے ایسی اہم اطلاعات بہم پہونچائی تھیں جن سے سنٹرل اینٹلیجنٹس ایجنسی کو بڑا فائدہ پہونچا

تھا۔ اور تب سے اسکی وقعت ڈورتھے کی نگاہوں میں بہت زیادہ ہو گئی تھی۔

چونکہ وہ ہمیشہ پراگ میں رہتی آئی تھی اور رکھ رکھاؤ سے بھی پیشہ ور لڑکیوں کی طرح نہیں معلوم ہوتی تھی۔ لہذا پراگ کی خفیہ پولیس کی نظروں میں ایک اچھی لڑکی مانی جاتی تھی۔ اور یہی چیز اسکے لیے بہت سودمند تھی۔

ٹیلر کو ایسے وقت پر دیکھ کر اسے بہت حیرت ہوئی۔ اس وقت سوا گیارہ بجے تھے۔ وہ ابھی ابھی سو کر اٹھی تھی اور کافی پی رہی تھی۔

"تم کہیں جا رہے ہو۔" میگی نے سوٹ کیس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ٹیلر اندر داخل ہوا۔ سوٹ کیس زمین پر رکھا۔ اور رومال نکال کر پسینہ پونچھنے لگا۔

"بیٹھو میگی۔" اس نے کہا۔ میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

"کوئی گڑبڑ۔" وہ بولی۔

"ہاں ... میں چند روز کے لیے یہاں رہنا چاہتا ہوں۔ صرف چند روز جب تک میرا کام مکمل نہ ہو جائے۔ پھر میں چلا جاؤں گا۔ مگر تب تک مجھے یہاں ٹھہرنا ہی پڑے گا۔"

"یہاں"۔ میگی چاروں طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ "مگر یہاں تو ایک ہی کمرہ ہے۔ تم یہاں کیسے رہ سکتے ہو۔"؟

"میرے لیے اور کوئی جگہ نہیں ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں تمھیں کوئی تکلیف نہ ہو گی۔"

"مگر یہاں بستر بھی ایک ہی ہے۔"

ٹیلر نے سوچا کاش وہ اسے اپنے ساتھ بستر پر سونے کو کہے۔ اس عالم

میں بھی اس کا دماغ یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ میگی کا پرشباب جسم اسے کسی قدر سکون دے سکتا ہے۔ خصوصاً ایملی جیسی موٹی اور بھدی بیوی کے بعد"

"کوئی بات نہیں۔" وہ بولا۔ "میں فرش پر سو جاؤں گا۔"

میگی نے اس کے زرد اور ستے ہوئے چہرے کو دیکھا۔ اسکی آنکھوں میں خوف لہریں لے رہا تھا۔

"کیا روسی تمہارے پیچھے ہیں۔"

"ہاں۔"

کیپٹن ٹام ادہا لو لمبا۔ تڑنگا اور مضبوط جسم کا آدمی تھا۔ وہ یورپ میں مقیم امریکن ایجنٹوں کا انچارج اور ڈورسے کا دست راست تھا۔

اس وقت ڈورسے کے آفس میں وہ اور ٹام مشاورت کر رہے تھے ڈورسے اسے کین کے ساتھ ہوئی گفتگو کے بارے میں بتایا۔

"ہمیں فوراً ٹیلر کو ختم کرنا ہے۔" "کسے بھیجنا چاہئیے۔" ڈورسے نے پوچھا۔

"مائیک براؤن۔" ٹام نے بغیر ہچکچاہٹ کے کہا۔ "آج ہی شام میں اسے بھیج دیتے ہیں۔ رات میں کسی وقت یا کل صبح تک وہ ٹیلر کا قصہ ختم کر کے واپس آجائے گا۔"

"ٹھیک ہے اسے بھیجدو۔"

ٹام نے فون کا ریسیور اٹھایا۔ چند منٹ کسی سے بات کی پھر ریسیور رکھ کر

ڈورسے نے کہا "سمجھئے یہ کام ہو گیا۔"

ڈورسے نے سر ہلایا۔ اور میز پر رکھے کاغذات کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جب تک وہ کاغذات دیکھتا رہا۔ ٹام اسکے متعلق سوچتا رہا۔ ڈورسے اب تک مدبر۔ چالاک اور سخت دل انسان ثابت ہوا تھا۔ اپنے کام کا پکا اور ضد کا پورا... ٹام نے سوچا وہ کسی اور کے بجائے ڈورسے کے ماتحت ہی کام کرنا پسند کرے گا۔

تھوڑی دیر بعد ڈورسے نے کاغذات بریف کیس میں ڈال دیئے اور کرسی کی پشت سے ٹیک کر پائپ سلگانے لگا۔

"اب ہمیں ٹیلر کی جگہ پر کرنی ہے۔" اس نے دھواں اڑاتے ہوئے کہا "میرا ارادہ اسکی جگہ جیکسن کو بھیجنے کا ہے۔ لیکن اس کا پراگ میں داخلہ بہت دشوار ہو گا۔ کیونکہ آج کل میلک وہیں ہے... جیکسن اسکی نظروں میں آجائے گا۔ پھر اسکے لیے کام کرنا بہت دشوار ہو گا۔"

"میلک کو کسی طرح بیوقوف بنایا جائے۔"

"ہاں اسکے لیے ہمیں کسی جانے پہچانے آدمی کو چارہ بنا کر میلک کے سامنے بھیجنا پڑے گا۔ اور جب میلک اس میں اُلجھا ہو گا تو جیکسن خاموشی سے اپنی جگہ سنبھال لے گا۔"

"لیکن کسے چارہ بنایا جائے۔"

ڈورسے چند لمحے کچھ سوچتا رہا۔ پھر بولا۔ "مارک گرلینڈ۔"

ٹام کچھ نہ بولا۔ ڈورسے کہتا رہا۔

گرلینڈ اور میلک پرانے دشمن ہیں۔ اور میلک جانتا ہے کہ گرلینڈ اکثر میرے کام کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی وہ گرلینڈ کو پراگ میں دیکھے گا سمجھ

جائے گا کہ وہ ہماری طرف سے ہے۔ میلک اسکے پیچھے لگ جائے گا اس طرح ہمارا
کام بن جائے گا۔"

ہوسکتا ہے میلک گرلینڈ کو ٹھکانے لگا دے"۔ ٹام نے کہا۔

"ہوسکتا ہے۔" ڈورسے لاپرواہی سے بولا۔

ٹام نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔ گرلینڈ کسی زمانے میں ڈورسے کا سب سے زیادہ معتمد اور چالاک ایجنٹ تھا۔ اس نے ڈورسے کے لیے بڑے بڑے معرکے سر کیئے تھے لیکن اب سنٹرل انٹیلیجنس ایجنسی سے الگ ہو کر آزادانہ زندگی بسر کر رہا تھا۔ پھر بھی ڈورسے کو جب بھی ضرورت پڑتی اسکے پاس دوڑا جاتا تھا۔ گرلینڈ معقول معاوضہ پر کوئی کام بھی کرنے کو تیار ہو جاتا۔

ڈورسے نے تھوڑے توقف کے بعد کہا۔ گرلینڈ نے مجھ سے ہزار دس ڈالر کمائے ہیں۔ پچھلی بار وہ دس ہزار ڈالرلے کر ہانگ کانگ گیا تھا۔ لیکن جس مشن کے لیے میں نے اسے بھیجا تھا وہ پورا نہ کرسکا۔ اس نے روپیئے بھی ہضم کرلیے۔ اب وقت آگیا ہے کہ میں اس سے بدلہ لوں۔ میلک کے لیے بھی اس سے بہتر دشمن نہیں ہوگا۔ ہوسکتا ہے گرلینڈ مارا جائے یا وہ میلک کو ختم کردے دونوں صورتوں میں ہمیں فائدہ ہوگا۔

لیکن کیا سر دردی ہے وہ آپ کے کہنے سے پر لگ جائے گا۔" ٹام نے پوچھا۔

ڈورسے مسکرایا۔ "گرلینڈ کی سب سے بڑی کمزوری روپیہ اور عورت ہے۔ میں اس کا فائدہ اٹھاکر اسے پر لگ بھیجوں گا... وہ ضرور جائے گا۔ مجھے یقین ہے۔"

مائیک براؤن کار کے ذریعہ رات کے نو بجے پر اگ پہونچا
مائیک، نوجوان آدمی تھا۔ درمیانہ قد چھوٹے چھوٹے بال۔ لمبی ناک اور سپاٹ چہرہ۔ وہ کیپٹن ٹام کا خاص آدمی تھا۔ اس کا کام لوگوں کو ٹھکانے لگانا تھا۔ وہ تین سال سے یہ کام کرتا آیا تھا۔ انسانی جان کی اسکے نزدیک کوئی وقعت نہیں تھی۔ جب اس نے پہلا قتل کیا تھا تب بھی اسے کوئی جھجک محسوس نہیں ہوئی تھی۔ اب تو قتل کرنا ایک معمول بن گیا تھا۔ اس کا معمول تھا جسے قتل کرنا ہو اسکے گھر کے دروازے کی گھنٹی بجائی۔ شکار نے دروازہ کھولا۔ اس نے اپنا سائیلنسر لگا ہوا پستول اسکی پیشانی کے آگے رکھا اور ٹریگر دبا دیا کوئی شور نہیں۔ کوئی آواز نہیں۔
آج وہ ٹیلر کو قتل کرنے آیا تھا۔ اسکے پاس پراگ کا نقشہ اور ٹیلر کا پتہ موجود تھا ... وہ آسانی سے ٹیلر کے فلیٹ تک پہونچا۔ زینے طے کرتے ہوئے اس نے سوچا یہ بھی ایک آسان مرحلہ ہو گا۔ اس نے ایک ہاتھ جیب میں ڈالکر ریوالور کا دستہ مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اور دروازے کی گھنٹی بجائی۔
چند لمحوں کے توقف کے بعد دروازہ کھلا۔
ایک دیوزاد اور قوی ہیکل روسی اسکے سامنے کھڑا تھا۔ چاندی کی طرح چمکتے ہوئے بال۔ چوکور چہرہ۔ بھاری جبڑے اور سبز آنکھیں جن میں سے اس وقت نفرت اور قہر جھانک رہا تھا۔
میلک ـــ !! بلاشبہ یہ میلک ہی تھا ... مائیک نے اسے پہلے کبھی نہیں

دیکھا تھا۔ لیکن اسکی تصویر دیکھ چکا تھا۔ اسکے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ میلک سے اس طرح سامنا ہو گا۔

میلک کے پیچھے دو آدمی کھڑے تھے جن کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"فرمایئے۔" میلک نے نرم لہجے میں کہا۔

مائیک کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ کیا ان لوگوں نے ٹیلر کو پکڑ لیا تھا پکڑ ہی لیا ہو گا۔ ورنہ اسوقت ان کی موجودگی کا مطلب؟۔"

"کیا مسٹر ٹیلر موجود ہیں۔" اس نے پوچھا۔ "مجھے ان سے انگریزی سیکھنی ہے۔"

"اندر آ جایئے۔" میلک نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

مائیک جھجکا۔ لیکن دو مشین گنیں اس کو گرفت میں لیئے ہوئے تھیں۔ وہ اندر داخل ہوا۔ میلک نے دروازہ بند کر دیا۔

"مسٹر ٹیلر موجود نہیں ہیں۔" اس نے کہا۔ کیا میں آپ کا پاسپورٹ دیکھ سکتا ہوں۔"

مائیک نے جیب سے پاسپورٹ نکال کر اسکے ہاتھ میں دیا۔ میلک نے اسے دیکھے بغیر پیچھے کھڑے ہوئے آدمیوں میں سے ایک کی طرف اچھال دیا۔

"مسٹر ڈورسے کیسے ہیں۔" میلک نے پوچھا۔

مائیک نے ٹھنڈی سانس لی۔ تو وہ اسے پہچانتا ہے۔

"زندہ ہیں۔" اس نے جواب دیا۔ پھر پوچھا۔ "مسٹر کو وسکی کیسے ہیں۔" کو وسکی میلک کے باپ کا نام تھا۔

وہ بھی زندہ ہیں۔" میلک لاپرواہی سے بولا۔ چند لمحوں بعد وہ اچانک

مسکرایا" تمھیں آنے میں ذرا دیر ہوگئی۔ ٹیلر صبح دس بجے سے غائب ہے۔
مسٹر ڈور سے سے کہہ دینا وہ ٹیلر کی فکر نہ کریں۔ وہ اب میرے ہاتھوں سے
بچ نہ سکے گا... مجھے افسوس ہے تمھارا ٹرپ بیکار گیا۔ بہتر ہے تم واپس جاؤ۔
تمھارا پاسپورٹ تمھیں ایئرپورٹ پر مل جائے گا... واپس آنے کی کوشش
نہ کرنا۔ تمھاری دوبارہ آمد اچھی نظروں سے نہیں دیکھی جائے گی۔" اس نے
دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

مائیک واپسی کے لیئے مڑ گیا۔ اور کرتا بھی کیا؟۔

مارک گرلینڈ اپنے فلیٹ میں آرام کرسی پر پڑا تھا۔ اسکے سامنے بستر
پر ایک خوبصورت لڑکی نیم عریاں حالت میں بیٹھی برانڈی پی رہی تھی۔ گرلینڈ
اسے راستے سے اٹھا کر لایا تھا۔ ارادہ تو کچھ اور تھا۔ لیکن گھر میں آتے ہی وہ اس
سے بور ہوگیا تھا اور چاہتا تھا اب وہ چلی جائے۔

گرلینڈ طویل قامت اور مضبوط جسم کا آدمی تھا۔ اسکے انداز میں ایسی
خود اعتمادی تھی کہ ایک اشارے پر لڑکیاں اس کی آغوش میں کھنچ کر چلی
آتی تھیں۔

"دیکھو بے بی۔" دفعتاً اس نے کہا۔ جلدی سے اپنا ڈرنک ختم کرو
اور چلی جاؤ۔"

"کیا تم مذاق کر رہے ہو۔" وہ بولی۔ ہم نے ابھی ایک دوسرے کو دیکھا
کہاں ہے۔" وہ گرلینڈ کے جسم کو للچائی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

فون کی گھنٹی بجی۔ گرلینڈ نے ریسیور اٹھایا۔

"گرلینڈ"۔ اس نے کہا۔

"میں ہیری سوز بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔ لہجہ امریکن تھا۔ "تم مجھے نہیں جانتے۔ مگر فریڈ نے مجھے تمھارا پتہ دیا تھا۔"

"کہو کیا بات ہے۔"

"تمھارے لیے ایک کام ہے۔ معاوضہ معقول ملے گا۔"

گرلینڈ آج کل مفلس ہو رہا تھا۔ لہذا ہمہ تن اشتیاق ہو گیا۔

"کیا کام ہے اور کتنا معاوضہ ہے۔"

"کیا فون پر ہی گفتگو کرنا چاہتے ہو۔"

"نہیں ابھی نہیں۔" گرلینڈ نے بلندی سے کہا۔ اس نے لڑکی کی طرف دیکھا جس نے اب اپنے رہے سہے کپڑے... بھی اتار دیئے تھے۔ اور بستر پر لیٹی طرح طرح سے انگڑائیاں لے رہی تھی۔

"تو پھر دس بجے رات کو سام کے بار میں ملو" دوسری طرف طرف سے کہا گیا۔

"بہت بہتر۔" گرلینڈ نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

لڑکی نے اسکی طرف دیکھ کر ایک اور انگڑائی لی۔ اور بے حیائی سے ہنستی ہوئی بولی۔ "کیوں کیسی لگتی ہوں"

"بہت اچھی۔" گرلینڈ نے ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر ... بٹھاتے ہوئے کہا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے کپڑے اٹھائے ... دونوں کو دروازے کے باہر ڈال کر دروازہ بند کر دیا۔ نا تجربہ کار لڑکیاں جو ہوس زدہ مردوں اسے بہت بور لگتی تھیں۔

لڑکی باہر کھڑی اسے زور زور دار گالیاں دیتی رہی۔ پھر کپڑے پہن کر چلی گئی۔ گرلینڈ آیا۔ سگریٹ سلگا کر آرام کرسی پر نیم دراز ہو گیا اور نون وال کے متعلق سوچنے لگا۔ یہ ہیری سونز کون ہے۔ اس نے فریڈ کا حوالہ بھی دیا تھا۔ فریڈ گرلینڈ کا گہرا دوست تھا اور بیرونی بار کا بارٹنڈر تھا۔ اس نے فریڈ کو فون کیا۔ "کیا تم ہیری سونز کو جانتے ہو؟"

"جی ہاں جناب" فریڈ نے جواب دیا۔ "وہ چند گھنٹے پہلے ہی یہاں آیا تھا۔ نوجوان لڑکا ہے مگر صورت سے بہت چالاک معلوم ہوتا ہے۔ اسے ایک آدمی کی تلاش تھی جو اس کے لیے ایک کام کر دے۔ میں نے آپ کا نام بتا دیا ٹھیک کیا نا؟"

"ٹھیک ہے فریڈ۔ شکریہ۔ اگر مجھے اس سے واقعی نفع ہوا تو اس میں تمہارا بھی حصہ ہوگا۔" اس نے ریسیور رکھ دیا۔

ٹھیک دس بجے وہ شام کے بار میں ہیری کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ بارمین نے زینوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "کمرہ نمبر ۴۔ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

گرلینڈ نے پہلی منزل پر چار نمبر کے دروازے پر دستک دی۔

"آجاؤ"۔ اندر سے آواز آئی۔

گرلینڈ اندر داخل ہوا۔ سامنے بیس بائیس برس کا نوجوان لڑکا بیٹھا ہوا سکاچ پی رہا تھا۔ اس نے گرلینڈ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ گرلینڈ اسے غور سے دیکھتا ہوا بیٹھ گیا۔

چند لمحے خاموشی رہی پھر ہیری نے کہا۔ "میں نے تمہارے متعلق معلومات حاصل کی ہیں۔ تم معقول معاوضہ پر ہر کام کرنے کے لیے تیار رہتے ہو۔ اور

راز داری بھی برتتے ہو۔"

"ہوں۔" گرلینڈ نے سگریٹ سلگاتے ہوئے صرف اتنا کہا۔

"میں فوج میں تھا۔ ہیری موز نے کہنا شروع کیا۔" وہاں مجھے ایک انتہائی بے وقوف سارجنٹ کی کمان میں دے دیا گیا۔ میں اور میرا ساتھی ہر ہفتے سارجنٹ کے ساتھ فوجیوں کی تنخواہ لے کر آتے تھے۔ ایک دن ہم دونوں نے پوری رقم لے کر بھاگ جانے کا پلان بنایا۔

"پچاس ہزار ڈالر ۔۔۔! سارجنٹ کو بے ہوش کر کے ہم لوگ رقم لے کر بھاگے اور پراگ پہونچے۔ پراگ میں ایک آدمی نے ہم سے بیس ہزار ڈالر لیے اور ہمیں چھپا دیا۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہمیں ضروریاتِ زندگی بھی فراہم کرے گا لیکن وہ مردود بھاگ نکلا اور ہم فاقے کرتے رہ گئے۔ تین دن تک برداشت کرتے رہے پھر مجبور ہو کر باہر نکلے لیکن فوراً پہچان لیے گئے۔ میرا ساتھی مار ڈالا گیا اور میں بڑی مشکل سے پیرس تک پہونچا ہوں۔" وہ رک کر شراب کا گھونٹ لینے لگا۔

"تو اب کیا چاہتے ہو۔" گرلینڈ نے پوچھا۔

"وہ تیس ہزار ڈالر اب بھی پراگ کے اس فلیٹ میں ہیں۔ جہاں ہم چھپے تھے۔ اور اس طرح چھپائے گئے ہیں کہ کسی کی نظر نہ پڑ سکے گی۔ اگر تم وہاں جا کر وہ روپیہ لا سکو تو ہم آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ میں تمہارے آنے جانے کا خرچ برداشت کرنے کو تیار ہوں۔"

"کوئی مضائقہ نہیں اگر مفت میں پراگ کا سفر کرنے کو ملے۔" گرلینڈ نے چند لمحے کچھ سوچا پھر بولا۔ "مگر تمہیں کیسے یقین ہے کہ میں رقم لا کر تمہارے ہاتھ میں دے ہی دوں گا۔"

وہ مسکرایا۔ "میں جانتا ہوں تم کس قسم کے آدمی ہو۔ لیکن میں بھی کسی سے کم نہیں۔ مجھے دھوکا دیکر تم نقصان ہی میں رہو گے۔ اور دوسرے مجھے رسک تو لینا ہی ہے۔"

گرلینڈ بھی مسکرایا۔ "ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔ تم کل صبح مجھے فون کرو تب تک میں اس پر غور کر لوں گا۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

ہیری نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔ گرلینڈ باہر نکل گیا۔ جیسے ہی اس کے قدموں کی آہٹ معدوم ہوئی۔ ہیری نے فون اٹھا کر اور کسی کے نمبر ڈائیل کر کے کہا۔

وہ کل جواب دے گا۔ لیکن مجھے یقین ہے وہ ضرور جائے گا۔"

مجھے بھی یقین تھا کہ وہ ضرور جائے گا۔" دوسری طرف سے ڈورسے کی تیز آواز سنائی دی اور سلسلہ منقطع ہو گیا۔

گرلینڈ نے باہر نکل کر اپنے ایک دوست کو فون کیا جو اخبار کا رپورٹر تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مغربی برلن میں گزشتہ ماہ دو نوجوان فوجی اپنے دستہ کی تنخواہ لے کر بھاگ گئے تھے۔ جن میں سے ایک پراگ میں مارا گیا۔ اور دوسرا اب بھی غائب ہے۔

تو ہیری ٹھیک کہہ رہا تھا۔ اس نے سوچا تیس ہزار ڈالر!! اتنی بڑی رقم کے لیے گرلینڈ دنیا کے دوسرے سرے تک جا سکتا تھا پراگ جانے میں کیا نقصان ہے۔ یوں بھی آمد و رفت کے اخراجات کوئی اور دے رہا ہے۔ اس نے طے

گیا کہ وہ ضرور ہی جاسے گا۔

وہ اپنے فلیٹ پر پہونچا۔ اور ٹھٹھک کر رہ گیا۔ وہی لڑکی دروازے کے سامنے بیٹھی تھی۔ اسے دیکھ کر مسکرائی۔

"ہلو، سوئیٹ۔ تم آگئے۔ تمہاری غیر موجودگی میں یہاں ایک چور آیا تھا۔"

گرلینڈ نے منہ بنایا۔ "میں نے تم سے کہا تھا کہ بھاگ جاؤ کسی اور دن...

"کیا تم بہرے ہو۔" وہ تیز لہجے میں بولی۔ "میں نے کہا نا کہ یہاں ایک چور آیا تھا۔"

"آیا ہوگا۔" گرلینڈ لاپرواہی سے بولا۔ اور دروازہ کھولنے لگا۔

"ایک لمبا اور موٹا امریکن۔" لڑکی کہتی رہی۔ "اس کے داہنے کان کی لو کٹی ہوئی تھی۔ اور پیشانی پر زخم کا لمبا سا نشان تھا۔"

گرلینڈ چونک پڑا۔ پیشانی پر زخم کا نشان اور داہنے کان کی لو کٹی ہوئی۔ یہ تو آسکر کا حلیہ تھا۔ اور آسکر ڈورسے کا آدمی تھا۔ وہ یہاں کیوں آیا ہوگا۔

وہ اندر داخل ہوا۔ اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ ہر چیز بظاہر جوں کی توں تھی۔ کچھ چرایا نہیں گیا تھا۔ لیکن ڈورسے کے ایجنٹ لوگوں کے گھروں میں چوری کے لیے نہیں گھسا کرتے۔

وہ باتھ روم میں پہونچا۔ جہاں ایک خفیہ خانے میں دو ریوالور۔ کچھ گیس بم اور چند اوزار رہا کرتے تھے۔ وہ سب محفوظ تھا۔ تو آسکر کی رسائی وہاں تک نہیں ہوئی تھی۔ پھر وہ کیوں آیا تھا۔

گرلینڈ سوچتا رہا۔ لیکن کسی نتیجہ پر نہیں پہونچ سکا۔

اور ادھر وہ لڑکی پھر اسکے بستر پر لیٹنے کی تیاریاں کر رہی تھی۔

ڈورسے کے آفس میں آسکر اور کیپٹن ٹام موجود تھے... کمرے میں ایک ناخوشگوار سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ دفعتاً ڈورسے نے تیز لہجے میں کہا۔ "نہ جانے کیا بات ہے جب بھی میں کوئی پلان بناتا ہوں کوئی نہ کوئی غلطی ہو جاتی ہے اب مائیک براؤن نے رپورٹ دی ہے کہ ٹیلر ہونگ کانگ گیا ہے اور سیاک اس کی راہ پر ہے۔ وہ ضرور ٹیلر کو پکڑے گا اور ہم دو اچھے ایجنٹوں سے محروم ہو جائیں گے۔"

"ہمیں اطلاع ہی دیر سے ملی..." ٹام نے کہنا چاہا۔

"سب بہانے ہیں۔" ڈورسے نے میز پر گھونسا مارتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر خاموش رہا۔ پھر ڈورسے نے آسکر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "تم کیا خبر لائے ہو۔"

"آپ کے حکم کے مطابق گرینڈ کے فلیٹ میں گیا تھا۔ اور جو کاغذات آپ نے دیئے تھے وہ اسکے سوٹ کیس میں چھپا دیئے ہیں۔ گرینڈ کو ان کی خبر نہیں ہو سکے گی۔ لیکن پراگ میں اگر کوئی اس کی تلاشی لے گا تو کاغذات مل جائیں گے۔"

"تمہیں کسی نے اسکے فلیٹ میں آتے جاتے تو نہیں دیکھا۔"

"نہیں جناب۔ مجھے یقین ہے۔"

ڈورسے نے ایک طویل سانس لی۔ "میں اپنی مکمل اسکیم تم لوگوں کو سمجھاتا ہوں۔" اس نے کہنا شروع کیا۔ "ہمیں جیکسن کو پراگ بھیجنا ہے۔ لیکن وہاں پہلے

عام جائے گا تو میلک کی نظروں میں آجائے گا۔ اس لیے میں گرلینڈ کو چارہ بنا کر بھیج رہا ہوں۔ گرلینڈ کو وہاں جانے پر راضی کرنے کے لیے میں نے مغربی برلن میں ہونے والے ایک ڈاکے کا فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ بات عام ہے کہ اس ڈاکہ کے مفرور پراگ میں تھے۔ جن میں سے ایک مارا گیا اور دوسرا زندہ ہے۔ میں نے اپنے ایک بھانجے کو راضی کیا ہے کہ وہ ہیری موز کے نام سے گرلینڈ سے ملے۔ اور اس سے کہے کہ وہ پراگ میں تیس ہزار ڈالر چھپا کر آیا ہے۔ تیس ہزار بہت بڑی رقم ہے۔ گرلینڈ فوراً پراگ جانے پر راضی ہو گیا ہے۔"

ڈورسے نے میز کی دراز سے ایک موٹا سا لفافہ نکالا۔ اور آسکر کو دیتے ہوئے بولا۔ "اس میں تیس ہزار ڈالر ہیں۔ اور تم انھیں لے کر آج ہی پراگ جاؤ۔ اور انھیں میگی کے فلیٹ میں اس طرح چھپا دو کہ خود میگی کو بھی اس کی ہوا نہ لگے۔ میگی سے ملنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اسے چھپا کر مجھے اطلاع دو۔ میں اپنے بھانجے کے ذریعہ گرلینڈ کو اطلاع دیدوں گا۔ وہ پراگ جائے گا وہاں تم اس کا تعاقب کرو گے جیسے ہی وہ یہ رقم حاصل کر کے واپسی کی تیاری کرے گا۔ تم ایک گمنام کال کے ذریعہ وہاں کی خفیہ پولیس کو مطلع کر دو گے کہ گرلینڈ کے پاس کچھ ضروری کاغذات ہیں۔ میلک اس کا نام سنتے ہی دوڑا جائے گا اور جب وہ دونوں ایک دوسرے سے الجھے ہوں گے۔ جیکسن پراگ میں داخل ہو جائے گا۔"

اس نے پائپ کا کش لیا اور پھر کہنا شروع کیا۔

"یہ ایک خاص مہم ہے۔ میں نہیں چاہتا اس میں کوئی غلطی ہو۔ اس لیے میں تیس ہزار ڈالر بھی ضائع کرنے کو تیار ہوں۔ ورنہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ گرلینڈ کے پراگ میں داخل ہوتے ہی میلک کو اطلاع دے دی جاتی۔ لیکن گرلینڈ

بہت چالاک ہے اسے ذرا بھی سُن گُن مل گئی تو فوراً بھاگ آئے گا۔ اس کے سوٹ کیس میں جو کاغذات رکھوائے گئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہمارا ایجنٹ ہے۔ میلک ہی سمجھے گا کہ وہ ٹیلر کی جگہ آیا ہے۔ سمجھ گئے۔
دونوں نے سر ہلایا۔ اسکیم واقعی مکمل تھی اور اسکے فیل ہونے کے امکانات بہت کم تھے۔ کم از کم ڈوزے کو اس کا پورا یقین تھا۔
اس نے ہاتھ کی جنبش سے دونوں کو جانے کا اشارہ کیا۔
کیپٹن ٹام باہر نکلتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ گرینڈ کو اتنی آسانی سے بیوقوف نہیں بنایا جاسکتا۔

ٹیلر نے اپنی مونچھیں مونڈلی تھیں۔ بالوں میں خضاب لگایا تھا اور سیاہ شیشوں کی عینک نے اسکی صورت میں خاص تبدیلی پیدا کردی تھی میگی نے اس بدلی ہوئی صورت میں اسکی چند تصویریں کھینچی تھیں۔ اور ٹیلر نے اسے اپنے ایک دوست کا پتہ بتایا جو جعلی پاسپورٹ بنایا کرتا تھا۔
"تم یہ تصویریں لے کر کارل کے پاس جاؤ۔ اس سے میرا نام بتانا اور اسے مجبور کرنا کہ وہ دو دن کے اندر اندر میرے لیے ایک پاسپورٹ بنادے... صرف دو دن۔ پھر میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔"
میگی اسکی موجودگی سے یوں ہی پریشان تھی لہٰذا اس نے سوچا اگر اسی طرح یہ شخص یہاں سے جاسکتا ہے تو ایسا کرنا ہی پڑے گا۔ اس نے

رانی بھر لی۔

"تم باتھ روم میں جاؤ۔ میں لباس تبدیل کر دوں گی۔"

ٹیلر باتھ روم میں جا کر بیٹھ گیا۔ باہر میگی کے چلنے پھرنے اور کپڑوں کی سرسراہٹ کی آواز سنکر اس کا سانس پھر تیز ہونے لگا۔ وہ میگی کے اتنا قریب ہوتے ہوئے کتنا دور تھا۔ اس کا جسم میگی کے جوان جسم کو آغوش میں میں لینے کے لیے تڑپ رہا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا وہ اس قسم کی خواہش زبان پر نہیں لا سکتا۔ میگی نے کبھی اسے اس نظر سے نہیں دیکھا تھا۔ بلکہ شاید میگی اسے ناپسند کرتی تھی۔ دو سال سے وہ ایک ساتھ کام کر رہے تھے۔ مگر میگی کے انداز سے کبھی اپنائیت یا قربت کا اظہار نہیں ہوا تھا۔ اس نے ایک بار اپنے ہاتھوں سے اظہار محبت کرنا چاہا بھی تھا تو میگی نے سختی سے روک دیا تھا۔

میگی اپنے گھر سے نکلی اور ٹیلر کے بتائے ہوئے پتہ پر پہونچی۔ راستے بھر وہ دیکھتی آئی تھی۔ کہیں اس کا تعاقب تو نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن اب کوئی شبہ نہیں ہو سکا تھا۔

کارل کے دروازے پر رک کر اس نے پھر ادھر ادھر دیکھا۔ اور دروازے پر دستک دی۔ دروازہ کھلا۔ اور میگی کے سامنے ایک انتہائی موٹا اور بھدا آدمی کھڑا تھا۔ وہ میگی کو دیکھ کر مسکرایا۔

"برسوں ہوئے اتنے حسین ملاقاتی نے غریب خانے کو رونق بخشی۔"

اس نے ایک طرف ہٹ کر میگی کو اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "تشریف رکھئے۔"

میگی کمرے میں داخل ہوئی جو کارل کی طرح بے ڈھنگا اور بے ترتیب تھا۔ سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے چاروں طرف نظریں دوڑائیں پھر اسکی نگاہ کارل

کے داہنے ہاتھ پر جم گئیں جس پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"کیا کہیں چوٹ لگی ہے۔" اس نے پوچھا۔

"نہیں۔ بلیڈ سے کٹ گیا تھا۔" کارل نے جواب دیا۔ "فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کرسکتا ہوں۔"

میگی نے ٹیلر کی تصویریں اور اسکے دیئے ہوئے روپئے اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "ٹیلر نے مجھے بھیجا ہے۔ اسے پاسپورٹ کی فوری ضرورت ہے۔ دو دن کے اندر اندر وہ خطرے میں ہے۔"

"مجھے افسوس ہے۔ اس قسم کی چیزوں کو وقت درکار ہوتا ہے پھر بھی جیسے ہی میرا ہاتھ ٹھیک ہوگا۔ میں سب سے پہلے مسٹر ٹیلر کا پاسپورٹ تیار کر دوں گا۔"

"کتنا وقت لگے گا۔"

کم از کم دو ہفتے۔

دو ہفتے"۔ میگی نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔ "مگر یہ بہت ارجنٹ ہے۔"

جیسے ہی میرا ہاتھ ٹھیک ہوگا۔ میں کر دوں گا۔ میں نہیں چاہتا کہ جلدی میں غلط سلط پاسپورٹ بنے اور مسٹر ٹیلر پکڑ لیئے جائیں۔ جب میں کام کرتا ہوں تو وہ مکمل ہوتا ہے۔"

میگی بغیر کچھ کہے اٹھی اور فلیٹ سے نکل آئی۔ دو ہفتے مزید ٹیلر کو اپنے فلیٹ میں رکھنے کے خیال نے اسے بدحواس کر دیا تھا۔

اسکر کو پراگ آئے دو دن ہو چکے تھے وہ ایک معمولی سے ہوٹل میں

ٹھہرا تھا اور ڈورسے کی ہدایات کا انتظار کر رہا تھا۔ اس دوران میں وہ ایک بار الحمرا نائٹ کلب گیا تھا جہاں اس نے میگی کا گانا سنا تھا۔ ویسے اسے ہوٹلوں اور عورتوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی وہ صرف یہ دیکھنے گیا تھا کہ میگی کس وقت کلب میں آتی ہے اور کتنی دیر ٹھہرتی ہے۔ اس نے ایک چکر اسکے فلیٹ کا بھی لگایا تھا اور مطمئن ہوگیا تھا کہ میگی تنہا ہی رہتی ہے اور اس کے فلیٹ میں گھسنا بہت آسان ہے۔

دوسرے دن شام کے پانچ بجے اس کو ڈورڈز میں ڈورسے کا پیغام ملا کر گرلینڈ کل صبح پراگ کے لیے روانہ ہو رہا ہے۔ اس نے اسی رات میگی کے فلیٹ میں گھس کر تیس ہزار ڈالر چھپانے کا تہیہ کیا

جس وقت میگی کلب جانے کی تیاری کر رہی تھی اسکر اپنے ہوٹل سے نکلا اور جب اسے یقین ہوگیا کہ میگی اپنے فلیٹ سے نکل چکی ہوگی تو وہ اس عمارت میں داخل ہوا اور اوپر جانے کے لیے زینے طے کرنے لگا۔

میگی جا چکی تھی مگر ٹیلر موجود تھا۔ اور میگی کے بستر پر لیٹا ہوا تھا اس نے قدموں کی آوازیں سنیں اور اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ وہ جانتا تھا کہ پانچویں منزل پر میگی کے علاوہ اور کسی کا فلیٹ نہیں ہے۔ میگی کے قدموں کی آواز وہ پہچانتا تھا۔ ایک اجنبی قدموں کی آواز سنکر اس کا دل دھڑکنے لگا۔ کیا روسیوں کو معلوم ہوگیا ہے کہ وہ یہاں چھپ گیا ہے۔ کیا میگی نے بدحواسی میں انھیں بتا دیا ہے۔

ٹیلر مارے خوف کے پسینہ پسینہ ہوگیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ لیکن چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہ تھی۔ نہ بھاگنے کا راستہ تھا۔ صرف ایک کمرہ اور ایک باتھ روم۔ اس نے چھت کی طرف دیکھا۔ روشن دان میں سے چھت پر

چڑھا جا سکتا تھا۔ اور وہاں سے دیکھ لیئے جانے کا خدشہ بھی نہیں تھا۔

اس نے کرسی اٹھا کر دیوار سے لگائی اور اس پر چڑھ کر اچھلا۔ اور روشن دان تک پہونچ گیا۔ اس سے گزر کر چھت پر پہونچا اور اوندھا لیٹ کر روشن دان میں سے جھانکنے لگا۔ قدموں کی آہٹ اب دروازے کے پاس آکر معدوم ہو چکی تھی۔

ٹیلر نے کانپتے ہاتھوں سے اپنی جیب سے ریوالور نکالا اور اس کی نال دروازے کی طرف کردی۔ اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اور پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کبھی ریوالور استعمال نہیں کرسکے گا۔ اس نے آجتک کیا ہی نہیں تھا۔

آسکر نے دروازے پر رک کر ادھر ادھر دیکھا۔ پھر اپنی انگلی کال بیل پر رکھی۔ فلیٹ کے اندر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ آسکر نے ذرا دیر توقف کیا پھر یہ یقین ہو جانے پر کہ اندر کوئی نہیں ہے۔ اپنی جیب سے تار کا ایک ٹکرا نکالا اور تالے میں پھنسا کر دروازہ کھول لیے۔

ٹیلر نے اوپر سے جھانک کر دیکھا۔ اسے ایک سایہ دروازے میں نظر آیا۔ پھر دروازہ بند ہوا۔ اور کمرے میں روشنی پھیل گئی۔ ٹیلر نے آسکر کی صورت دیکھی اور اس کا سانس رک گیا۔ وہ آسکر کو پہچانتا تھا۔ کیپٹن ٹام کا خاص آدمی بے رحم۔ سنگ دل اور زیادہ تر کشت و خون کرنے والا۔

کیا وہ مجھے مارنے آیا ہے۔؟ ڈورسے نے اسے مجھے ہلاک کرنے بھیجا ہوگا۔ مگر اسے کیا معلوم کہ میں یہاں ہوں۔

اس نے اپنی پیشانی چھت پر ٹکادی اور انتظار کرنے لگا کہ آسکر اس کی کنپٹی پر بے آواز ریوالور رکھ کر ٹریگر دبادے۔

چند منٹ گذر گئے۔ پھر اس نے سر اٹھایا اور نیچے جھانکنے لگا۔ آسکر غسل خانے سے باہر آ رہا تھا۔ پھر وہ کمرے کے وسط میں کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ گویا کسی شئے کی تلاش کر رہا ہو۔ پھر وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا۔ جس پر مریم کا بڑا سا بت رکھا تھا۔ آسکر نے اسے اٹھایا۔ اور اسے پلٹ کر دیکھنے لگا۔ وہ درمیان سے اس طرح بنا تھا کہ دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا تھا۔ اور اندر سے کھوکھلا تھا۔ آسکر نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اس بت کے اندر رکھ کر بت کو بند کر کے ٹیبل پر رکھ دیا۔

چند لمحوں میں وہ فلیٹ سے باہر تھا۔

ٹیلر کانپتے ہوئے قدموں سے روشن دان سے اترا اور ہانپتا ہوا کرسی پر گر گیا۔ آسکر کی غیر متوقع آمد نے اسے اس بری طرح بدحواس کر دیا تھا کہ وہ تقریباً پندرہ منٹ تک... سکتے کے عالم میں کرسی پر پڑا رہا۔ پھر بڑی مشکل سے اٹھا۔ گلاس میں چار انگل خالص وہسکی ڈال کر بغیر سوڈا ملائے ایک ہی سانس میں چڑھا گیا۔ اور پھر آرام کرسی میں گر گیا۔

وہسکی سے بھی اسکے حواس بحال نہ ہو سکے۔ وہ اس طرح پڑے پڑے مریم کے اس بت کو گھورتا رہا۔ یہاں تک کہ آدھی رات کے بعد میگی واپس لوٹی

میگی نے جیسے ہی اسکے چہرے کو دیکھا جس پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں۔ وہ سمجھ گئی کہ ضرور کچھ ہوا ہے۔

"کیا ہوا..." اس نے گھبرا کر کہا۔

ٹیلر نے بڑی مشکل سے گلا صاف کیا۔ اور بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

آسکر آیا تھا"

کون آسکر۔

"ڈورسے کا آدمی ۔ جب میں نے اسے دیکھا تو سمجھا کسی نے ان کو میرا پتہ بتا دیا ہے اور وہ مجھے قتل کرنے آیا ہے ۔"

"مگر ڈورسے کا آدمی تمھیں کیوں قتل کرنے لگا۔"

"ڈورسے جانتا ہے کہ اگر مجھے روسیوں نے پکڑ لیا تو میں تمھارا اور جیک کین کا نام انھیں بتا دوں گا کہ تم دونوں امریکن ایجنٹ ہو۔" ٹیلر نے تلخ لہجے میں کہا۔

"مگر وہ مجھے مارنے نہیں آیا تھا۔ اس نے اس بت میں تمھارے لیے کوئی پیغام چھپایا ہے۔"

"پیغام؟ میرے لیے۔" میگی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ "معلوم نہیں تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔"

"کیوں۔ کیا تمھاری پیغام رسانی اس بت کے ذریعہ نہیں ہوتی۔"

"ہرگز نہیں۔ شاید تم نشے میں ہو۔ میں نے آج تک آسکر کا نام بھی نہیں سنا۔"

"تب تو ہمیں دیکھنا چاہیئے اس میں کیا ہے۔"

"نہیں۔" میگی تیز لہجے میں بولی۔ اس نے کچھ بھی رکھا ہو۔ میں اس سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہتی۔"

"تم بھول رہی ہو کہ تم ایک سیکرٹ ایجنٹ ہو۔" ٹیلر زہر خند کے ساتھ بولا۔ "تمھیں اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھنے چاہیئے۔"

وہ اٹھا اور میگی کے منع کرنے کے باوجود بت اٹھا کر اس کے دو حصے کیئے۔ اور اس میں سے لفافہ نکالا۔ اور پھر....

سو سو ڈالر کے تین سو نوٹ ان کے سامنے پڑے تھے!!

پراگ کی خفیہ پولیس کے ہیڈ کوارٹر کے ایک کمرے میں تین آدمی بیٹھے تھے۔ میلاک۔ سوکی اور سیکریوف۔

سیکریوف براہ راست میلاک کا ماتحت تھا۔ اور اسی کی طرح سنگدل تھا۔ وہ روسی ایجنٹوں میں لوگوں کو تلاش کر کے قتل کرنے کا ماہر تھا۔

سوکی کے جسم پر جس جگہ ٹیلر نے مارا تھا پٹی بندھی ہوئی تھی۔ وہ بار بار ٹیلر کو گالیاں دینے لگتا۔

"وہ میرے ہاتھ سے بچ نہیں سکتا۔" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا "میں اسے پاتال میں بھی نہیں چھوڑوں گا۔"

"فی الحال تو وہ تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے کامریڈ۔" میلاک نے سرد لہجے میں کہا۔ "تم نے غفلت برتی تھی جس کی بنا پر وہ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ تم نے اسے پکڑنے کے لئے کیا انتظامات کئے ہیں۔"

سوکی نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور میلاک کی طرف دیکھ کر کہنا شروع کیا۔ "ہر راستہ۔ ہوائی اڈہ۔ بندرگاہ سیل کر دیئے گئے تھے۔ کوئی شخص ملک تو کیا شہر کے باہر بھی نہیں نکل سکتا۔ اب میں گھر گھر تلاش شروع کرنے والا ہوں۔ وہ ضرور کسی نہ کسی کے گھر میں چھپا ہے۔"

"صبر کرو" میلاک نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "جب وہ پکڑا جائے تو میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اسے زندہ پکڑا جانا چاہیئے۔"

"بہت بہتر"۔ سوکی نے کہا۔

کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر میلک نے کہا۔ دوسری اہم چیز یہ ہے کہ ٹیلر کی جگہ پُر کرنے ضرور کوئی نہ کوئی آئے گا۔ جلد یا بدیر ۔۔ لہذا ہر آمد و رفت کے راستے پر گہری نظر رکھی جائے۔"

"بہت بہتر کامریڈ میلک۔"

"ٹھیک ہے۔ جاؤ۔ اور ٹیلر کی تلاش جاری رکھو۔"

سوکی اٹھا اور چپ چاپ رخصت ہو گیا۔

میلک سحرنوف کی طرف مڑا۔ "ہوں۔ کیا کہتے ہو۔"

ایک شخص جیک کین نامی مجھے پُراسرار معلوم ہوتا ہے۔ وہ ہر ہفتہ تقریباً دو بار برلن سے یہاں آتا ہے۔ بظاہر وہ شیشے کے سامان کا تاجر ہے اور اسکی وجہ سے پراگ کو زرِ مبادلہ کافی ملتا ہے۔ لیکن مجھے رپورٹ ملی ہے کہ دو روز پہلے برلن میں اس نے ڈورسے کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا تھا۔ گو وہ دونوں دوست بھی ہو سکتے ہیں۔"

"اور کچھ"۔" میلک نے خیالات میں ڈوبے ہوئے انداز میں کہا

" پراگ میں یہ شخص الحمرا نائٹ کلب اکثر جاتا ہے۔" سحرنوف نے مزید کہا۔" وہ ایک معمولی سا کلب ہے۔ وہاں کی خاص چیز ایک گلوکار میگی ہے۔ جس کا باپ امریکن تھا اور ماں زیک"

" میلک کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ کیا اس لڑکی کا جیک کین سے کوئی تعلق ہے۔"

وہ اسکی مداحوں میں سے معلوم ہوتا ہے۔ کبھی کبھار وہ لڑکی کو پھولوں کا گلدستہ بھیجتا رہتا ہے۔"

" گلدستہ"۔ میلک نے دوہرایا۔ وہ تھوڑی دیر کچھ سوچتا رہا پھر بولا

بہتر ہے گیا۔ ہم اس لڑکی میگی کو بھی چیک کر لیں۔ اس سے کچھ حاصل نہ ہوا تو بھی کوئی نقصان نہ ہوگا۔ تم اس کے متعلق مزید معلومات حاصل کرو۔"

"ابھی اور اسی وقت" کہتا ہوا سیمر نوف اٹھا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

میلک خیالات میں کھویا ہوا بالکنی میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ جیک کین کے متعلق سوچ رہا تھا۔

میگی اور ٹیلر سانس روکے تیس ہزار ڈالر کے نوٹوں کو گھور رہے تھے پھر ٹیلر نے خاموشی توڑی۔ "دیکھا۔ یہ ڈورسے کی حرکت ہے۔"

"مگر کیوں، اس طرح۔ میرے فلیٹ میں ۔۔۔" میگی اور کچھ نہ کہہ سکی۔

"یہ روپیہ غالباً اس شخص کے لیے ہے جو میری جگہ آئے گا۔ وہ تم سے ملے گا۔ اور تم اسے روپیہ دو گی۔ وہ اس کے بدلے تمھیں روسیوں کے راز بتائے گا۔ انھوں نے مجھے اپنی لسٹ سے خارج کر دیا ہے۔ اب تم نئے ایجنٹ سے رابطہ قائم کرو گی۔"

"مگر مجھ سے پوچھے بغیر ..." میگی نے کہنا چاہا۔

"وہ کسی سے نہیں پوچھتے۔" ٹیلر نے زہر خند کے ساتھ کہا۔ "انھیں اسکی بھی پرواہ نہیں کہ اس طرح تمھیں بھی خطرہ ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ تم ان کے لیے کام کرو تو تمھیں کرنا ہی پڑے گا۔"

میگی کچھ نہ بولی۔ ٹیلر نے پھر کہا۔

"اگر میلک یہاں آجائے اور یہ روپیہ اسکے ہاتھ پڑ جائے تو تمھاری کیا پوزیشن ہوگی۔"

میگی لرز گئی۔ اس نے سُن رکھا تھا کہ روسیوں کے پاس عورتوں کو اذیت دینے کے لیے سو طرح طرح ترکیبیں ہیں۔"

"اب ہم کیا کریں"۔ اس نے مری ہوئی آواز میں کہا۔

"ہم یہ روپیہ آپس میں تقسیم کرلیں گے۔" ٹیلر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یہ تو چوری ہوگی۔"

"چوری" ٹیلر نے تلخ انداز میں ہنسا "یہ روپیہ آیا کس طرح ہے۔ کیا وہ چوری نہیں تھی۔"

"نہیں۔ میں یہ روپیہ نہیں لونگی۔"

"تمھاری زندگی خطرے میں ہے۔ بے وقوف"۔ اس نے تیزی سے کہا "تم سمجھتی کیوں نہیں۔ جلد ہی روسی تمھیں آلیں گے۔ سنو میگی۔ میرے پاس سوئزرلینڈ میں روپیہ جمع ہے۔ کیوں نہ ہم ساتھ میں جائیں۔ وہاں ہم نئی زندگی شروع کرسکتے ہیں۔ اور..." وہ ہچکچایا پھر بولا "میں تم سے محبت کرتا ہوں میگی۔"

میگی تھوڑی دیر سوچتی رہی، پھر بولی۔ "میں نے تمھاری محبت کو محسوس کیا تھا۔ لیکن مجھے افسوس ہے میں اس کا جواب محبت سے نہ دے سکی۔ مگر اب میں تمھارے ساتھ رہنے کو تیار ہوں۔"

ٹیلر کے ہونٹوں پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔ یہی لڑکی جو کل تک،

اس سے نفرت کرتی رہی تھی۔ آج اس کا ساتھ دینے پر آمادہ ہے۔ اسکی وجہ سوائے بتیس ہزار ڈالر کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ دولت۔"

"ٹھیک ہے۔" اس نے کہا۔ "کل تم کارل کے پاس جانا اور اس سے اپنے لیے ایک جعلی پاسپورٹ بنوانے کے لیے کہنا۔ جتنا بھی روپیہ مانگے اسے دے دینا۔

"بہت اچھا۔" میگی نے سر ہلا کر کہا۔

جب یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ دو فربہ اندام آدمی میگی کے فلیٹ کے سامنے والی عمارت کے ایک کمرے میں۔ جدید ترین آلات سے لیس ہو کر، میگی کی دن رات نگرانی کے لیے آچکے تھے۔ اور اب میگی روسیوں کی خوردبینوں سے جانچی جا رہی تھی۔

کیپٹن ٹام ڈورسے کے آفس میں داخل ہوا۔ چند منٹ ڈورسے کی خوبصورت سیکریٹری سے خوش گپیاں کیں۔ پھر ڈورسے کے کمرے میں گیا۔ ڈورسے حسب معمول کاغذات میں کھویا ہوا تھا۔ اس نے سر کی جنبش سے ٹام کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کاغذات ایک طرف سرکائے، اور ٹام کی طرف متوجہ ہوا۔ ٹام تین دنوں سے پیرس کے باہر کسی کام کے سلسلے میں گیا ہوا تھا۔ اور ابھی لوٹا تھا۔

"تمھارا ٹرپ کیسا رہا۔" ڈورسے نے پوچھا۔

ٹام نے صرف سر ہلا دیا۔

"ادھر ہمارے پلان میں کافی ترقی ہوئی ہے۔" ڈورسے نے بتایا۔
آسکر نے رپورٹ دی ہے کہ گرلینڈ پراگ پہونچ گیا ہے۔ جیکسن جانے کے لیے تیار ہے۔ جیسے ہی گرلینڈ پکڑا جائے گا۔ جیکسن پراگ میں ہوگا۔ آسکر گرلینڈ پر پوری طرح نظر رکھ رہا ہے۔"
اسکی مدد کے لیے کوئی اور بھی ہونا چاہیئے۔ جب گرلینڈ جیسا آدمی ہو تو ہمیں محتاط رہنا چاہیئے۔"
"کوئی ضرورت نہیں۔ آسکر اکیلا کافی ہے۔"
ٹام خوش ہوگیا۔ پھر بھی وہ مطمئن نہیں تھا۔ اسے معلوم تھا کہ گرلینڈ ایک دو آدمیوں کے بس کا روگ نہیں ہے۔
ڈورسے نے کچھ دیر بعد کہا۔ ایک بہت ہی اہم لیٹر دفاع کی تینوں شاخوں کے سربراہوں کی طرف سے آیا ہے۔ جس میں ویت نام کے متعلق ہماری آیندہ پالیسی کے متعلق لکھا ہے۔ یہ لیٹر انتہائی صیغۂ راز ہے۔ اگر کسی کو اسکی ہوا بھی لگ گئی تو تیسری جنگ چھڑ سکتی ہے۔ نہ جانے یہ اوپر والے کیا کیا سوچتے رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ صدر نے بھی اس پر دستخط کیے ہیں لہذا ہمارے لیے اسکی پیروی لازمی ہے۔"
ڈورسے یہ کہہ کر اٹھا اور میز کے پیچھے رکھی ہوئی تجوری کو نمبر گھما کر کھولا اس میں ایک خانے میں رکھے ہوئے کاغذات ٹٹولے اور ایک سرخ رنگ کا لفافہ لے کر ٹام کی طرف مڑا۔
"تم اسے دیکھو۔ تب تک میں ایک لیٹر مکمل کرلوں۔" اس نے لفافہ ٹام کے آگے ڈالتے ہوئے کہا۔
کیپٹن ٹام نے لفافہ کھول کر اس میں سے کاغذات نکالے۔ ایک نظر

کاغذات پر ڈالی اور بولا۔ "شاید آپ نے مجھے غلط کاغذات دیئے ہیں۔ یہ تو ایک عام کوڈ ہے جو ہم لوگ استعمال کرتے ہیں۔"

"کیا بات ہے۔" ڈورسے نے سر اٹھائے بغیر پوچھا۔

"اس میں تو فوج کے سربراہوں کی طرف سے کچھ نہیں لکھا ہے۔"

"کیا بکتے ہو۔" ڈورسے غرایا۔ اس نے کاغذات شام کے ہاتھ سے لیے اور ان کا جائزہ لینے لگا۔

اچانک کاغذات ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر میز پہ جا گرے۔ اور اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ اسکی یہ حالت دیکھ کر شام پریشان ہو گیا۔ میرے خدا۔ انہیں تو ہارٹ اٹیک ہو رہا ہے۔ اس نے سوچا۔

"کیا بات ہے چیف۔" اس نے تیزی سے پوچھا۔ "ڈاکٹر کو بلواؤں"

"شٹ اپ" ڈورسے نے سرد اور سپاٹ آواز میں کہا۔ "مجھے سوچنے دو۔"

شام چپ چاپ اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا۔ اس نے آج تک ڈورسے کو اس حال میں نہیں دیکھا۔

ڈورسے آہستہ آہستہ معمول پر آ گیا۔ اس نے میز پہ رکھے ہوئے وہ کاغذات اٹھائے اور انہیں بغور دیکھا۔ پھر اس سرخ لفافے کا معائنہ کیا جس میں وہ کاغذات رکھے تھے۔ پھر آہستہ سے اٹھ کر تجوری کے پاس گیا اور بڑی دیر تک کچھ تلاش کرتا رہا... آخر کار واپس اپنی کرسی پہ بیٹھ گیا اس کا چہرہ اب بھی سفید تھا۔ مگر ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ اور آنکھوں میں چمک باقی تھی۔

"میں نے ایک بہت بڑی اور ناقابل تلافی غلطی کی ہے شام"۔ اس نے

بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ میں نے یہ کاغذات آسکر کو دینے کے لیے تیار کئے تھے جو گرلینڈ کے سوٹ کیس میں رکھے جانے والے تھے۔ اسی وقت یہ فوجی خط بھی یہیں میز پر پڑا تھا۔ میرا خیال ہے میں نے آسکر کو غلط لفافہ دے دیا ہے اور اب وہ فوجی لیٹر پراگ میں ہے۔ اگر وہ خط روسیوں کے ہاتھ لگ جاتا ہے تو قیامت آجائے گی اور میں تباہ ہو جاؤں گا۔

ٹام سکتے کے عالم میں بیٹھا سنتا رہا۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ امریکہ کا انتہائی صیغۂ راز کا خط اور وہ بھی کیمونسٹوں کے ملک میں!!۔

تھوڑی دیر خاموشی رہی پھر ڈورسے نے کہا۔" میں آسکر کو اطلاع دیتا ہوں کہ کسی بھی قیمت پر وہ لفافہ گرلینڈ سے حاصل کرے۔ ابھی دو تین روز گرلینڈ اور پراگ میں ٹھہرے گا۔ اگر آسکر پراگ کی پولیس کو اطلاع نہ کرے۔ تو گرلینڈر وپیہ لے کر خاموشی سے واپس آجائے گا۔ اور جو وقت اسے روپیہ حاصل کرنے میں لگے گا اس وقفہ میں آسکر اس سے وہ خط حاصل کر سکتا ہے۔ اس صورت میں اس کا روسیوں کے ہاتھ لگنا محال معلوم ہوتا ہے۔

وہاں میلکا بھی ہے۔" ٹام نے یاد دلایا۔" وہ گرلینڈ کو روک سکتا ہے تم ٹھیک کہتے ہو۔ آسکر واقعی تنہا ہو جائے گا۔ میرے خدا۔ اس کی مدد کے لیے کسی کو بھیجنا چاہیئے تھا۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔"

ڈورسے نے ایک کاغذ اٹھایا اور آسکر کے نام کوڈ میں تار لکھنے لگا اس کا ہاتھ بغیر لرزش کے روانی سے چل رہا تھا۔ ٹام نے اسے دیکھا اور دل ہی دل میں اس کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکا۔ اس نے ڈورسے کی

ذرا سی غلطی سے تیسری جنگ چھڑ سکتی تھی اور خود وہ تباہی کے دہانے پر تھا۔ لیکن اسکے چہرے سے پریشانی ظاہر نہیں ہو رہی تھی۔ وہ دماغ سے اس مصیبت کا حل تلاش کر رہا تھا۔

ڈورسے نے کیبل ٹام کی طرف بڑھایا۔ ٹام نے پڑھ کر سر ہلایا۔ "میں اسے ابھی بھیجے دیتا ہوں۔" اس نے کہا۔

"اور خدا کے لیے کسی سے کچھ نہ کہنا۔" ڈورسے نے کہا۔ "اگر آسکر وہ نکال نہ سکا تو مجھے واشنگٹن کو اطلاع کرنی ہوگی۔ اور یہ ایسا ہی ہوگا جیسے میں اپنے ہاتھ سے اپنا گلا کاٹ لوں۔"

ٹام تیزی سے باہر نکلا۔ ڈورسے کی سیکریٹری ڈوروتھی نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا۔ کیونکہ ٹام اس سے دو چار باتیں کیے بغیر کبھی نہ جاتا تھا۔

شاید کوئی اہم معاملہ ہے۔ اس نے سوچا۔ اور شانوں کو جنبش دیکر ٹائپ رائٹر کی طرف متوجہ ہو گئی۔

آسکر کے دل میں گرلینڈ کے لیے کوئی خوف نہ تھا۔ وہ اسے ایک آدھا انسان سمجھتا تھا جو محض قسمت سے سنٹرل انٹیلیجنس ایجنسی کے معرکوں میں کامیاب ہوتا تھا۔ کیپٹن ٹام کی نظروں میں گرلینڈ کی جو وقعت تھی اسے بھی وہ مبالغہ تصور کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ پراگ میں گرلینڈ پر نظر رکھنے کے لیے اس نے کوئی خاص احتیاط نہیں برتی اور یہی اسکی سب سے بڑی غلطی تھی۔

گرلینڈ نے آسکر کی ایک جھلک دیکھی۔ جب وہ پراگ کے سب سے بہترین ہوٹل میں اپنا نام درج کروا رہا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر چونکا۔ لیکن چہرے سے کچھ ظاہر نہ ہونے دیا۔

اپنے کمرے میں جاتے وقت وہ سوچ رہا تھا آسکر کیوں اسکے برن والے فلیٹ میں داخل ہوا تھا۔ اور اب بھی کیوں پیچھے لگا ہے۔ کیا ان دونوں واقعات کا آپس میں کوئی تعلق ہے۔

اچانک اسکے ذہن میں بجلی کی طرح ایک خیال آیا۔ کہیں آسکر نے میرے سوٹ کیس میں کوئی ایسی چیز تو نہیں چھپائی جس کو ڈر سے علانیہ نہ لا سکتا ہو۔ اور اب میرے ذریعہ پراگ تک پہونچائی گئی ہو۔

گرلینڈ نے اپنا سوٹ کیس خالی کیا۔ اور استر کا جائزہ لینے لگا۔ آخر اسے وہ لفافہ مل گیا جو آسکر نے چھپایا تھا۔

اس نے لفافہ کھولا اور کاغذ کے دو ٹکڑے نکالے۔ اور انھیں دیکھنے لگا۔ اچانک اسکے چہرے پر حیرت کے آثار پیدا ہوئے۔

دونوں کاغذات پر امریکہ کے صدر کے دستخط تھے۔ پھر سرنامے پر لکھا تھا۔" فوج کے تینوں سربراہوں کی طرف سے۔" انتہائی صیغۂ راز" "برائے سفیران امریکہ" "برائے ڈائرکٹرز سنٹرل انٹیلیجنس ایجنسی"۔

یہ کیا مذاق ہے۔ گرلینڈ نے سوچا۔ کیا یہ کاغذات اس لیے میرے سوٹ کیس میں رکھے گئے ہیں کہ روسیوں کے ہاتھ لگ جائیں۔ ان سے تو تیسری جنگ چھڑ سکتی ہے۔

اس نے پھر سے خط کو پڑھا۔ پھر اسے میز پر رکھ کر سگریٹ سلگائی اور کرسی کی پشت سے ٹک کر سوچنے لگا۔

یہ ضرور تھا کہ امریکن فوج کے سربراہوں نے ہرگز اس کاغذ کو پراگ بھیجنے
اور روسیوں کے ہاتھ لگ جانے کی سازش نہ کی ہوگی۔ پھر یہ کسی اور کی
سازش ہے۔ کیا ڈورسے نے؟ کیا ڈورسے ڈبل ایجنٹ بن گیا ہے اور
امریکہ کے راز روس کو پہنچا رہا ہے؟ مگر وہ ڈورسے کو کئی برس سے
جانتا تھا اور یہ ممکن نہیں تھا۔۔۔ لہذا یہ ڈورسے کی غلطی ہی ہو سکتی ہے۔
تو گویا مجھے قربانی کا بکرا بنایا گیا ہے۔ گرینڈ نے سوچا۔ ڈورسے کی
سازش تھی کہ مجھے پراگ بھیجے گی۔ وہ تیس ہزار ڈالر دراصل صرف مجھے
پراگ بھیجنے کو۔ وہ تیس ہزار ڈالر کا لالچ صرف مجھے لالچ دینے اور
جال میں پھانسنے کے لیے تھا۔ ظاہر ہے نہ وہ پتہ صحیح ہوگا نہ وہاں روپیہ
ملے گا۔ یہ بوڑھے ڈورسے کی کوئی زبردست چال تھی جو اس طرح اس
کے منہ پر پڑی تھی۔ ایک نہایت اہم نقشہ گرینڈ کے قبضے میں ہے۔ مگر
اس کی اصل اسکیم کیا ہوگی؟

گرینڈ سوچتا رہا مگر کچھ نہ سمجھ سکا۔ پھر اس نے سوچا کہ
اس پیپر کا کیا کرے۔ کیا اسے جلا دے۔۔۔ جلا دینے سے ڈورسے کا کیریئر
ختم ہو جائے گا۔ بہتر ہے اسے بحفاظت ڈورسے تک پہنچا دیا جائے اور
اس سے ایک لمبی رقم وصول کی جائے۔

اس نے اس خط کو اٹھا کر پھر سے لفافہ میں رکھا۔ پھر لفافے کو ایسی جگہ
چھپا دیا کہ آسانی سے کسی کی نظر نہ پڑ سکے۔

اس وقت دن کا ڈیڑھ بجا تھا۔ گرینڈ نے نیچے جا کر کھانا کھایا۔ پھر سوچا
کیوں نہ ڈورسے کے بتائے ہوئے پتے کو آزمایا جائے۔ لہذا وہ پیدل ہی
اس طرف چل پڑا۔ لیکن وہ اپنے گرد و پیش سے بے خبر نہیں تھا۔ اسے یقین

تھا۔ آسکر اب بھی اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ گو وہ اب تک گرینڈ کی نظروں میں نہیں آیا تھا۔

لیکن آسکر اس وقت گرینڈ کا تعاقب نہیں کر رہا تھا۔ اس نے صرف یہ پتہ لگایا تھا کہ گرینڈ کس ہوٹل میں ٹھہرا ہے۔ اسے معلوم تھا گرینڈ ایک دن آرام کرنے کے بعد دوسرے دن میگی کے فلیٹ سے روپئے اڑانے کی کوشش کرے گا۔ لہذا وہ آرام سے اپنے ہوٹل کی طرف چلا۔

جیسے ہی وہ اپنے ہوٹل پہنچا۔ اسے ایک کیبل ملا۔ جو ڈورسے کی طرف سے تھا اور کوڈ میں یہ پیغام تھا۔ بہت جلد اور ضروری۔ گرینڈ کے سوٹ کیس میں رکھے ہوئے کاغذات فوراً واپس لیے جائیں۔ وہ انتہائی صیغہ راز کے ہیں۔ گرینڈ سے کسی بھی قیمت پر وہ کاغذات واپس لے لو۔ کسی بھی قیمت پر۔ اگر ضرورت پڑے تو اسے ختم کر دو۔۔۔ ڈورسے۔

کیا معاملہ ہے ؟۔ آسکر کو بہت حیرت ہوئی۔ لیکن پیغام بہت ارجنٹ تھا اور اسکی تعمیل لازمی۔ اس نے سوچا وہ کاغذات حاصل کرنا مشکل نہ ہوگا۔ کیونکہ اس وقت گرینڈ اپنے ہوٹل سے باہر ہے۔

اس نے اپنا سائیلنسر لگا ہوا پستول لیا اور ہوٹل سے باہر آیا۔ بیس منٹ بعد وہ گرینڈ کے ہوٹل میں اوپر جانے کے لیے زینے طے کر رہا تھا۔ گرینڈ کے کمرے کا نمبر وہ پہلے ہی معلوم کر چکا تھا۔

رک کر اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ پھر جیب سے اس نے ایک تار نکال کر گرینڈ کے کمرے کے قفل میں داخل کیا۔ اور چند ہی سکنڈ میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا اور برا سا منہ بنایا۔ اس کمبخت کو ہر جگہ اعلٰی درجہ

کے ہوٹل میں ٹھہرنے کا سلیقہ ہے۔ .. اس نے سوچا۔ اسکے ذہن میں اپنے ہوٹل کا شنگ اور حالیس کمرہ تھا۔

اس کی نظر سوٹ کیس پر پڑی جو میز پر رکھا تھا۔ آسکرتیزی سے اسکی طرف بڑھا۔ اور فوراً ہی یہ حقیقت اس پر واضح ہوگئی کہ گرلینڈ نے وہ کاغذات دیکھ لیے ہیں۔ اور انھیں وہاں سے ہٹا دیا ہے۔ .. اس نے کمرے میں تلاش بے سود سمجھی۔ کیونکہ گرلینڈ بھی ایک تربیت یافتہ ایجنٹ تھا۔ وہ کسی ایسی جگہ ہرگز نہ چھپائے گا کہ کوئی دوسرا اسے پالے۔ پھر بھی اس نے پورا کمرہ تلاش کیا لیکن کاغذات اسے نہ ملے۔

اب گرلینڈ سے ہی دو دو ہاتھ کرنے پڑیں گے۔ ڈورسے نے لکھا ہے کسی بھی قیمت پر۔

ٹھیک ہے اس نے سوچا۔ اور دروازے کے سامنے کرسی پر نیم دراز ہو کر گرلینڈ کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔

گرلینڈ میگی کے فلیٹ تک پہونچ چکا تھا۔ ہیرے موز نے یہیں کہیں کا پتہ دیا تھا۔ اس نے دروازے کی گھنٹی بجائی۔ چند لمحوں کے توقف کے بعد دروازہ کھلا۔ گرلینڈ کی عورت زدہ نظریں میگی کو دیکھ کر ٹکتی رہ گئیں۔

"کیا عالم ہے۔ اس نے سوچا اور میگی کے سراپا پر نظر ڈالی۔ میگی اس وقت ایک بہت چست فراک پہنے ہوئے تھی۔ جس میں سے اسکے خطوط بہت نمایاں تھے۔

گرلینڈ نے اپنی مخصوص مسکراہٹ اس پر بکھیری۔ اس مسکراہٹ سے لڑکیاں کھنچ کر اسکی آغوش میں چلی آتی تھیں۔

"کیا مسٹر ہیری موز موجود ہیں۔" اس نے پوچھا۔

میگی اس وقت کارل کے ہاں جانے کے لیے تیار تھی۔ صبح بھی وہ جا چکی تھی۔ لیکن وہ نہیں ملا تھا۔ اب پھر وہ جانے والی تھی کہ گرلینڈ آگیا۔ اس جسے تڑنگے امریکن کو دیکھ کر اس کا دل دھڑکنے لگا تھا۔ اور چہرہ پیلا پڑ گیا تھا۔
"نہیں ۔ یہاں کوئی ہیری موز نہیں رہتا۔" اس نے بڑی مشکل سے جواب دیا۔
"کیا بدنصیبی ہے۔" گرلینڈ بدستور مسکراتے ہوئے بولا۔ "میں نیویارک سے آرہا ہوں۔ اس نے یہیں کا پتہ دیا تھا۔ آپ جانتی ہیں وہ کہاں ملے گا۔"
"نہیں ۔ میں نہیں جانتی۔" میگی نے کہا۔ اور زور سے دروازہ بند کر دیا۔
گرلینڈ نے سر کھجایا۔ خیر پھر سہی ..... مگر اتنی دیر میں وہ میگی کے پیچھے کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل اور اس پر رکھا ہوا امریکن کا بت دیکھ چکا تھا۔ کم از کم یہاں تک ہیری موز کا بیان سچ معلوم ہوتا ہے۔
مگر یہ لڑکی کون تھی۔ اور وہ کیوں اتنی خوف زدہ نظر آرہی تھی۔ کیا سچ مچ اس بت میں تیس ہزار ڈالر تھے۔ اسے یہ معلوم کرنا ہوگا۔ یہ لڑکی باہر کب جاتی ہے۔ تاکہ وہ اندر جاکر تلاشی لے سکے۔ اور یہ کام آسان نہ ہوگا۔ مگر تیس ہزار ڈالر اتنی آسانی سے ملتے بھی نہیں۔
اسی وقت جب گرلینڈ عمارت کے باہر فٹ پاتھ پر کھڑا تھا۔ سامنے والی عمارت سے سحر نوف کے ایک گرگے نے اسکی تصویر کھینچی۔ سحر نوف کے یہ دونوں گرگے میگی کے فلیٹ کی نگرانی کے لیے لگائے گئے تھے۔ اور یہ ان کا معمول تھا کہ ہر اس شخص کی تصویر کھینچیں جو اس عمارت میں داخل ہو۔ خواہ وہ میگی سے

تعلق رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔

گرلینڈ کی تصویر کھینچنے والے نے اس سے پہلے چنتیس تصویریں اور کھینچی تھیں۔ اب آخری تصویر لے کر اس نے فلم کیمرے سے نکالی اور اپنے ساتھی کو دیتے ہوئے بولا۔ "اسے فوراً فنش کر کے کامریڈ [illegible] کے پاس لے جاؤ وہ ہماری رپورٹ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

گرلینڈ ٹہلتا ہوا اپنے ہوٹل کی طرف چلا۔ راستہ میں ایک پوسٹر نے اسکی توجہ اپنی طرف مبذول کرالی۔ اس پر میگی کی تصویر تھی۔ اور الحمرا نائٹ کلب لکھا تھا۔ باقی کیا تھا۔ وہ گرلینڈ کی سمجھ میں نہ آسکا۔ کیونکہ وہ زبان [illegible] میں تھا۔ وہ گرلینڈ سمجھ گیا کہ میگی الحمرا کلب میں رقاصہ یا گلوکارہ ہے۔ اس نے طے کیا کہ آج رات وہ کلب جائے گا۔

وہ اپنے ہوٹل واپس آیا۔ اور کمرے میں داخل ہوتے ہی ٹھٹھک کر رہ گیا۔ سامنے آسکر آرام کرسی پر نیم دراز سگریٹ پی رہا تھا۔ اس کے ریوالور کی نال گرلینڈ کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔

"ہیلو آسکر!" وہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولا۔ "بیوی بچے کیسے ہیں۔"

آسکر مذاق کے موڈ میں نہیں تھا۔ اس نے سخت لہجہ میں کہا۔ "بیٹھ جاؤ میں تم سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

"او ہو آسکر" بچپنا چھوڑ دو۔ تم اب بہت موٹے ہو گئے ہو۔ مجھ جیسے مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

"میں نے کہا بیٹھ جاؤ۔" آسکر پھر غرایا۔

گرلینڈ ہنسنے لگا۔ "یار تمہیں تو تیسرے درجے کی ڈنڈے مار فلموں

یں ہونا چاہیئے تھا ۔ اچھا چلو مجھے گولی مار دو ۔ وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آسکر کے قریب آکر کھڑا ہو گیا ۔ "مارو" اس نے کہا ۔ پھر الٹا ہاتھ رسید کیا اور ریوالور آسکر کے ہاتھ سے دور جا گرا ۔

آسکر گالیاں بکتا ہوا اٹھنے لگا مگر گرلینڈ نے اسے کرسی میں ڈھکیل دیا ۔ "تم ابھی مجھے قتل نہیں کر سکتے ۔ ہمیں گفتگو کرنی ہے ۔ یاد ہے ۔

یہ کہہ کر وہ اطمینان سے بستر پر لیٹ گیا ۔ اور دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھتا ہوا بولا ۔ "اب کہو ۔ تمھارے اس موٹے سے دماغ میں کیا ہے ؟

آسکر اسے قہر آلود نگاہوں سے گھورتا رہا ۔ پھر اٹھ کر اپنا ریوالور اٹھایا ۔ اور اسے ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا ۔ "تمھارے پاس ایک ٹاپ سیکرٹ لیٹر ہے ۔ وہ مجھے چاہیئے ۔"

"وہ تمھیں چاہیئے ۔" گرلینڈ مضحکانہ انداز میں بولا ۔ "میں بتاؤں اور کسے چاہیئے ۔ مسٹر جانسن کو چاہیئے ۔ مسٹر کوسیگن کو چاہیئے ۔ مسٹر ہوچی منہ کو چاہیئے ۔ اور سب سے بڑھ کر میرے پرانے جگری دوست ڈور سے کو چاہیئے ۔"

آسکر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا ۔ اس نے ضبط کرتے ہوئے کہا ۔ "مذاق چھوڑو ۔ اور وہ کاغذات دے دو ۔"

"مذاق ۔ کون مذاق کر رہا ہے ۔ جب تم پیرس میں میرے فلیٹ میں چوروں کی طرح گھسے تو کیا وہ مذاق تھا ۔

"خیر خیر ۔ اب مجھے وہ لیٹر چاہیئے ۔ کیا تم اتنے گر سکتے ہو کہ اتنا بھی نہیں جانتے اس لیٹر سے تیسری جنگ چھڑ سکتی ہے ۔"

گرلینڈ زور سے ہنسا ۔ کسے پرواہ ہے تیسری جنگ کی ۔ اور پھر یہ

ڈورسے نے شروع کیا ہے۔ اسے پرواہ نہیں تھی کہ میرا کیا حشر ہوگا
تو پھر مجھے کیوں اسکی فکر ہو۔ خیر۔ پہلے تم مجھے بتاؤ یہ سب کیا ہے؟
اور مجھے یہاں کیوں بھیجا گیا ہے۔؟"

آسکر ہچکچایا۔ مگر اسے حقیقت بتانی ہی پڑی۔

"تو گویا سچ مچ اس بت میں تیس ہزار ڈالر ہیں ..." گرلینڈ
نے پوچھا ــــ

"ہاں میں نے اپنے ہاتھ سے رکھے ہیں۔"

"ڈورسے بھی کیا حماقتوں کا پلندہ ہے۔" گرلینڈ نے منھ بناکر
کہا۔ "اچھا آسکر اب معاملے کی بات کرو۔ تمھیں وہ لیٹر چاہیئے۔ اور مجھے
تیس ہزار ڈالر۔ لہذا آج رات تم میگی کے فلیٹ سے وہ تیس ہزار ڈالر
حاصل کرو۔ اور مجھے ایرپورٹ پر ملو۔ مجھے رقم دو اور اپنا ٹاپ سیکرٹ
لیٹر لے لو۔ مگر یاد رکھو اگر مجھ سے چالاکی کی تو اس لیٹر کا ایک ایک لفظ
روسیوں کو بتا دوں گا۔ بس اب دفاع ہو جاؤ۔"

آسکر اٹھا۔ اسکے پاس اسکے سوا چارہ نہیں تھا کہ وہ گرلینڈ کے کہنے کی
تعمیل کرتا۔ ویسے اگر اس کا بس چلتا تو گرلینڈ کا سر پکڑ کر اتنی بار ہنٹر
سے مارتا کہ بھیجہ باہر نکل آتا۔ وہ آہستہ آہستہ دروازے کی طرف
بڑھا ــــ

"آج رات۔ ساڑھے دس بجے۔" گرلینڈ نے پیچھے سے کہا۔
اور میں تم سے زیادہ دور نہیں رہوں گا۔"

سمرنوف تیزی سے چلتا ہوا میلک کے آفس میں داخل ہوا۔ میلک
اپنے ٹیبل پر بیٹھا کاغذات دیکھ رہا تھا۔ اس نے سر اٹھاکر سمرنوف کیطرف دیکھا۔
"میرے پاس ایک فوٹو ہے جس میں آپ کو دلچسپی ہوگی۔ سمرنوف
نے کہا۔ اور جیب سے ایک تصویر نکال کر میلک کے سامنے ڈالدی۔
میلک نے تصویر دیکھی۔ اس کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری
تھا۔ البتہ چمکیلی سبز آنکھیں اور زیادہ چمک اٹھیں تھیں۔
"گرلینڈ۔" اس نے آہستہ سے کہا۔
"محض اتفاق ہے کہ اس کا پتہ چلا۔ سمرنوف نے بتلایا کہ اس نے میکی
کے فلیٹ پر ہر آنے جانے والے کی تصویر کھینچنے کو کہا تھا۔
"گرلینڈ۔" میلک نے پھر دہرایا۔ "ہوسکتا ہے وہ یہاں ٹیلر کی
جگہ پر آیا ہو۔" اس نے کچھ دیر سوچا پھر کہا۔ "مگر نہیں۔ گرلینڈ۔!!
ٹیلر کی جگہ یہاں آنے والا مستقل طور پر رہے گا۔ اور بظاہر ایک عام آدمی
کی طرح کچھ کام کرے گا۔ میں جانتا ہوں گرلینڈ کبھی کام نہیں کرتا۔ آج یہاں
کل وہاں۔ پھر کہیں وہ ہمیں بے وقوف بنانے کے لیے تو نہیں بھیجا گیا۔
ہمیں یہ سمجھانے کے لیے کہ وہ ٹیلر کی جگہ پر ہے۔ دراصل ایسا نہیں ہے"
ہوسکتا ہے وہ عارضی طور پر ٹیلر کی جگہ آیا ہو۔" سمرنوف نے رائے دی۔
"نہیں ۔۔۔ ذور سے ایسا کچھ کام نہیں کرتا۔ گرلینڈ ضرور ہمیں بیوقوف
بنانے کے لیے بھیجا گیا ہے۔

سمرنوف نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی۔ سوچنا اور غور کرنا میلک کا کام تھا۔

"اور کچھ"۔ میلک نے گرلینڈ کی تصویر پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"میگی آج صبح کارل کے ہاں گئی تھی۔ مگر وہ نہ ملا۔ کارل بظاہر ایک لفٹ مین ہے اور بے ضرر آدمی۔ مگر میرا ایک ماتحت کہتا ہے کہ وہ جعلی پاسپورٹ بناتا ہے۔ اس سلسلہ میں صرف شبہ ہے۔ کوئی ثبوت نہیں۔"

"ہمیں ثبوت کی ضرورت بھی نہیں کارینڈ"۔ میلک نے تیز لہجے میں کہا۔ "اس آدمی کارل کو گرفتار کرلو۔ اور اس سے اگلوانے کی کوشش کرو۔ ہو سکتا ہے کہ میگی کہیں بھاگ جانے کا پروگرام بنا رہی ہو۔"

سمرنوف اٹھ کھڑا ہوا۔ "اور گرلینڈ"

"فی الحال اس پر صرف نظر رکھو۔ ہو سکتا ہے وہ شیلا سے ملنے کی کوشش کرے۔"

"اور میگی"

"اس پر بھی صرف نظر رکھو۔ وہ بھی شیلا تک ہماری رہنمائی کر سکتی ہے۔ اگر گرلینڈ اس سے ملا تو اور بھی ملے گا۔ آج رات زرنوف کو اس کے فلیٹ میں بھیج کر ایک مائیکروفون لگوا دو۔ میں ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سننا چاہتا ہوں۔"

"یہ بھی ہو جائے گا۔" سمرنوف نے کہا اور چلا گیا۔

میلک نے گرلینڈ کی تصویر اٹھائی اور غور سے دیکھنے لگا۔ وہ دونوں کئی بار مل چکے تھے۔ وہ ہر بار گرلینڈ بچ کر نکل گیا تھا۔ پچھلی بار جب وہ ملے تھے تو میلک نے کہا تھا۔ کہ آئندہ ملاقات ان کی آخری ملاقات ہوگی

شاید اب وہ وقت آگیا ہے ۔

اس نے بڑی نفرت سے تصویر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ۔

کارل اپنے فلیٹ کے ایک کمرے میں بیٹھا ہوا اپنے زخمی ہاتھ کو سہلا رہا تھا۔ آج اس میں درد زیادہ تھا۔ اور ڈاکٹر نے کہا تھا اس میں پیپ بھی پڑ گئی ہے ۔ لہذا اچھا ہونے میں وقت لگے گا۔

وہ ٹیلر کے پاسپورٹ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ٹیلر کو وہ بہت دنوں سے جانتا تھا اور اسکی مدد کا خواہاں تھا۔

اچانک اسکی نظر باہر سڑک پر پڑی ایک سیاہ کار سامنے آکر رکی۔ اس میں سے چار آدمی اترے اور تیزی سے سڑک پار کر کے اسکی عمارت میں داخل ہوئے ۔

کارل کا دل زور سے دھڑکا ۔ وہ اس کار کو پہچانتا تھا۔ اور ان لوگوں سے بھی واقف تھا۔ وہ روسی خفیہ پولیس سے تعلق رکھتے تھے ۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ان کی منزل اس کا فلیٹ اور ان کا شکار وہ خود ہے وہ تقریباً دو سال سے ان کی آمد کا منتظر تھا۔ جعلی پاسپورٹ بنانے والا زیادہ دنوں تک خود کو محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اسکی تیاری مکمل تھی ۔ اس نے فوراً کھانے کی میز کا بھاری تختہ الگ کیا اور داخلی دروازے پر ٹکا کر اسے چار بڑے بڑے کیلوں سے جڑ دیا۔ اب اسکے ملاقاتیوں کے قدموں کی آوازیں اسے زینے

طے کرتے ہوئے سنائی دے رہی تھیں۔ وہ جانتا تھا انہیں دروازے توڑنے میں کم از کم پندرہ منٹ صرف ہوں گے جو اس کے فرار کے لئے بہت تھے۔

وہ نشست کے کمرے میں آیا۔ ایک الماری کھول کر اس میں سے ایک ٹین کا بڑا ساڈبہ نکالا جس میں پٹرول سے بھرے ہوئے کپڑے کے ٹکڑے رکھے تھے۔ یہ اس نے آتش دان میں ڈال دیئے۔

اسی وقت صدر دروازے کی گھنٹی بجی۔

کارل تیزی سے دوڑتا ہوا خواب گاہ میں گیا۔ ایک میز کی دراز کھولی اور کچھ کاغذات نکالے۔ اس میں بہت سے سادے پاسپورٹ تھے۔ ٹیلر کا پاسپورٹ۔ اسکی تصویر اور دو ایک دوستوں کی تصویریں جن کے پاسپورٹ بنا دینے کا اس نے وعدہ کیا تھا۔ اسکے علاوہ اور کچھ کاغذات تھے جو پاسپورٹ بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

داخلی دروازے پر اب شانوں اور ٹھوکروں کی ٹکر کی آوازیں آرہی تھیں اور دروازہ زور زور سے ہل رہا تھا۔

اس نے تمام کاغذات آتش دان میں ڈال دیئے اور ایک دیا سلائی جلاکر اچھال دی۔ پٹرول میں آگ بھڑک اٹھی۔ ساتھ ہی ایک زور کی ٹکر سے دروازہ اپنے جوڑ سے ٹوٹ گیا۔

کارل کے چہرے سے گھبراہٹ یا پریشانی نہیں ظاہر ہو رہی تھی۔ اس نے کوئلے ہلانے والی سلاخ اٹھاکر جلتے ہوئے کاغذات کو اچھی طرح ہلا دیا۔ جب اسے یقین ہوگیا کہ کوئی بھی کاغذ صحیح سلامت ان کے ہاتھ نہیں لگ سکے گا۔ تو وہ سلاخ چھوڑکر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ چند لمحے

جلتی ہوئی آگ کی طرف دیکھا۔ پھر مڑ کر اپنی پرانی آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔ جیب سے ایک ڈبیہ نکالی جس میں کئی ماہ سے ایک مہلک زہر کی چھوٹی سی گولی رکھی تھی۔ اس نے وہ گولی منہ میں ڈالی اور دروازے کی طرف دیکھا جو اب نصف سے زیادہ ٹوٹ چکا تھا۔ اور ٹوٹے ہوئے حصے میں سمرنوف کا غصہ سے سرخ اور پسینہ سے تر چہرہ نظر آ رہا تھا۔ کارل کے ہونٹوں پہ ایک فاتحانہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

جیسے ہی سمرنوف نے ٹوٹے ہوئے دروازے میں سے اندر چھلانگ لگائی۔ کارل نے آہستہ سے زہریلی کیپسول چبالی۔

ٹیلر نے میگی کے قدموں کی آواز سنی اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ میگی کارل کے پاس دونوں کے پاسپورٹ کے سلسلے میں گئی ہوئی تھی۔ ٹیلر بہت بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اسے یقین تھا اب تک پاسپورٹ بن گیا ہوگا گو ذہن میں ایک خلش بھی تھی کہ اتنی آسانی سے یہ ممکن نہ ہوگا۔

مگر اب خطرے کا احساس کم ہو گیا تھا۔ اسے ایسا لگنے لگا تھا جیسے میگی اس سے قریب آ رہی ہے۔ اسکے ساتھ بھاگنے میں وہ ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کو تیار تھا۔

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ لیکن میگی کے زرد اور ستے ہوئے چہرے کو دیکھ کر اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

"کیا ہوا۔" اس نے بڑی مشکل سے گلا صاف کر کے پوچھا۔

میگی دھم سے کرسی پر بیٹھ گئی ۔ وہ ہانپ رہی تھی ۔

وہ مرگیا ۔ جب میں پہونچی تو اس کی لاش لے جائی جارہی تھی ۔ وہ مرچکا تھا ۔"

ٹیلر کو سکتہ ہوگیا ۔ وہ اس طرح کرسی پر گرا جیسے پیروں کا دم نکل گیا ہو ۔"

"کیا ۔ کیا

وہاں خفیہ پولیس کے کچھ آدمی تھے ۔ ایک ایمبولینس کھڑی تھی وہ اسکی لاش اسٹریچر پر لے جا رہے تھے ۔ میں نے قریب سے دیکھا ۔ چادر کا کونا ہٹا ہوا تھا ۔ وہ کارل ہی تھا ۔"

ٹیلر کی پیشانی عرق آلود ہوگئی ۔ اس کا مستقبل برباد ہوگیا تھا ۔ اب زیکوسلاویکیہ سے نکلنے کی اُمیدیں ختم ہوگئی تھیں ۔ وہ سارا روپیہ جو اس نے سوئزرلینڈ میں جمع کر رکھا تھا اب کسی کام نہ آئے گا ۔

"اب ختم ہوگیا ۔" وہ بڑبڑایا "سب کچھ ختم ہوگیا ۔"

میگی نے اسکی طرف دیکھا ۔ اسکی مایوسی دیکھ کر میگی کی ہمت بندھ گئی ۔

"ہم اب بھی بھاگ سکتے ہیں ۔" وہ بولی "ہمارے پاس روپیہ ہے"

ٹیلر نے سنا ۔ مگر وہ جانتا تھا سب بےکار ہے ۔ بغیر پاسپورٹ کے وہ کبھی ملک کے باہر نہیں نکل سکیں گے ۔ اس نے سوچا اب اسے یہاں سے چلا جانا چاہیئے ۔ کم از کم میگی تو بچ جائے گی ۔ خود میگی بھی اب خطرے میں تھی ۔ مگر ٹیلر کے ساتھ ہونے سے وہ جلد پکڑی جاسکتی تھی ۔

"سب بیکار ہے ۔" وہ بولا "بغیر پاسپورٹ کے ہم کہیں نہیں جاسکتے ۔"

میگی تھوڑی دیر خاموش رہی پھر اسکی آنکھیں چمک اٹھیں ۔

"میں ایک شخص کو جانتی ہوں ۔ جو ہماری مدد کرسکتا ہے۔ ہم لوگ بچپن کے دوست ہیں۔ اسکے اور میرے والدین نے ایک ساتھ آزادی کی لڑائی میں حصہ لیا تھا۔ وہ ہماری مدد ضرور کرے گا ۔"

"کہاں ہے وہ "۔ ٹیلر نے بغیر کسی گرم جوش کے پوچھا۔

"اس کا ایک کھیت یہاں سے تیس میل کے فاصلے پر ہے ۔ وہ ضرور ہمیں کہیں سے پاسپورٹ دلوا دے گا ۔"

"مگر میگی ۔ مجھے اب یہاں سے چلا جانا چاہیئے ۔ ورنہ میری وجہ سے تم بھی خطرے میں پڑ سکتی ہو ۔"

"اوہ چھوڑو بھی ۔ تم جاؤ گے کہاں ۔ پہلے کھانا کھالیں پھر باتیں کریں گے ۔"

وہ کچن میں چلی گئی ۔ ٹیلر اپنی جگہ بیٹھا سوچتا رہا کہ وہ کس قدر کمزور اور بزدل ہے ۔ اب اسے اس لڑکی کے سہارے آگے بڑھنا ہوگا ۔ اسکی اپنی صلاحیتیں ختم ہوگئی ہیں ۔

آسکر نے اپنے ہوٹل جاکر ڈورسے کو ٹرنک کال سے صورت حال سے آگاہ کیا۔ ڈورسے نے اجازت دے دی کہ وہ تیس ہزار ڈالر گرلینڈ کو دے کر اس سے کاغذات لے لے ۔

اس نے دس بجے رات تک انتظار کیا۔ پھر یہ سوچ کر کہ اب میگی اپنے

کلب جا چکی ہوگی۔ اس گھر میں گھس کر روپیہ چرانے کے لیے چلا۔

اسی وقت سمرنوف کا اسسٹنٹ زرنوف میگی کے فلیٹ میں مائیکروفون چھپانے کے لیے زینے طے کر رہا تھا۔ اس نے آسکر کے قدموں کی آواز سنی اور چونک پڑا۔ اوپر سے جھانک کر دیکھا۔ اندھیرے میں صرف آسکر کا بھاری بھرکم سایہ دکھائی دیا۔ زرنوف نے اپنے جوتے اتارے اور بھاگتا ہوا پانچویں منزل پر پہونچ گیا۔ اسی منزل پر میگی کا فلیٹ تھا۔ وہ آسکر کے قدموں کی آہٹ قریب آتے ہوئے سُن رہا تھا۔

ٹیلر نے بھی آوازیں سنیں اور اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ اس نے لائٹ بند کی اور روشن دان میں سے ہو کر چھت پر پہونچ گیا۔

آسکر اطمینان سے میگی کے دروازے پر پہونچا۔ گھنٹی بجائی۔ پھر چند لمحوں بعد تار کی مدد سے دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ اس نے اطمینان سے مریم کا بت اٹھایا۔ اس میں سے لفافہ نکالا۔ اور واپسی کے لیے مڑ گیا۔

زرنوف نے لفافہ اسکے ہاتھ میں دیکھا اور سمجھا اس میں کچھ اہم پیغامات پوشیدہ ہوں گے۔ وہ بھی آسکر کے پیچھے چلا۔ جب آسکر دوسری منزل پر پہونچا تو زرنوف نے پیچھے سے زینوں کی روشنی آن کردی۔

آسکر اس طرح اچھلا جیسے بچھو نے ڈنک مارا ہو۔ اسکے ہاتھ سے ٹارچ گر گئی۔ وہ تیزی سے مڑا۔ اور ریوالور نکال کر ایک فائر جھونک مارا۔ گولی زرنوف کے شانے سے رگڑ کھاتی ہوئی دیوار میں پیوست ہوگئی۔ زرنوف نے دیوار کی آڑ لیتے لیتے ایک ساتھ تین فائر کئے۔ آسکر کے منھ سے غراہٹ کی آواز نکلی اور وہ اوندھے منھ نیچے گرا۔ اسکے

سینے اور بائیں بازو میں گولیاں لگی تھیں۔ چند لمحے اسی طرح پڑے رہنے کے بعد وہ اٹھا اور نیچے جانے کی کوشش کرنے لگا۔ اسکے پھیپھڑوں میں گولی لگی تھی اور وہ خون تھوک رہا تھا۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ اب اس کا خاتمہ قریب ہے۔ اس حالت میں بھی لفافہ اسکے دائیں بغل کے نیچے دبا ہوا تھا اور وہ اسے گرلینڈ تک بحفاظت پہونچانا چاہتا تھا۔

اس نے پیچھے زرنوف کی آہٹ سنی اور پھر ایک فائر جھونک مارا۔ زرنوف دبک گیا۔ آسکر اب نیچے داخلی دروازے پر پہونچ چکا تھا۔ وہ کھلے میں تھا۔ زرنوف نے اطمینان سے اسکے سر کا نشانہ لیا۔ اور ٹریگر دبا دیا آسکر اچھل کر فٹ پاتھ پر آ گرا۔ اور بغیر آواز نکالے ختم ہو گیا۔ لفافہ اس کی بغل سے نکل کر گٹر میں گر گیا۔

گرلینڈ قریب ہی کی عمارت کے دروازے میں چھپا کھڑا تھا۔ اس نے فائروں کی آوازیں سنیں اور اپنا ریوالور نکال کر ہاتھ میں رکھ لیا۔ پھر اس نے آسکر کو باہر نکل کر گرتے دیکھا۔ لفافہ بھی اسکے سامنے ہی گرا۔ عین اسی وقت پولیس کی گاڑی کا سائرن سنائی دیا۔ گرلینڈ نے وہاں سے کھسک جانا ہی مناسب سمجھا۔

اپنے ہوٹل میں پہونچ کر اس نے دوبارہ صورت حال پر غور کرنا شروع کیا۔ تیس ہزار ڈالر تو نالی میں بہہ گئے۔ اب اسکے پاس اسکے سوا کوئی چارہ نہیں کہ چپ چاپ پراگ سے رخصت ہو جائے۔ پھر اسے اس ٹاپ سیکرٹ لیٹر کا خیال آیا جو اس کے پاس تھا۔ واپسی کے وقت اس کی تلاشی ضرور ہو گی۔ اور وہ خط روسیوں کے ہاتھ پڑ سکتا تھا۔ گرلینڈ اور میلک کی دشمنی بہت پرانی تھی۔ لہذا یہ گرلینڈ کے وقار کا سوال تھا کہ وہ خط میلک

کے ہاتھ نہ لگنے دے۔

اچانک اسے میگی کا خیال آیا۔ وہ بھی ڈوورسے کی ایجنٹ ہے آسکر نے بتایا تھا۔ لہٰذا میگی کے پاس رسل و رسائل کا کوئی ذریعہ ضرور ہوگا۔ کیوں نہ یہ خط اسکے حوالے کردیا جائے۔ وہ ڈوورسے تک پہونچا دے گی۔ اس نے طے کیا کہ وہ اس سے ضرور ملے گا۔ میگی کے پرکشش جسم کو دوبارہ دیکھنے کے خیال سے اس میں اچانک چستی پیدا ہوگئی۔

انگرا نائٹ کلب تیز روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ کان پھاڑ دینے والی موسیقی اور ٹورسٹ لڑکوں کے قہقہوں سے قیامت برپا تھی۔ گرلینڈ کو ایک کیبن حاصل کرنے کے لیے دس ڈالر رشوت دینی پڑی۔ اس نے اپنے کارڈ پر لکھا۔

"مجھے تمہارا ریم کا بت خریدنا ہے۔ کیا ابھی معاملے کی بات کروگی" اور کارڈ ایک ویٹر کے ہاتھ سے میگی تک پہونچا دیا۔

دس منٹ بعد میگی کیبن میں داخل ہوئی۔ بت کے حوالے پر اس کا چہرہ پیلا پڑگیا تھا اور وہ خوفزدہ نظر آرہی تھی۔ گرلینڈ کو وہ پہلی ہی نظر میں پہچان گئی اور ٹھٹھک گئی۔

گرلینڈ اسے دیکھ کر کھڑا ہوگیا۔ "آؤ۔ بے بی۔ بیٹھو۔ مجھے پہچانا آؤ۔ ڈرو مت۔ میں خوبصورت لڑکیوں کے لیے بہت مہربان ثابت ہوتا ہوں۔

"تت۔ تم کیا چاہتے ہو۔" وہ ہکلائی۔

"بیٹھو بھی۔ کیا پیوگی۔"

"تم کیا چاہتے ہو۔" اس نے دہرایا۔

"ادھر دیکھو۔" گرلینڈ نے کہا۔ پھر اس نے اپنی ٹائی کی گرہ کو ہاتھ لگایا۔ کوٹ کے استر پر انگوٹھا پھیرا اور بائیں ہاتھ سے داہنے شانے پر تھپکی دی۔ یہ ڈورسے کے ایجنٹوں کے شناختی نشانات تھے۔ میگی سمجھ گئی۔ مگر اس کا خوف دور نہ ہوا۔

گرلینڈ نے پھر کہا۔ "تمھارے لیے ایک بہت ضروری کام ہے" یہ کہہ کر اس نے اپنی آمد کا مقصد بیان کرنا چاہا ہی تھا کہ میگی نے روک دیا۔

"مجھے کچھ نہیں سننا ہے۔ میں ڈورسے کے لیے کوئی کام نہیں کروں گی خدا کے لیے تم یہاں سے چلے جاؤ۔"

گرلینڈ حیرت زدہ رہ گیا۔ اسے اسکی توقع نہیں تھی۔

تم ڈورسے کی ایجنٹ ہو نا۔" اس نے پوچھا۔

میں اس کے لیے اب کچھ نہیں کرنا چاہتی۔" میگی کھڑی ہوتی ہوئی بولی "تم یہاں سے چلے جاؤ۔"

بیٹھ جاؤ۔" گرلینڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

میگی ہچکچائی۔ پھر بیٹھ گئی۔

"تم اب ایسے مقام پر ہو جہاں سے واپس نہیں لوٹ سکتیں۔" گرلینڈ نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔ "ایک ایجنٹ ہمیشہ ایجنٹ رہتا ہے۔ ورنہ اسے ختم کر دیا جاتا ہے۔" پھر اس نے پورا واقعہ دہرایا۔ اور کہا۔ "اس طرح سے وہ روپیہ ضائع ہو گیا۔ اور اب میرے پاس ایک انتہائی اہم پیپر ہے جسے ہر قیمت پر ڈورسے تک پہونچنا ہے۔ میں نہیں لے جا سکتا کیونکہ میلک مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔"

"روپیہ ضائع نہیں ہوا۔" میگی آہستہ سے بولی۔ "وہ ہمارے

پاس ہے۔"

"ہمارے؟۔"

میگی نے توقف کیا۔ اب وہ خود پر قابو پا چکی تھی۔ اسکی وجہ گرلینڈ کی شخصیت بھی تھی۔ اسے لگ رہا تھا وہ گرلینڈ پر بھروسہ کر سکتی ہے۔ وہ ٹیلر کی طرح بزدل اور خود غرض نہیں معلوم ہوتا تھا۔

اس نے گرلینڈ کو ٹیلر کے متعلق سب کچھ بتا دیا۔

گرلینڈ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ زور سے کیبن کا دروازہ کھلا اور ہاتھ میں سوٹ کیس لیے۔ ہانپتا ہوا۔ ٹیلر اندر داخل ہوا۔

میلک نے وہ لفافہ کھولا جو زرنوف نے آسکر کو مارنے کے بعد حاصل کیا تھا۔ اس نے بیزاری سے اخبار کے ان ٹکڑوں کو دیکھا جو اس میں سے برآمد ہوئے تھے۔ اسکے منہ سے غراہٹ نکلی۔ اس نے زرنوف کی طرف دیکھا جو اپنے بینڈیج کیے ہوئے شانے کو سہلا رہا تھا۔

"تم نے اخبار کے ان بے حقیقت ٹکڑوں کے لیے ایک آدمی کا خون کیا" اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس نے وہی کیا جو اسے بہتر معلوم ہوا۔"

میلک غرایا۔ "میں نے تم سے نہیں پوچھا تھا۔"

اس نے پھر اپنی چمکیلی سبز آنکھیں زرنوف کے چہرے پر جما دیں۔ "تم نے اس کے لیئے ایک خون کیا۔

اس نے پہلے مجھ پر فائر کیا تھا۔ میرے پاس کوئی چارہ نہ تھا۔ زرنوف نے ڈھیلے لہجہ میں کہا۔" یہ جانتے ہوئے کہ یہ جواب قطعی غیر تسلی بخش تھا۔

" احمق۔ نادان۔" میلک بپھر گیا۔ اب یہ ایک بین الاقوامی حادثہ بن گیا ہے۔ وہ ڈوور سے کا آدمی تھا۔ امریکن سفارت خانہ اسکی تحقیقات کرے گا۔ اور سرمایہ داروں کے پریس میں بڑی بڑی سرخیاں جمائی جائیں گی۔ تم نے اپنی احمقانہ بہادری سے ایک خاموش پلان کو ساری دنیا میں مشتہر کرنے کا سامان کر دیا ہے۔

زرنوف کی پیشانی پر پسینہ پھوٹ آیا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ اس کا اختتام ہے

" میں .... میں .... نے سوچا۔" اس نے کہنا چاہا۔

" سوچا ؟" میلک گرجا۔" تم بغیر دماغ کے کیسے سوچ سکتے ہو نکل جاؤ یہاں سے۔"

زرنوف اسکی ابلتی ہوئی آنکھوں کی تاب نہ لا کر چپ چاپ باہر نکل گیا میلک سوکی کی طرف مڑا۔

" یہ شخص بے وقوف اور ناکارہ ہے اس کو سزا ملنی چاہیئے سمجھے"

" جی ہاں۔" سوکی نے کہا۔ روس میں سزا کا ایک ہی مفہوم تھا۔

"میلک نے ذرا دیر بعد پوچھا۔" گرلینڈ کہاں ہے۔

" گرلینڈ۔" سوکی نے حیرت سے کہا۔" گرلینڈ کا اس سے کیا تعلق"

" معلوم کرو گرلینڈ کہاں ہے۔" میلک نے زور سے کہا۔

" بہت بہتر۔" سوکی دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔

میلک بیٹھا دانت پیستا رہا۔ کمرے میں صرف وہ اور سمرنوف تھے سمرنوف ایسے مواقع پر خاموشی ہی میں مصلحت سمجھتا تھا۔

"اب مجھے خود میدان میں آنا پڑے گا۔ ان بیوقوفوں پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔" میلک بڑبڑایا۔ "ہم میگی اور گرلینڈ کو پکڑ لیں گے ۔ اور ان کی زبان کھلوائیں گے ۔ اسکے سوا چارہ نہیں

"میگی تو اس وقت نائٹ کلب میں ہوگی۔ اور کافی دیر وہاں رہے گی۔ تھوڑا انتظار کیا جاسکتا ہے۔ سمرنوف نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" میلک نے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک سگریٹ دو۔"

"تم اپنے سگریٹ خود کیوں نہیں خریدتے۔" سمرنوف نے سگریٹ کیس اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ سرمایہ داروں کے سگریٹ ہیں۔ میلک نے سگریٹ سلگایا۔ اور آنکھیں بند کرلیں۔

"مگر اس لفافہ میں اخبار کے ٹکڑے ہی کیوں۔" میلک اس طرح بولا گویا خود سے مخاطب ہو۔ "اسکر ضرور وہاں کسی چیز کی تلاش میں گیا تھا اور لڑکی اس کاغذ کے ٹکڑے تھما دیتا ہے۔ ہوسکتا ہے ان ہی میں کوئی پیغام پوشیدہ ہو۔ انھیں غور سے دیکھنا چاہیئے۔"

"اتنے میں سوکی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ پسینہ سے تر تھا۔

"میں نے تین آدمی گرلینڈ کی نگرانی پر رکھے تھے۔" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ "مگر انھوں نے اسے کھو دیا۔ اب اس کا پتہ نہیں۔"

میلک سیدھا ہوکر بیٹھ گیا۔

"اسکی رپورٹ کی جائے گی کامریڈ۔" اس نے شعلہ بار نگاہوں سے کہا۔ "بہت لاپرواہ ہوگئے ہو۔ گرلینڈ ملک سے باہر نہ جانے پائے۔ یہ

تمھاری ذمہ داری ہے۔"

پھر وہ سمرنوف کی طرف مڑا۔ "ہمیں فوراً اس لڑکی کے پیچھے جانا چاہیئے وہ ہمیں ٹیلر کا پتہ بتا سکتی ہے۔

دونوں اٹھے اور کمرے سے نکل گئے۔ سوکی نے فون اٹھایا۔ ادوہر نکاس کے راستے پر وارننگ سگنل بھیجنے لگا۔ "گرنینڈ کو روک لیا جائے خبردار وہ جانے نہ پائے۔"

اور جب فائرنگ شروع ہوئی تو سب نے سوچا بہت جلد پولیس اس جگہ کو گھیرے گی لہذا میں وہاں سے بھاگ آیا۔ اب وہ جگہ تمھارے لیے بھی مخدوش ہو چکی ہے۔ بلکہ وہ یہاں بھی پہونچ سکتے ہیں۔" ٹیلر نے اپنی کہانی ختم کرتے ہوئے پیشانی سے پسینہ پونچھا۔ "میں تمھارا بھی کچھ سامان لے آیا ہوں۔" اس نے میگی کو مخاطب کیا۔

گرلینڈ اس کمزور بوڑھے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے سوچا میں کیوں ان لوگوں کے ساتھ مصیبت میں پڑ رہا۔

"وہ رقم کہاں ہے۔" اس نے ٹیلر سے پوچھا۔

"ر ر۔ رقم"۔ وہ ہکلایا۔

"میں نے انھیں ... کچھ بتا دیا ہے۔" میگی جلد ... بولی

ٹیلر ہچکچایا پھر بولا۔ میرے پاس سوٹ کیس میں ہے۔

گرینڈ نے ایک طویل سانس لی۔ "یہ بہت اچھا ہوا۔ اب ہمیں یہاں

سے بچانا چاہئیے۔ تم اس علاقے سے واقف ہو۔" اس نے میگی سے پوچھا۔

میگی قدرے توقف سے بولی۔ "اگر ہمارے پاس کار ہوتی تو یہاں سے تیس میل کے فاصلے پر میرا ایک دوست رہتا ہے۔ وہ ہمیں پناہ دے سکتا ہے۔"

"کار حاصل کرنا کیا مشکل ہے۔ چلو نکلو۔ ہمیں فوراً یہاں سے چل دینا ہے۔ وہ ہمارے پیچھے آتے ہی ہوں گے۔"

موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے میگی اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ تینوں عقبی دروازے سے باہر نکلے۔ باہر سڑک پر دو رویہ کاروں کی قطاریں تھیں۔

"یہیں ٹھہرو۔" گرلینڈ نے کہا۔ اور کاروں میں جھانکنے لگا۔ آخر ایک کار میں کنجی لگی ہوئی مل گئی۔ اس کا دروازہ بھی کھلا تھا۔ وہ تیزی سے اس میں بیٹھ گیا۔ اور انجن اسٹارٹ کرکے دونوں کو آنے کا اشارہ کیا۔ میگی اگلی سیٹ پر آبیٹھی اور ٹیلر پچھلی سیٹ پر۔ گرلینڈ نے کار کو برق رفتاری سے چھوڑ دیا۔ میگی راستہ بتانے لگی۔

جیسے ہی ان کی کار اگلے موڑ سے گزری۔ پولیس کی دو گاڑیاں تیزی سے کلب کی طرف جاتی ہوئی دکھائی دیں۔

"دیکھا۔ ہم کتنے صحیح وقت پر نکلے۔" گرلینڈ نے کہا۔

"مگر ہم زیادہ دور نہیں جا سکیں گے۔" ٹیلر بولا۔ "یہ گاڑی چوری کی ہے۔ اسکی رپورٹ ہوگی اور پکڑ لی جائے گی"

"ذرا صبر کرو۔" گرلینڈ نے کہا۔ ابھی کلب کا شو چھوٹنے میں کم از کم

ڈیپ ہیگفنڈ ہے۔ اس کے بعد ہی گاڑی کی تلاش شروع ہوئی۔" پھر وہ میگی کی طرف مڑا۔ "مجھے اس دوست کے بارے میں بتاؤ جن کے پاس تم جا رہی تھیں۔"

"اس کا نام جان برون ہے۔ وہ اور اسکی بیوی اس فارم پر رہتے ہیں۔ ان سے ہماری خاندانی دوستی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" گرلینڈ پرسکون لہجے میں بولا۔

تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ پھر ٹیلر بڑبڑایا۔ "اگر میلک نہ آیا ہوتا تو میں اس طرح کبھی نہ بھاگتا۔"

"میلک۔" گرلینڈ چونک کر بولا۔ "کیا میلک پیرس میں ہے۔"

"ہاں۔ اور وہی میرے پیچھے ہے۔"

"مائی گاڈ۔" گرلینڈ کا چہرہ تاریک ہو گیا۔ میلک کا نام سنتے ہی اس کا اطمینان رخصت ہو گیا۔ اب اسے خطرے کا احساس ہوا۔ میلک کے ساتھ سمرنوف بھی ہو گا۔ اور سمرنوف روسیوں میں لوگوں کو کھوج نکالنے کا ماہر سمجھا جاتا تھا۔

وہ تھوڑی دیر کچھ سوچتا رہا۔ پھر میگی سے بولا۔ "کیا تم کبھی جان برون کے ساتھ دیکھی گئی ہو۔ اگر میلک کو اس کا ہلکا سا اشارہ بھی ملا تو وہ سیدھا وہاں دوڑا آئے گا۔"

"میں ایک سال سے اس سے نہیں ملی۔ اور اسکے متعلق پیرس میں کوئی بھی نہیں جانتا۔"

"ٹھیک ہے۔ اتنا رسک تو ہمیں لینا ہی پڑے گا۔"

کچھ دیر خاموشی رہی۔ کار تیزی سے سنسان سڑکوں پر دوڑتی

رہیں ۔ ٹیلر خاموش بیٹھا تھا ۔ اسے گرلینڈ سے خوف معلوم ہو رہا تھا
اسے رقم کی حفاظت کا بھی خیال تھا ۔ اس بات کی کوفت بھی تھی کہ گرلینڈ
نے تیزی سے پوری سچویشن اپنے ہاتھ میں لے لی تھی ۔ اور اسے پیچھے
ڈال دیا تھا ۔ پھر بھی وہ یہ سوچنے بغیر نہ رہ سکا کہ گرلینڈ ہی اسے اس
مصیبت سے نجات دلا سکتا ہے ۔

گرلینڈ نے بھی اسکے خیالات کو پڑھ لیا تھا ۔ اس نے یہ بھی اندازہ لگایا
تھا کہ ٹیلر میگی سے بے انتہا محبت کرتا ہے ۔ اور آگے چل کر وہ باعثِ کوفت
بھی ہو سکتا ہے ۔ گرلینڈ کو بھی تیس ہزار ڈالر سے زیادہ دلچسپی تھی ۔
گرلینڈ نے ٹیلر کو اپنی آمد کے بارے میں بتانا شروع کیا ۔

" میں چاہتا ہوں یہ خط خود لے جا کر ڈورسے کو دوں ۔ اس نے
اختتام پر کہا ۔ ورنہ بوڑھا ڈورسے ختم ہو جائے گا ۔ مجھے اب بھی اس
سے انسیت ہے ۔ "

" تم اسے امریکن سفیر کے حوالے کیوں نہیں کر دیتے ۔ "

" وہ اسے پڑھے گا ۔ اور یہ معلوم کرنا چاہے گا کہ اتنا اہم خط پراگ
میں کیسے آیا ۔ اور یہ معلوم ہوتے ہی ڈورسے ختم ہو جائے گا ۔ "

" کیا وہ اب بھی تمھارے پاس ہے ۔ "

" ہاں ۔ میں نے آسکر سے اس کا سودا کیا تھا ۔ وہ مجھ سے تیس ہزار
ڈالر کے بدلے وہ خط لینے والا تھا ۔ "

کچھ دیر خاموشی رہی پھر ٹیلر نے کہا " وہ روپیہ اب میرا اور میگی کا ہے
تم نہیں سمجھتے ۔ وہ ہمیں ملک سے باہر نکلنے کے لیے درکار ہوگا ۔ "
گرلینڈ کو اسکی توقع تھی ۔ وہ چند منٹ خاموش رہا پھر بولا ۔ " تم

نے باہر نکلنے کے لیے کیا پلان بنایا ہے؟"

"وہ میں دیکھ لوں گا۔ تمھیں اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔" ٹیلر تیزی سے بولا۔

گرلینڈ نے کار روک دی۔ اور اسکی طرف مڑا۔ اتنی دیر میں ٹیلر نے ریوالور نکال لیا تھا۔ اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے گرلینڈ کو نشانہ بنائے ہوئے تھا۔"

"لاؤ وہ لیٹر مجھے دو۔ اور گاڑی سے اتر جاؤ۔ ہمیں تمھاری ضرورت نہیں ہے۔"

گرلینڈ چند لمحے اسے گھورتا رہا پھر مڑ کر کار اسٹارٹ کی اور اسے تیز رفتاری سے چھوڑ دیا۔

"میں گولی مار دوں گا۔" ٹیلر نے دھمکی دینے کی کوشش کی۔

"مار دو۔" گرلینڈ لاپرداہی سے بولا۔ "تمھارا حشر بھی بہت اچھا ہوگا۔"

"ٹیلر یہ کیا بے وقوفی ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے کہ یہی شخص ہمیں اسوقت بچا سکتا ہے۔" مینگی بولی۔

ٹیلر خاموش رہا۔ مینگی کے لہجہ سے اسے اندازہ ہوگیا کہ وہ اُسے انتہائی بزدل اور ناکارہ سمجھتی ہے۔ اور اس اجنبی پر زیادہ اعتماد کرتی ہے۔"

"جلد بازی مت کرو دوست" گرلینڈ بولا۔ جب وقت آئے گا تب دیکھا جائے گا۔"

"تم وہ روپیہ نہیں لے سکتے۔" ٹیلر تقریباً چیختا ہوا بولا۔ "میرا

اور میگی......"

"ڈیڈی کواس بند کرو۔" میگی زور سے بولی۔ "میں پہلے کہہ چکی ہوں

میرا اس بات سے کوئی تعلق نہیں۔"

ڈیڈی کچھ نہ بولا۔ بقیہ راستہ خاموشی سے کٹا۔

"سب یہیں ہے۔" میگی نے اندھیرے میں ایک طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہا۔

گرلینڈ نے کار کی رفتار کم کی اور پھر اسے روک دیا۔ اندھیرے

میں چاروں طرف کھیتوں کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ کچھ دور پر ایک

پھاٹک تھا۔ اور اس سے آگے ایک چھوٹی سی عمارت کے آثار تھے

"تم اندر جاؤ۔" گرلینڈ نے میگی سے کہا۔ "اور جان سے کہو کہ تمہارے

دوست بھی ساتھ ہی ہیں۔ اور ہم پناہ لینے آئے ہیں۔"

میگی کار سے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھی۔ اور وہ دونوں اس کی

واپسی کا انتظار کرنے لگے۔

سو کی بہت خوش تھا کہ میلک جیسا تجربہ کار اور چالاک آدمی میگی

کو نہ پکڑ سکا۔ اور وہ صاف نکل گئی۔

میلک ٹیبل پر بیٹھا پراگ اور اس کے نواح کے نقشے کا غور سے

مطالعہ کر رہا تھا۔ وہ بار بار سوچتا کہ میگی کو پکڑ کر وہ ایسی اذیتیں دے گا کہ

اس کے نکل بھاگنے کی تلافی ہو جائے گی۔"

سمرنوف کمرے میں داخل ہوا اور دم لیئے بغیر کہنے لگا۔ "گرلینڈ اس کے ساتھ تھا۔ اور ایک دوسرا شخص جو حلیئے سے ٹیلر کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

"گرلینڈ۔" میلاک نے سر اٹھایا۔

"ایک ویٹر نے ان تینوں کو باہر جاتے دیکھا ہے۔ ایک مرسیڈیز کار بھی غائب ہے۔"

"کار کا نمبر"۔ میلاک نے پوچھا۔

سمرنوف نے کاغذ کا ایک ٹکڑا اسکے ہاتھ میں تھما دیا۔

"اسے تلاش کرو۔" میلاک نے سوکی کو حکم دیا۔ اور وہ دوڑتا ہوا نکل گیا۔

"تم نے میگی کے فلیٹ کی تلاشی لی۔"

"ہاں۔" سمرنوف بولا۔ "ٹیلر اسکے ساتھ رہا تھا۔ کمرے میں اسکی انگلیوں کے نشانات ملے ہیں۔"

میلاک کچھ سوچنے لگا پھر بولا۔ "ہمیں ان تینوں کو پکڑنا ہے۔ اگر وہ بچ کر نکل گئے تو ..."

سمرنوف نے تلخی سے کہا۔ "کون کہتا ہے وہ بچ کر نکل سکتے ہیں"۔ یہ کہکر وہ باہر چلا گیا۔" میلاک پھر نقشے پر جھک گیا۔

دس منٹ بعد سوکی نے رپورٹ دی کہ چوری شدہ کار دریا کا پل پار کرتی ہوئی دیکھی گئی تھی۔

تقریباً آدھ گھنٹے بعد سمرنوف ایک تصویر لے کر آیا۔ یہ میگی کے فلیٹ سے برآمد ہوئی ہے۔"

"یہ کون ہے۔" سیلاک نے تصویر میں کھڑے نوجوان کو دیکھ کر کہا۔ اس کے برابر میگی تھی۔

"یہ جان بران ہے۔ اس کا باپ اور میگی کا باپ آزادی کی لڑائی میں ساتھ مارے گئے تھے۔ اسکے فارم یہاں سے تیس میل کے فاصلے پر ہیں میں سمجھتا ہوں فی الحال اس فارم سے بہتر جگہ چھپنے کے لیے نہیں ہو سکتی۔"

میلاک بغیر کچھ کہے دروازے کی طرف بڑھا۔ سمرنوف اس کے پیچھے تھا۔ باہر ایک تیز رفتار کار مسلح فوجیوں سے بھری ہوئی انکی منتظر تھی۔

وہ سب جان کے گھر میں سالخوردہ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جان بروان تیس بتیس سال کا مضبوط جسم کا نوجوان تھا۔ اس کی آنکھوں اور چہرے سے خود اعتمادی مترشح تھی۔ اسکی بیوی کی عمر پچیس کے قریب ہوگی۔ موزوں خدوخال اور جسم کی مالک تھی۔

گرلینڈ کہہ رہا تھا۔ "ہمیں ہر قیمت پر زیکوسلاویکہ کی سرحد پار کرنی ہے میرے پاس ایک اہم ترین خط ہے جسے پیرس پہونچانا ہے۔ ہمارے تعاقب میں روس کا سب سے خطرناک ایجنٹ ہے۔ جو بھی قیمت ہو ہمیں سرحد پار کرنا ہے۔"

"میاں پیسہ نہیں بلکہ قسمت تمھیں سرحد پار کرائے گی۔" جان نے اسپاٹ آواز میں کہا۔ "تم لوگ جعلی پاسپورٹ بنا کر نہیں جا سکتے۔ پکڑے جاؤ گے۔ صرف آسٹریا کی سرحد ہے جسے آسانی سے پار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن

اگر روسی تمہارے پیچھے ہیں تو وہ فوج کو پوری سرحد کے ساتھ پھیلا دیں گے اور وہ بورڈ بھی مخدوش ہو جائے گا۔" وہ ذرا دیر رکا، پھر کہنے لگا۔ "مگر ایک جگہ ایسی بھی ہے جہاں سے فوج کی نظروں میں آئے بغیر پار ہو سکتے ہیں۔ نہ یہاں سے ایک سو تیس میل دور ہے۔ راستہ دشوار گذار ہے اور پیدل ہی طے کیا جا سکتا ہے۔ چار دن کا سفر ہے۔"

گرینڈ نے منہ بنایا۔ "میگی اتنا لمبا راستہ ہرگز نہیں چل سکے گی۔

"تم ہمارے ساتھ چلو گے۔"

جان کچھ نہ بولا۔ گرلینڈ نے پھر کہا۔

"آخر یہاں تمہارے لیے کیا ہے۔ کمیونسٹوں نے اس ملک کو برباد کر دیا ہے۔ اور تمہارا مستقبل تاریک ہے۔ ہمارے ساتھ چلو۔ ہمارے پاس تیس ہزار ڈالر ہیں۔ تم دونوں کے حصے میں چھ چھ ہزار ڈالر آئیں گے۔ اس رقم سے تم کہیں بھی ایک نئی زندگی شروع کر سکتے ہو۔"

ٹیلر نے اپنا سوٹ کیس مضبوطی سے پکڑ لیا۔ "تم ہمارا روپیہ کسی کو نہیں دے سکتے۔ وہ میرا اور میگی کا ہے۔"

"شٹ اپ" میگی تیز لہجے میں بولی۔ "وہ میرا روپیہ نہیں ہے۔ وہ چوری کا ہے اور اس پر سب کا حق ہے۔

"لاؤ ادھر سوٹ کیس مجھے دو۔" گرلینڈ نے ہاتھ بڑھایا۔

ٹیلر اسکی تیز نظروں کی تاب نہ لا سکا۔ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اس نے سوٹ کیس اسکی طرف بڑھا دیا۔ گرلینڈ نے روپیہ نکال کر اسکے پانچ حصے کیئے اور سب کو تقسیم کر دیا۔

اچانک اس کی نظر سامنے ٹیبل پر پڑی جس پر ایک پرانی فریم میں میگی اور جان کی تصویر تھی۔ گرینڈ چونک کر اٹھا اور قریب جا کر دیکھنے لگا پھر میگی کی طرف مڑا۔ "یہ تصویر کب کھنچوائی تھی۔"
"پچھلے سال" میگی نے حیرت سے کہا۔
"کیا اسکی ایک کاپی تمہارے پاس بھی ہے۔"
"ہاں۔" میگی نے بڑھتی ہوئی حیرت سے کہا۔ میرے البم میں ہے مگر اس سے کیا۔"
"کیا تم نہیں سمجھتیں۔" اس وقت میلاک تمہارے فلیٹ کی تلاشی لے رہا ہوگا۔ یہ تصویر اسے ملے گی۔ جیسے ہی اسے جان کے بارے میں معلوم ہوگا۔ وہ سیدھا یہاں دوڑا چلا آئے گا۔ وہ جان سے مخاطب ہوگا۔ اب تمہارے پاس اسکے سوا کوئی چارہ نہیں کہ تم ہمارے ساتھ چلو اگر ہم چلے بھی گئے تو میلاک تمہیں نہیں چھوڑے گا۔ وہ اذیتیں دے کر ہمارے بارے میں معلوم کرلے گا۔ اور پھر تمہیں قتل کر دے گا۔"
جان کا چہرہ تاریک ہوگیا اس نے جلدی میں کچھ سوچا۔ پھر کہنے لگا۔
"ہم چلنے کے لیے تیار ہیں۔ در اصل ہم خود کئی ماہ سے یہاں سے بھاگنے کی فکر میں ہیں۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ یہاں ہمارا کوئی مستقبل نہیں ہے۔"
وہ تیزی سے اٹھا۔ ہمیں جلدی کرنا چاہیئے۔" یہ کہکر وہ اندر چلا گیا۔
جان کی بیوی مارتھا نے میگی کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "آؤ میں تمھیں پہننے کے لیئے چست لباس دوں۔ اس لباس میں تم سفر نہیں کرسکو گی۔"
وہ دونوں بھی اندر چلی گئیں۔

گرلینڈ نے سگریٹ سلگایا۔ پھر میز پر رکھے ہوئے روپیوں میں سے چھ ہزار کی ایک گڈی ٹیلر کی طرف بڑھاتا ہوا بولا" یہ لو اپنا حصہ۔ اور اگر ہمارے ساتھ آنا چاہتے ہو تو میرے حکم کا پابند رہنا پڑے گا۔ ورنہ یہیں سے الگ ہو جاؤ۔ ہمارے سامنے بہت مشکل راستہ ہے۔ لہذا تم جیسوں کے نخرے میں برداشت نہیں کرونگا۔

ٹیلر نے بغیر کچھ کہے روپئے اپنی جیب میں رکھ لیئے۔

پندرہ منٹ بعد جان دو بھاری تھیلے اٹھائے ہوئے آیا۔ ان میں کھانے پینے کا سامان اور دوسری ضروری اشیاء ہیں۔"

میگی اور مارتھا بھی باہر آئیں۔ میگی تنگ جین اور جیکٹ پہنے تھا اس عالم میں بھی گرلینڈ اسکے پرشباب جسم کی تعریف کیئے بغیر نہ رہ سکا۔

"یہاں سے دس میل کے فاصلے پر ایک پہاڑی پر ہمارا ایک جھونپڑا ہے۔"

جان نے کہا۔ پہلے ہم وہاں جائیں گے۔ وہ درختوں میں گھری ہوئی محفوظ جگہ ہے۔ وہاں سے آگے کے لیے سوچا جا سکتا ہے۔"

"مناسب ہے۔" گرلینڈ نے سوچتے ہوئے کہا۔

جان نے کاغذ کی دو تھیلیاں گرلینڈ کو دیتے ہوئے کہا۔" ان میں کالی مرچ کا بُرادہ ہے۔ ہم جاتے وقت اپنے قدموں کے نشانات پر انھیں ڈالتے جائیں گے۔ ہمارا تعاقب کرنے والے ضرور شکاری کتوں کی مدد لیں گے۔ کالی مرچ کی وجہ سے کتّے ہماری بو نہیں پاسکیں گے۔" وہ ایک لحظہ رُکا پھر کہا۔" دراصل کئی ماہ سے مجھے احساس ہو رہا تھا کہ یہاں سے غیر معمولی حالات میں بھاگنا پڑے گا۔ اس لیے سب تیار یاں مکمل کر رکھی تھیں۔"

پانچ منٹ بعد وہ سب عمارت سے باہر جنگل کی طرف جا رہے تھے۔ سب سے آگے جان تھا اور سب سے پیچھے گرلینڈ۔ جان اور ٹیلر نے تھیلے اٹھا رکھے تھے۔ ٹیلر کا سوٹ کیس وہیں چھوڑ دیا گیا تھا۔ گرلینڈ نے کاغذ کی ایک تھیلی میں سوراخ کر دیا تھا اور اس میں سے کالی مرچ کا سفوف اپنے پیچھے گراتا چل رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد چڑھائی شروع ہوگئی۔ راستہ بہت دشوار گذار تھا جگہ جگہ بڑے بڑے پتھر اور چٹانیں اور خاردار پودے تھے۔ دس پندرہ ٹھوکریں کھا کھا کر چلنے کے بعد میگی کراہی۔ "مجھ سے چلا نہیں جاتا۔ وہ سب رک گئے۔

"ادھر دیکھو" گرلینڈ نے پیچھے اشارہ کیا۔ نیچے چاند کی مدھم روشنی میں جان کا گھر نظر آرہا تھا۔ اور اس تک آنے والی سڑک پر کاروں کی ایک قطار دکھائی دے رہی تھی۔

"وہ لوگ پہونچ گئے۔" اس نے میگی کا شانہ پکڑ کر اسے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ "چلتی رہو بے بی۔"

میگی پولیس کی گاڑیاں دیکھ کر ڈر گئی۔ اور اسکی رفتار میں تیزی آگئی تقریباً آدھے گھنٹے میں وہ لوگ پہاڑی کے اوپر واقع جان کے کیبن میں پہونچے۔ وہ درختوں اور اونچی اونچی چٹانوں میں اس طرح گھرا ہوا تھا کہ بہت قریب سے دیکھنے پر ہی نظر آتا تھا۔ گرلینڈ نے مطمئن انداز میں سر ہلایا۔

انھوں نے سامان فرش پر پھینکا۔ دو موم بتیاں روشن کی گئیں۔ اور سب ہلکے بستروں پر بیٹھ گئے۔ ایک جانب پرانی میز پڑی تھی جس کے

گرد پانچ چھ ٹوٹی پھوٹی کرسیاں تھیں۔ ایک طرف ایک چھوٹا سا آتش دان تھا۔

جان نے آتش دان میں آگ روشن کی۔ اسکی بیوی نے کافی بنائی اور وہ سب کافی پیتے ہوئے تھکن اتارنے لگے۔

گرلینڈ نے سگریٹ سلگایا۔ جان نے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور موم بتی کی روشنی میں اسے دیکھنے لگا۔

"یہ آسٹریا کی سرحد ہے۔" اس نے انگلی سے بتایا۔" پوری سرحد پر پہرہ ہے۔ ایک جگہ تانبے کی ایک کان ہے جو برسوں سے بند ہے صرف اس میں سے گذر کر ہم آسٹریا میں داخل ہو سکتے ہیں۔ راستہ بہت دشوار ہے اور کان خطرناک۔ لیکن تھوڑی ہمت اور قسمت سے اسے پار کیا جاسکتا ہے۔ کچھ لوگوں نے کیا ہے۔ لہذا ہم بھی کر سکتے ہیں۔"

گرلینڈ نے نقشہ دیکھا پھر پوچھا۔" ہم کب شروع کریں۔"

"چار روز بعد" جان نے کہا۔" فی الحال ہماری تلاش بہت شدت سے ہوگی۔ میں زیک فوجیوں کو جانتا ہوں۔ ان میں زیادہ تر نوعمر لڑکے ہیں۔ وہ سب تین چار روز تک جوش و خروش دکھائیں گے۔ پھر ٹھنڈے پڑجائیں گے۔ لہذا ہم چار روز بعد یہاں سے نکلیں

"چار دن تک یہاں ٹھہرنا محفوظ ہے؟"

"ہر طرح سے۔ کوئی نہیں جانتا یہ کیبن یہاں ہے۔ اور یہاں تک آنے کی کوئی زحمت بھی نہیں کرے گا۔ ہیلی کوپٹر سے دیکھنے پر بھی یہ جگہ نظر نہیں آسکتی۔"

"ٹھیک ہے۔" گرلینڈ نے سگریٹ کا آخری کش لے کر اسے آتشدان

میں ڈالتے ہوئے کہا۔ "اب ہمیں سونا چاہیئے۔ بہتر ہوگا۔ ہم لوگ باری باری سوئیں۔

سمر نوف جان کے بنگلے میں نکل کر اس جگہ آیا جہاں میلک، ایک کار کے پائیدان پر ایک پیر رکھے کھڑے تھا۔

"ان لوگوں نے کالی مرچ کا سفوف پھیلا دیا ہے۔ لہذا کتوں کو ان کی راہ پر نہیں لگایا جا سکتا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کس طرف گئے ہوں گے۔؟"

میلک کی سبز آنکھوں سے تشویش جھانک رہی تھی۔ اس نے کہا۔ "انہیں ہر قیمت پر سرحد پار کرنے سے روکا جائے۔ جتنے آدمی چاہیئے اس کام پر لگاؤ۔ مگر انہیں ہر حال میں ملنا چاہیئے۔ میں واپس جا رہا ہوں۔ مجھے فوری رپورٹ چاہیئے۔"

"وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اور پراگ کی طرف روانہ ہو گیا۔

سمر نوف اسکی کار کو جاتے دیکھتا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ میلک گھبرا گیا ہے۔ اگر یہ لوگ نہ پکڑے گئے تو میلک کی پوزیشن خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس کا باس کو وسکی اس سے بے حد نفرت کرتا تھا اگر آج میلک ناکام رہا تو کو وسکی ضرور اس کا فائدہ اٹھائے گا

سمر نوف سو کی کی طرف مڑا۔ "مجھے صبح ہونے سے پہلے تین ہیلی کوپٹر چاہیں جو اس علاقہ کو کھنگال ڈالیں۔" پھر اس نے ایک نوجوا

فوجی کو آواز دی ۔ "کیپٹن ادھر آؤ۔"

کیپٹن کوہلان اور سمرنوف پھر اندر گئے ۔ سوکی ان کے پیچھے تھا۔ سمرنوف نے ایک بڑا سا نقشہ نکالا ۔ اس میں جان کے گھر کی جگہ پر سرخ نشان لگا تھا ۔ اس نے کہنا شروع کیا ۔ "وہ لوگ اس مقام سے آسٹریا کی سرحد کی طرف روانہ ہوئے ہیں ۔ یا تو وہ لوگ اسی وقت سرحد کی طرف روانہ ہو جائیں گے یا چند روز بعد سرحد پار کرنے کی کوشش کریں گے ۔ میرا خیال ہے وہ چند روز ٹھہریں گے ۔ دو تین گھنٹوں میں وہ اس دائرے سے باہر نہیں جا سکتے ۔" اس نے پنسل سے نقشہ پر ایک دائرہ بنایا ۔ اور پھر کہا ۔ "کیپٹن کوہلان تم اس دائرے کے چاروں طرف اپنے آدمی پھیلا دو ۔ اور آہستہ آہستہ حلقہ تنگ کرتے جاؤ ۔ وہ لوگ کہیں نہ کہیں ضرور پکڑے جائیں گے ۔"

"ضرور کامریڈ" ۔ کوہلان سر ہلا کر بولا ۔ "میں اس علاقے سے اچھی طرح واقف ہوں ۔ مجھے تجربہ ہے اس دائرے میں پھیلانے کے لئے کتنے فوجی درکار ہوں گے ۔"

"کل صبح چھ بجے سے پہلے تمام فوجی اپنی اپنی جگہ پر تعینات ہو جانے چاہئیں ۔"

"ہو جائیں گے کامریڈ ۔"

وہ سب ناشتے کے بعد کافی پی رہے تھے جب صبح کے سناٹے میں

ہیلی کاپٹر کی کرخت آواز نے شور برپا کر دیا۔ وہ چونک گئے۔ ٹیلر کے ہاتھ
سے کافی کا کپ گر پڑا۔ ہیلی کوپٹر ان کے سروں پر سے شور مچاتا ہوا گزر
گیا۔ وہ تھوڑی دیر تک ایک دوسرے کی صورت دیکھتے رہے۔ پھر جان
نے خاموشی توڑی۔

"وہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے۔ اس نے کافی بلندی سے پرواز کیا ہے۔
یہ جگہ درختوں سے گھری ہے۔"

"بہتر ہوگا۔ ہم آگ بجھا دیں گے۔" گرلینڈ نے سگریٹ سلگاتے ہوئے
کہا۔ "آتش دان کی چمنی سے نکلتا ہوا دھواں انھیں متوجہ کر سکتا ہے۔"
اسکے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

مارتھا اٹھی اور آگ بجھانے لگی۔

ہیلی کاپٹر کی آواز پھر آئی۔ اب کی بار وہ شمالی رخ سے نکل گیا۔

"وہ لوگ اپنی اپنی زمین دیکھ رہے ہیں۔" جان نے کہا۔

"انھوں نے ہمیں دیکھ لیا تو کیا ہوگا۔" ٹیلر نے لرزتی آواز میں کہا
"ہم کس جال میں پھنس رہے ہیں۔؟" "ہمیں یہاں سے چل دینا چاہئیے۔"

کسی نے بھی اسکی طرف توجہ نہ دی۔

"کیا تم نے سنا نہیں۔" وہ چیخ کر گرلینڈ سے بولا۔ "ہم جال میں پھنسے
رہے ہیں۔"

"میں ایسا نہیں سمجھتا۔" گرلینڈ لاپرواہی سے بولا۔ "کیوں نہ ہم دونوں
باہر جا کر صورت حال کا جائزہ لیں۔"

"ٹیلر ہچکچایا۔ پھر بیگی پر رعب ڈالنے کے خیال سے اٹھا اور گرلینڈ
... پیچھے ہولیا۔"

جیسے ہی دونوں باہر نکلے۔ ہیلی کاپٹر کی آواز قریب آئی۔ ٹیلر ڈر کے مارے اندر بھاگنے والا تھا کہ گرلینڈ نے اس کا بازو تھام لیا۔ وہ دونوں ایک درخت کے نیچے ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر تقریباً تین گز کی دُوری سے نکل گیا۔

گرلینڈ نے ٹیلر کے زرد چہرے کو دیکھا۔ "اگر انھوں نے ہمیں دیکھ لیا ہوتا تو بار بار چکر نہ لگاتے۔ چلو آگے بڑھو۔"

وہ دونوں پہاڑی کے دوسرے سرے کی طرف بڑھے جہاں سے نیچے دیکھا جا سکتا تھا۔ دس منٹ کے بعد وہ سرے تک پہونچے۔ اور نیچے جھانکنے لگے۔

نیچے کا منظر دیکھ کر خود گرلینڈ چکرا گیا۔ فوجیوں کے لڑکوں کی قطاریں اور وہ سپاہیوں کی ہلچل جو جان کے فارم کے آس پاس تھی۔ اس نے تھوڑی دیر کے لیے اسکی خود اعتمادی کو متزلزل کر دیا۔

ٹیلر کی حالت تو اور پتلی تھی۔ وہ چلّایا۔ "دیکھا میں نہ کہتا تھا ہم لوگ پھنس رہے ہیں۔ اس کیبن میں ہم چوہوں کی طرح پکڑ لیئے جائیں گے۔"

گرلینڈ کو اسکی حالت پر رحم آنے لگا۔

"اچھا تو تم بتاؤ اب کیا کیا جائے۔" اس نے پوچھا۔ "یہ لو ایک سگریٹ پیو۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔"

ٹیلر نے کانپتے ہاتھوں سے سگریٹ سُلگایا۔ اور بولا۔ "ہمیں فوراً یہاں سے چل دینا چاہیئے۔"

"مگر دن کے وقت تو فوجی اور بھی آسانی سے ہمیں دیکھ سکیں گے"

"اس صورت میں اندھیرا ہوتے ہی ۔ اس وقت بھی ہو سکتا ہے بہت دیر ہو جائے۔

ہیلی کاپٹر کی آواز پھر آئی ۔ گرلینڈ ٹیلر کو ایک درخت کے نیچے گھسیٹ کر لے گیا ۔ دونوں زمین پر لیٹ گئے ۔ ہیلی کوپٹر عین انکے سر پر سے گذرا ۔ وہ دم سادھے لیٹے رہے ۔ پھر ٹیلر بولا۔

"میں کبھی ڈور سے کے لیے کام نہ کرتا ۔ اگر مجھے اس انجام کی خبر ہوتی ۔ مجھے یقین ہے وہ تمام روپیہ جو میں نے سوئٹزرلینڈ میں جمع کرایا ہے کبھی میرے کام نہ آسکے گا ۔

"ضرور آئے گا ۔

"نہیں ۔ میں نہیں بچ سکوں گا ۔" وہ ہذیانی انداز میں بولا ۔ "سنو ۔ میں میگی کو چاہتا ہوں ۔ میں نے اپنا سارا روپیہ اس کے نام کر دیا ہے ۔ جب میں مر جاؤں تو اسے بتا دینا ۔ سارا روپیہ ۔ تقریباً ساٹھ ہزار ڈالر ۔"

گرلینڈ حیرت زدہ رہ گیا ۔ اتنی بڑی رقم ۔ اس نے کہا ۔ تم خود ہی کیوں نہیں اسے بتا دیتے ۔"

وہ انکار کر دے گی ۔ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی ۔ مگر میرے مرنے کے بعد ... شاید وہ روپیہ لے لے ۔"

"خیر ۔ اس پر پھر کبھی گفتگو کریں گے ۔ فی الحال واپس چلو ۔"

وہ دونوں کیبن کی طرف لوٹ آئے ۔

سمرنوف کے حکم کے مطابق چھ بجے صبح تک فوجیوں نے اپنی جگہیں سنبھال لی تھیں۔ تینوں ہیلی کوپٹر اپنی اپنی جگہ پر راؤنڈلے رہے تھے... سارے انتظامات مکمل تھے۔ سمرنوف کو یقین تھا اب گرلینڈ بچ نہیں سکے گا۔ صرف وقت درکار تھا۔ جان کے گھر کو اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا تھا۔

اس نے تگڑا سا ناشتہ کیا اور سوچا خود ایک ہیلی کوپٹر میں ایک راؤنڈ لے گا۔ وہ اس جگہ آیا جہاں ایک ہیلی کوپٹر میں پٹرول بھرا جا رہا تھا۔ سمرنوف نے ہیلی کاپٹر کے ایندھن کا بھی اسی جگہ انتظام کروا دیا تھا ورنہ محض پٹرول کے لیے پچاس میل دور جانا پڑتا۔

ہیلی کوپٹر کا پائلٹ لفٹننٹ بوڈووک بمشکل تئیس سال کا ہوگا۔ وہ سمرنوف جیسے اہم آدمی کو اپنی ہوائی کشتی میں لے جانے کے خیال سے بہت خوش اور پرجوش ہوگیا۔ اس نے اٹینشن ہوکر سمرنوف کو سیلیوٹ کیا۔

"کیوں لفٹننٹ۔ کوئی خاص خبر۔"

"میں نے چار مربع میل کے رقبے میں راؤنڈ لیا ہے کامریڈ۔ اب میں دوسری طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔"

"تم نے کوئی مشتبہ چیز دیکھی۔"

"مشتبہ تو نہیں۔ مگر..."

"مگر کیا۔" سمرنوف نے تیز لہجے میں پوچھا۔
"مجھے ایک جگہ ذرا سا دھواں دکھائی دیا تھا۔ مگر وہ پہاڑی ہی ایسی ہے یا مجھے دھوکا ہوا ہے۔
سمرنوف مسکرایا۔" چلو مجھے وہ جگہ بتاؤ۔
ہیلی کوپٹر تیز آواز میں پہاڑی کی طرف پرواز کرنے لگا۔

اگر ہمارے ہاتھ ایک ہیلی کوپٹر لگ جائے تو خوب مزہ آجائے۔ ہم چند گھنٹوں میں سرحد تک پہونچ سکتے ہیں۔" گرلینڈ نے جان سے کہا۔
ہیلی کوپٹر وادی کی دوسری طرف اتارے جا رہے ہوں گے۔ جان نے کہا۔" وہاں ان کی حفاظت کا انتظام بھی ہوگا۔"
"ہمارے پاس دو ریوالور ہیں۔ کم از کم کوشش تو کی جاسکتی ہے"
ٹیلر کچھ کہنے والا تھا کہ پھر ہیلی کوپٹر کے انجن کی آواز آئی۔ وہ سب خاموش ہوگئے۔ آواز قریب آتی گئی۔ پھر اسکے پنکھے کی ہوا کا زناٹا کیبن کے اندر تک آرا۔ انھیں محسوس ہوا کہ ہیلی کوپٹر عین کیبن کے اوپر معلق ہے۔ وہ لوگ پنکھے کے زور سے ہلتی ہوئی درختوں کی شاخیں دیکھ رہے تھے۔ سمرنوف نے کاپٹر کی کھڑکی میں سے جھانک کر دیکھا۔ اسے کیبن دکھائی دیا۔
"اور نیچے۔ اس نے پائیلٹ سے کہا۔
"نیچے درخت ہیں کامریڈ۔"

تھوڑا دائیں کو۔"

"پائلٹ نے تعمیل کی۔ اب کیبن بالکل صاف نظر آ رہا تھا۔ سمرنوف کے ہونٹوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"میرا خیال ہے وہ لوگ یہیں چھپے ہیں۔" اس نے خود سے کہا پھر وائرلیس فون کا ریسیور اٹھا کر سوکی کو ہدایات دینے لگا۔

"واپس چلو۔" اس نے ریسیور رکھ کر کہا۔ "تمھاری عقابی نظروں پر تمھیں مبارکباد لفٹننٹ۔"

جیسے کہ ہیلی کاپٹر کی آواز دور ہو گئی۔ گرلینڈ نے کہا: "انھوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے۔ ہمیں بھی یہاں سے بھاگنا پڑے گا۔"

"میں پہلے ہی کہتا تھا ہم یہاں پھنس گئے ہیں۔"

کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ چند ہی منٹوں میں سامان سمیٹ کر وہ لوگ کیبن سے باہر تھے۔

"ہم اس طرف جائیں گے۔" گرلینڈ نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ "انھیں اوپر آنے میں کم از کم دو گھنٹے لگیں گے تب تک ہم ایک ہیلی کاپٹر حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔"

وہ آگے بڑھے۔ اوپر ایک ہیلی کاپٹر کی آواز مسلسل آ رہی تھی غالباً وہ ان پر نظر رکھ رہا تھا۔

گرلینڈ نے پہاڑی کے سرے پر پہونچ کر نیچے جھانکا۔ نیچے فوجی ٹرک ایک کے بعد ایک چلے آ رہے تھے۔ اور ان میں سے مسلح جوان نیچے کود رہے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے انھوں نے اوپر چڑھنا شروع کیا۔ ان کی تعداد سو کے قریب ہو گی۔

گرلینڈ نے جان کو اشارہ کیا۔ "ہمیں ان لوگوں کو ڈاج دے کر نیچے اترنا ہے۔"

جان نے سر ہلا دیا۔ گرلینڈ نے پھر کہا۔ "میں آگے جاتا ہوں۔ تین منٹ بعد تم پیچھے آؤ۔ سب سے کہہ دو تین تین منٹ کے وقفے سے ایک کے بعد ایک آئیں۔"

جان نے پھر سر ہلایا۔

گرلینڈ نیچے اترنے لگا۔

اس وقت سمرنوف نے دوربین سے دیکھا۔ اسے گرلینڈ نیچے اترتا دکھائی دیا۔ وہ ریسیور میں چیخنے لگا۔ "اور آدمی بھیجو۔ وہ لوگ اس طرف سے نیچے اتر رہے ہیں۔" پھر پائلٹ سے کہا۔ "اور نیچے۔"

ہیلی کاپٹر نیچے جھکا۔ پنکھے کی ہوا سے درخت کی شاخیں ہلنے لگیں۔ گرلینڈ نے اوپر دیکھا۔ پتوں میں سے ہیلی کاپٹر صاف نظر آرہا تھا۔ اس نے پھرتی سے ریوالور نکالا۔ ایک ساتھ چار فائر جھونک مارے۔ فائروں کی گونج وادی میں چاروں طرف پھیل گئی۔ ہیلی کاپٹر کو زوردار جھٹکا لگا۔ بوڈوک نے فوراً اسے دوسری طرف موڑ لیا۔ اسکے شانے میں گولی لگی تھی۔

"کیا تمھیں زیادہ زخم لگا ہے۔" سمرنوف نے پوچھا۔

"میرا شانہ۔" وہ کراہا۔ "مگر میں لینڈ کر سکوں گا۔"

"تمھیں کرنا ہی پڑے گا بزدل۔" سمرنوف غرایا۔ "اپنے آپ کو سنبھالو۔"

بوڈوک نے بڑی مشکل سے ہیلی کاپٹر سیدھا اور نیچے لینڈ کرنے چلا۔

"یہ اچھا ہوا۔" گرلینڈ نے کہا۔ "ورنہ یہ ہمارے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ انھیں معلوم ہے ہم نیچے اتر رہے ہیں۔ اب ہم اپنا رخ بدل دیں گے اور تھوڑا اوپر جاکر دوسری طرف سے اتریں گے۔" وہ واپس پلٹ پڑا۔ اور اوپر چڑھنے لگا۔ اور دوسروں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

اسی وقت اوپر سے پھر ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔ سمرنوف نے پہلے ہی سوکی کو الرٹ کر دیا تھا کہ دوسرا ہیلی کاپٹر پر نظر رکھنے کو بھیجے۔

جس وقت دوسرا ہیلی کاپٹر اوپر پہنچا۔ گرلینڈ کی پارٹی گھاٹی کے کھلے حصے میں تھی جس میں تھوڑے سے فاصلے تک کوئی درخت نہ تھا۔ پائلٹ کے برابر بیٹھے ہوئے فوجی نے انھیں دیکھا۔ اور مشین گن کا دہانہ کھول دیا گولیاں ان سے چند گز کے فاصلے پر غبار اڑانے لگیں۔ وہ سب زمین پر لیٹ گئے۔ گرلینڈ نے چت لیٹ کر دیکھا۔ پائلٹ صاف نظر آرہا تھا اس نے اپنا ریوالور اٹھایا۔ اور پائلٹ کے سر کا نشانہ لے کر فائر کر دیا۔ پائلٹ آواز نکالے بغیر ڈھیر ہوگیا۔ ہیلی کاپٹر بے قابو ہو کر ایک چٹان سے ٹکرایا اور شعلے اگلتا ہوا نیچے وادی کی طرف لڑھکنے لگا۔ دوسرے لمحہ پورا جنگل دھماکے سے لرز گیا۔ ایک زور کی چمک ہوئی۔ اور درختوں نے آگ پکڑ لی۔

"بھاگو۔" گرلینڈ چلایا۔ اور وہ سب اٹھ کر بھاگے۔ پیچھے زور سے زناٹے کی آواز آرہی تھی۔ گرلینڈ نے مڑ کر دیکھا۔ آگ پھیل رہی تھی۔

"ایسا لگتا ہے ہم نے جنگل میں آگ لگا دی ہے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ سب نے مڑ کر دیکھا۔ آگ بھڑک رہی تھی۔ لکڑیاں چیخ رہی

تھیں۔ اور گہرے دھوئیں کے مرغولے آسمان کو ڈھانک رہے تھے۔
بہت فاصلے پر ہونے پر بھی یہ لوگ آنچ محسوس کر رہے تھے۔
"ہوا کا رُخ اس طرف ہے اس لئے آگ نیچے کی طرف پھیل رہی ہے"
گرلینڈ نے کہا۔" اگر ہوا کا رخ بدل جائے تو آگ ہماری طرف بھی آسکتی
ہے۔ ہم آگے بڑھتے رہیں گے۔"
وہ پھر چل پڑے۔ گرلینڈ نے سوچا۔ تھوڑی دیر میں دھواں اتنا گہرا
ہو جائے گا کہ ہیلی کاپٹر سے انھیں دیکھا نہیں جا سکے گا۔ لہذا اب درختوں
میں چھپنے کی بھی ضرورت نہیں رہے گی۔ وہ تیزی سے نیچے اترنے لگا۔
اسکے ساتھی اسکے پیچھے تھے۔"
"سنو"۔ اچانک جان چلایا۔"
گرلینڈ نے کان لگا کر سنا۔ آگ کے شعلوں کے ساتھ کتوں کے بھونکنے
کی آوازیں آرہی تھیں۔
"کیا یہ اسی سمت میں ہیں جدھر ہم جا رہے ہیں"۔ جان نے گھبرائی ہوئی
آواز میں کہا۔
"ہمیں ہر حال میں نیچے اترنا ہے۔" گرلینڈ نے کہا۔ میں آگے جاتا ہوں
تم لوگ تین تین منٹ کے وقفے سے آؤ۔"
وہ آگے بڑھا۔ دفعتًا اسے دو گھاٹیوں کے بیچ میں ایک پتلی سی سڑک
دکھائی دی۔ سڑک کی دوسری طرف جنگل تھا۔ وہ رک گیا اور سڑک پار
کرنے کی سوچ رہا تھا کہ ایک فوجی ٹرک آتا دکھائی دیا۔ جس پر دس بارہ
جوان لدے تھے۔ گرلینڈ آڑ میں ہو گیا۔ ٹرک گزر گیا۔ گرلینڈ نے چھلانگ
لگائی۔ اور سڑک پار کر کے جنگل میں گھس گیا۔ پھر اس نے جان کو اشارہ

کیا کر ایک ایک کر کے سب کو سڑک پار کرائے۔
کتوں کے بھونکنے کی آواز بہت قریب آ گئی تھی۔

جیسے ہی ہیلی کوپٹر نے زمین کو چھو لیا۔ سمرنوف کو دکر اترا اور بوڈوک کی پروا کیے بغیر وائرلیس جیپ کی طرف دوڑا۔
جیپ کے قریب پہونچ کر اسکے قدم لڑکھڑا گئے۔
میلک دونوں ہاتھ پتلون کی جیب میں ڈالے کھڑا اسے گھور رہا تھا۔ پھر وہ اوپر دیکھنے لگا۔ جہاں دوسرا ہیلی کاپٹر بھیجا گیا تھا۔ اچانک فائروں کی آواز آئی۔ دونوں چونک گئے۔
"یہ کیا ہو رہا ہے۔؟" میلک نے تیز لہجے میں کہا۔ کیا تم نے ان پر فائر کرنے کا حکم دیا تھا۔"
سمرنوف بھی اوپر دیکھنے لگا۔ مشین گن کی آواز ایک لمحے کے لیے رُکی پھر ریوالور کی ہلکی سی آواز آئی۔ انھوں نے ہیلی کوپٹر کو بے قابو ہوتے دیکھا۔ وہ ایک چٹان سے ٹکرایا اور دھماکے سے جنگل میں آگ لگ گئی۔
"گرلینڈ" میلک نے دانت پیس کر کہا۔ "احمقو۔ میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ گرلینڈ کے لیے عام فوجی آپریشن کامیاب نہیں ہوں گے۔ اب ایک جنگل کی آگ شروع ہو گئی ہے تم نے اس سے پہلے ہی انھیں کیوں نہ پکڑ لیا۔"
سمرنوف نے پیشانی سے پسینہ پونچھا۔ "صرف تھوڑا وقت درکار

ہے ۔ وہ لوگ بچ نہیں سکتے ۔ ہم نے انھیں چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔"
"مگر وہ آگ ۔ تمھارے آدمی کس طرح ادھر جائیں گے۔"
"گرلینڈ بھی اس طرف نہیں جا سکے گا۔ لہذا وہ دوسری طرف سے اترے گا ۔ جہاں میں نے تین سو فوجی لگا رکھے ہیں۔ اور کتے۔ صرف وقت درکار ہے۔"
میلک تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر بولا۔" مجھے ایک سگریٹ دو۔"
"یہ لو"۔ سمر نوف نے سگریٹ کیس بڑھایا۔" کیا تم کبھی اپنے لیے کچھ نہیں خرید سکتے۔"
میلک نے سگریٹ سلگا کر گہرا کش لیا۔ پھر کہا۔
"میں انھیں زندہ پکڑنا چاہتا ہوں۔"
"گرلینڈ جیسے آدمی کو زندہ پکڑنا ممکن نہیں۔"
"میں انھیں زندہ چاہتا ہوں۔" میلک نے سرد لہجے میں دہرایا۔
سمر نوف مڑا اور جیپ میں لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر احکامات صادر کرنے لگا۔ میلک آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جہاں گہرے دھوئیں کے بادل جمع ہو رہے تھے۔ لکڑیاں چٹخ رہی تھیں اور جہاں وہ کھڑا تھا وہاں تک ہلکی ہلکی آنچ محسوس ہو رہی تھی۔

ہوا کا رخ جنوب مشرق کی طرف تھا۔ اور گرلینڈ مخالف سمت میں جا رہا تھا۔ سڑک عبور کرنے کے بعد کتوں کی آوازیں بلند ہو گئی تھیں ۔ جنگل

گھنا ہوتا جا رہا تھا۔ گرلینڈ پستول ہاتھ میں لیے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔

اچانک اس نے کسی کی آواز سنی اور چوکنا ہو گیا۔ کوئی زیک میں کچھ کہہ رہا تھا۔ آواز بائیں طرف سے آ رہی تھی۔ وہ درخت کی آڑ میں ہو گیا۔ اور آہستہ سے دوسری طرف جھانکا۔ آگے تھوڑا نشیب تھا۔ پھر چڑھائی شروع ہو گئی تھی۔ درمیان میں ایک تنگ سڑک تھی۔ غالباً یہ وہی سڑک تھی جسے وہ پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ سڑک کے کنارے ایک فوجی ٹرک کھڑا تھا۔ اسکے پاس تین نوعمر فوجی مشین گنیں لیے کھڑے تھے۔ اور ایک سارجنٹ ان سے کچھ کہہ رہا تھا۔ زبان زیک تھی۔ اس لیے گرلینڈ کچھ سمجھ نہ سکا۔

اس نے جان کو اشارے سے قریب بلایا۔ "اگر ہم ان پر قابو پاسکیں تو ان کے یونیفارم پہن کر ٹرک کے ذریعہ سرحد تک پہونچ سکتے ہیں۔"

جان کا چہرہ چمک اٹھا۔

"تم آگے بڑھو۔ میں ان کی زبان نہیں بول سکتا۔"

جان آگے بڑھا اور اپنا پستول لے کر وہ سڑک پر کود پڑا۔ اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھ سکتا۔ اس نے چاروں کو گھیر لیا۔

"اپنے ہتھیار گرا دو۔" اس نے ڈپٹ کر زیک میں کہا۔ انھوں نے مشین گنیں گرا دیں اور ہاتھ اوپر اٹھا دیئے۔"

گرلینڈ بھی قریب آ گیا۔ "ان سے کہو اپنے یونیفارم اتار دیں۔" چاروں نے فوراً تعمیل کی۔

گرلینڈ نے ٹرک میں رسی کا ایک بنڈل دیکھا۔ اس نے چاروں کے ہاتھ پیر باندھ کر انھیں ٹرک میں ڈال دیا۔

"ان سے کہو اگر آواز نکالی تو گولی مار دی جائے گی۔"

جان نے زبک میں وہی دہرایا۔

دس منٹ بعد وہ لوگ چھکتے ہوئے سرحد کی طرف بڑھ رہے تھے گرلینڈ اور جان فوجی یونیفارم پہنے تھے۔ گرلینڈ ٹرک چلا رہا تھا۔ جان اسکے برابر ایک مشین گن لیئے بیٹھا تھا۔ دونوں لڑکیاں اور ٹیلر پچھلے حصے میں تھے۔ ٹیلر نے ریوالور سپاہیوں کے سر پر تان رکھا تھا۔

جان راستے کے متعلق ہدایات دے رہا تھا۔

کچھ دیر بعد سامنے سے ایک جیپ آتی دکھائی دی۔ اس میں ایک افسر اور دو فوجی بیٹھے تھے۔ انھوں نے حیرت سے ٹرک کو دیکھا۔ پھر آفیسر نے گرلینڈ کو رکنے کا اشارہ کیا۔ گرلینڈ نے ٹرک روکتے روکتے پستول کے دستے پر اپنا ہاتھ مضبوط کر لیا۔ جان نے چلا کر لڑکیوں اور ٹیلر کو تارپولن ڈھانک لینے کو کہا۔

آفیسر جیپ سے اتر کر ان کی طرف آیا۔

"تم لوگ ادھر کہاں جا رہے ہو۔"

"احکامات لفٹننٹ" جان نے زبک سے کہا۔ "ہمارے کمانڈر نے ہمیں ہیڈ کوارٹر بلایا ہے۔"

"کون ہے تمھارا کمانڈر۔"

"کرنل سمرز۔" جان نے بغیر سوچے سمجھے کہا۔

لفٹننٹ فوراً پیچھے ہٹ گیا۔ "جاؤ۔ جاؤ" اس نے ہاتھ ہلا کر کہا۔

"کھڑے کیوں ہو۔"

جان نے اشارہ کیا اور گرلینڈ نے ٹرک چھوڑ دیا۔ چند ہی لمحوں میں جیپ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ جان نے چلا کر لڑکیوں سے کہا کہ وہ پردے سے باہر آجائیں۔ پھر اس نے گرلینڈ کو اپنی اور لفٹننٹ کی گفتگو کے بارے میں بتایا۔ "میں نے کرنل سمرز کا نام اکثر اخباروں میں دیکھا ہے اس لیے اس وقت اسی کا نام زبان پر آگیا۔"

گرلینڈ ہنسنے لگا۔ "یہ کرنل بھی خوب آدمی معلوم ہوتا ہے۔ وہ لفٹننٹ اس کا نام سنتے ہی گھبرا گیا تھا۔"

تھوڑی دیر خاموشی رہی پھر جان بولا۔ "ہمیں تقریباً سو میل سفر کرنا ہے، پھر ہم سرحد پر پہنچ جائیں گے۔"

گرلینڈ نے رفتار تیز کر دی۔ اب ان کی ہمتوں میں اضافہ ہو گیا تھا آدھے گھنٹے بعد وہ ایک بڑی شاہراہ پر پہنچے۔ گرلینڈ نے لڑکیوں سے پھر تارپولن میں چھپ جانے کو کہا۔ اس راستہ پر ٹریفک بہت زیادہ تھا۔ اور فوجی ٹرک مخالف سمت سے چلے آرہے تھے۔ غالباً وہ سب جنگل کی آگ کی سمت جا رہے تھے۔

چالیس میل بعد انھیں ایک چیک پوسٹ دکھائی دی۔ جہاں ایک سارجنٹ چار سپاہیوں کے ساتھ کھڑا تھا۔ راستہ ایک بلاک کے ذریعہ بند کر دیا گیا تھا۔

"اسے ہینڈل کرنا تمھارا کام ہے۔" گرلینڈ سارجنٹ کے قریب ٹرک روکتے ہوئے بولا۔ ریوالور کے دستے پر پھر اس کا ہاتھ جم گیا۔

جان اور سارجنٹ میں کچھ دیر گفتگو ہوئی۔ پھر سارجنٹ نے اپنے

سپاہیوں سے بلاک ہٹانے کو کہا۔

"چلو" جان نے آہستہ سے کہا۔

گرلینڈ نے ٹرک آگے بڑھایا اور بلاک سے گزرتے ہی رفتار تیز کر دی۔

"تم نے اس سے بھی کرنل سمرز ہی کا نام لیا تھا۔ جان نے کہا۔ "یہ کرنل سچ مچ گریٹ آدمی ہے۔ لوگ اس کا نام سنتے ہی راستہ چھوڑ دیتے ہیں۔"

دونوں ہنسنے لگے۔

مگر انھیں علم نہیں تھا کہ وہ سارجنٹ ہر گزرنے والے ٹرک کی اطلاع سمرنوف کو بھیج رہا تھا۔

سمرنوف جان کے گھر کے ایک کمرے میں بیٹھا ٹرانسمیٹر پر چاروں طرف سے آنے والی رپورٹیں سُن رہا تھا۔ میلک بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ تھا۔ سمرنوف نے ٹرانسمیٹر سے ایک لاؤڈ اسپیکر لگا دیا تھا تاکہ میلک بھی رپورٹیں سُن سکے۔

ٹرانسمیٹر سے آوازیں آتی رہیں۔ "کوئی خاص رپورٹ نہیں ہے دھواں بہت گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ ہم ٹھیک سے تلاش جاری نہیں رکھ سکتے۔ کتے آگے بڑھنے سے ڈر رہے ہیں۔ ابھی تک ان کا کوئی پتہ نہیں۔" وغیرہ

پھر ایک طویل وقفے کے بعد آواز آئی۔ "ساتواں ڈویژن رپورٹ کر رہا ہے۔ ایک ٹرک جس میں دو سپاہی تھے۔ کرنل سمرز کے حکم سے ہیڈکوارٹر کی طرف روانہ ہے۔"

سمرنوف چونک گیا۔ اس نے ایک سوئچ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"ساتواں ڈویژن۔ اپنا پیغام دہراؤ۔ کرنل سمرز اس آپریشن میں کوئی حصہ نہیں لے رہے ہیں۔"

سارجنٹ ہچکچایا۔ پھر اسکی آواز آئی۔ "پھر سے سنیئے۔ ایک ٹرک جس پر ایک سپاہی اور ایک سارجنٹ ہیں کرنل سمرز کے حکم سے ہیڈکوارٹر کی طرف روانہ ہے۔"

سمرنوف نے نقشہ اپنی اپنی طرف کھینچا۔ "مجھے اس کا صحیح مقام بتاؤ۔"

"دسواں ربع۔ سولھواں نقطہ۔" ادھر سے آواز آئی۔

میلک یہ گفتگو سنکر سمرنوف کے پیچھے آکھڑا ہوا۔

سمرنوف نے پھر کچھ سوئچ گھمائے اور ہیلی کاپٹر سے رابطہ قائم کیا۔ "ایک ٹرک ہمارے آپریشن کے دائرے سے باہر جارہا ہے۔ کیا تم نے اسے دیکھا ہے۔"

"جی ہاں"۔ پائیلٹ کی آواز آئی۔ "وہ آسٹریا کی سرحد کی طرف جارہا ہے۔ ہم نے اسے چیک کر کے پاس کر دیا ہے۔"

سمرنوف نے پھر سوئچ بدلے۔ آواز آئی۔ "ایک ٹرک کرنل سمرز کے حکم سے ہیڈکوارٹر کی جانب جارہا ہے۔"

سمرنوف کے منہ سے ایک گندی سی گالی نکلی۔ اس نے پھر ہیلی کاپٹر سے رابطہ قائم کیا۔ "اس ٹرک کے پیچھے رہو۔ وہ نظروں سے اوجھل نہ ہونے پائے۔" اس نے حکم دیا۔

میلک نے تلخ لہجے میں کہا۔ "تو وہ تمھارے اس عقل مندی سے بنائے ہوئے دائرے سے نکل گئے۔ سمرنوف! مجھے تمھارے انجام پر افسوس

ہوگا اگر وہ سرحد پار کر گئے۔"

"تمہارا مطلب ہے تمھیں اپنے انجام پر افسوس ہوگا۔ سمرنوف نے غصے سے کہا۔ میں نہیں سمجھتا تم اپنے علاوہ کسی اور کے لئے متاسف ہو سکتے ہو۔"

میرا خیال ہے ہم پہچان لیے گئے ہیں۔" دفعتاً گرلینڈ نے کہا۔ اس وقت وہ لوگ ایک تنگ سڑک پر جارہے تھے۔ شاہراہ چھوڑ دی تھی ایک ہیلی کاپٹر بڑی دیر سے ان کے سروں پر گردش کر رہا تھا۔

"اب ہم سرحد سے صرف بیس میل دور ہیں۔" جان نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ "اور سرحد پار کرنے کی کوشش صرف رات کے وقت کی جاسکتی ہے۔ یعنی آٹھ گھنٹے بعد۔۔ بہتر ہوگا ہم ٹرک چھوڑ کر پیدل چلیں۔"

گرلینڈ نے سر ہلا دیا۔ ہیلی کوپٹر اوپر سے رپورٹ بھیج رہا ہوگا اس نے سوچا۔

تھوڑی دور چلنے کے بعد جان نے کہا "یہیں روک دو۔"

یہ جگہ درختوں سے گھری ہوئی تھی۔ اور ہیلی کاپٹر نظروں سے اوجھل ہوگیا تھا۔ انھوں نے اپنا سامان اٹھایا اور جنگل میں گھس پڑے گرلینڈ اور جان نے ایک ایک مشین گن لے لی تھی۔ میگی کمبلوں کا بنڈل سنبھالے لڑکھڑاتی چل رہی تھی۔ ٹیلر ہانپنے لگا تھا۔ اتنی دیر ٹرک

میں بیٹھنے کے بعد پیدل چلنا انھیں ناگوار گزر رہا تھا۔
چار گھنٹے بعد وہ ایک دریا کے کنارے پہونچے۔
"ہم دریا پار کریں گے۔" جان نے کہا۔ "اگر ان کے ساتھ کتے ہوئے تو اس سے آگے وہ ہماری بو نہیں پا سکیں گے۔ وہ پانی میں اتر گیا۔
گرلینڈ نے میگی کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسے دریا پار کرانے لگا۔ ٹیلر ہانپتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ دوسرے کنارے پر تھے۔ دور سے کتوں کے بھونکنے کی آواز آرہی تھی۔ اوپر ہیلی کاپٹر کی بھی آواز آرہی تھی جو انھیں تلاش کر رہا تھا۔ مگر وہ لوگ اب درختوں کے سائے میں تھے۔
"جس سرنگ میں ہمیں جانا ہے۔ اس کا ایک دہانہ یہیں کہیں ہے۔ تلاش کرنا پڑے گا۔" جان آگے بڑھتا ہوا بولا۔ میں دیکھتا ہوں۔"
میگی تھک کر زمین پر گر گئی۔ ٹیلر ایک درخت سے ٹیک کر اپنی سانسیں درست کرنے لگا۔ مارتھا میگی کے برابر بیٹھ گئی۔
تھوڑی دیر بعد جان واپس آیا۔ "چلو"۔
وہ لوگ جھاڑیوں کے ایک ڈھیر کے پاس پہونچے۔ جان نے جھاڑیاں ہٹائیں۔ ایک بڑا سا سوراخ دکھائی دیا۔ جان نے نیچے بیٹھ کر اپنے پیر اندر لٹکائے اور کود گیا۔ گرلینڈ نے ایک ایک کر کے دونوں لڑکیوں کو پہونچایا پھر خود بھی کود گیا۔ ٹیلر اسکے پیچھے تھا۔
اب وہ لوگ ایک تاریک سرنگ میں تھے جس میں بمشکل کھڑا ہوا جا سکتا تھا۔ سیلی دیواروں سے پانی رس رہا تھا۔ جان آگے بڑھا وہ سب اسکے پیچھے چلے۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد وہ ایک غار نما

جگہ پر پہونچے جہاں زمین اور دیواریں خشک تھیں۔ جان نے اپنا تھیلا اور شین گن زمین پر ڈال دیئے۔

اس جگہ ہم ایک دو دن آرام کر سکتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ یہ سرنگ یہاں ہے۔ میرا خیال ہے ہم آج کی رات آرام کریں۔ اور کل سرحد پار کرنے کی کوشش کریں گے۔ آج رات وہاں بہت سخت پہرہ ہوگا"

وہ سب بیٹھ گئے۔ مارتھا نے تھیلے میں سے کھانے پینے کی چیزیں نکالیں۔

"ہم اس سرنگ سے باہر کیسے نکلیں گے" گریننڈ نے پوچھا۔

"اس کا دوسرا سرا آسٹریا میں نکلتا ہے۔ جان نے جواب دیا۔

تھوڑی دیر وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے۔

سمرنوف نے ہیلی کاپٹر کی رپورٹ سنی کہ ٹرک جنگل میں رک گیا ہے اور فی الحال وہ لوگ نظروں سے اوجھل ہیں۔ اس نے قریب ترین چوکی کو مطلع کردیا۔ اور ایک سگریٹ سلگا کر کرسی کی پشت سے ٹک گیا۔ وہ چھتیس گھنٹوں سے نہیں سویا تھا۔ اور اب اسکے فولادی اعصاب بھی جواب دینے لگے تھے۔

میلک اسکے قریب کھڑا نقشے کو گھور رہا تھا۔ دفعتاً اس نے کہا: "وہ لوگ سرحد سے صرف دس میل دور ہیں۔"

"ہاں سمرنوف نے کہا۔" سوکی مزید فوج لے کر اس طرف گیا ہے۔

پوری سرحد کے پہرہ داروں کو چوکنا کر دیا گیا ہے۔ جس جگہ ٹرک چھوڑا گیا
اس سے پانچ میل کے قطر میں سپاہی پھیل گئے ہیں۔ اور دائرہ تنگ ہوتا
جا رہا ہے۔ سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ تم انھیں زندہ پکڑنا چاہتے ہو یعنی
سپاہی انھیں دیکھ بھی لیں تو فائر۔۔۔ نہیں کر سکتے۔ اس طرح انھیں روکنے
میں مزید دشواری ہے۔ وہ سرحد پار بھی کر سکتے ہیں۔"

میلک نے بے صبری سے اشارہ کیا۔ "ان کے پاس اہم معلومات ہیں
جن کی ہمیں ضرورت ہے۔"

"وہ سرحد پار بھی کر سکتے ہیں۔" سمرنوف نے شانوں کو جنبش دی۔
"ان کے پاس مشین گنیں بھی ہیں۔ وہ بے دریغ ہمارے فوجیوں پر فائر
کریں گے۔ ہم فائر نہیں کر سکتے کیونکہ تم انھیں زندہ چاہتے ہو۔" سمرنوف
نے "تم" پر زور دیا۔ "گرلینڈ کو زندہ پکڑنا ناممکن ہے۔"

"انھیں سرحد پار نہیں کرنی چاہیئے۔" میلک سرد لہجے میں بولا۔
"پھر زندہ پکڑنے کا حکم منسوخ کرنا پڑے گا۔"

میلک سوچنے لگا۔ اگر وہ لوگ سرحد پار کر گئے تو اس کا باس کوسکی
اس ناکامی پر پرانے بدلے چکا دے گا۔ کوسکی انھیں زندہ بھی پکڑنا چاہتا
تھا۔ ٹیلر اور میگی کے پاس بہت سے اہم راز ہو سکتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔" آخرکار اس نے کہا۔ "انھیں ہر قیمت پر سرحد
پار کرنے سے روکو۔ زندہ یا مردہ۔"

سمرنوف کا چہرہ چمک اٹھا۔ "اب وہ بچ نہیں سکتے۔ سوکی کے ساتھ
پچاس بہترین نشانہ باز ہیں۔ جن کی رائفلوں پر دوربین لگی ہوئی ہے۔"
اس نے ریسیور اٹھایا اور کہنا شروع کیا۔ "زندہ یا مردہ۔ پہلے کا حکم

سنسو۔ انھیں ہر قیمت پر سرحد پار کرنے سے روکا جائے۔ زندہ یا مُردہ
ریسیور رکھ کر اس نے میلک کی طرف دیکھا۔
"ایک سگریٹ دو۔" میلک نے کہا۔
دونوں نے سگریٹ سلگائے۔ تھوڑی دیر بعد میلک نے کہا "میں خود اس جگہ جاتا ہوں جہاں انھوں نے ٹرک چھوڑا تھا۔ سو کی بیوقوف ہے۔ اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔"
"کوئی ضرورت نہیں۔ تمھارے پہونچنے سے پہلے وہ پکڑے جا چکے ہوں گے یا مارے جا چکے ہوں گے۔"
"میں ریڈیو کار لیے جا رہا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ باہر آیا۔ اور ایک ریڈیو کار میں بیٹھ کر ڈرائیور سے بولا "پندرھویں چوکی تک پہونچنے میں کتنا وقت لگے گا۔"
"دو گھنٹے کامریڈ" ڈرائیور نے کہا۔ "راستہ بہت خراب ہے"
"ڈیڑھ گھنٹے میں لے چلو ورنہ تمھارا سارجنٹ کا بیج نکلوا دوں گا۔"
سارجنٹ نے لاپروائی سے شانوں کو جنبش دی۔ "میں بغیر بیج کے زندہ رہنے کو موت پر ترجیح دوں گا۔ یہ راستہ اتنا ہی خطرناک ہے کامریڈ"
میلک مسکرایا۔ وہ بہت کم مسکراتا تھا۔ اسے سارجنٹ کی صاف گوئی پسند آئی تھی۔
"ٹھیک ہے۔ جتنی تیزی سے ہو سکے چلو۔"

سوکی بہت گھبرا رہا تھا۔ بہت دیر ہو چکی تھی اور اب تک گرنیڈ کا پتہ نہ تھا۔ اسے یقین تھا میلک اسے ڈس مس کر دے گا۔ اس نے اپنے آدمیوں کو ٹرک کے چاروں طرف پھیلا دیا تھا اور اب بوکھلایا ہوا ادھر ادھر پھر رہا تھا۔

فوجیوں کے لفٹننٹ جیک اسٹافی نے قریب آ کر اسے سیلوٹ مارا۔

"کیا ہوا۔" سوکی نے جھلا کر پوچھا۔

"ہم نے پانچ میل کے اندر ایک دائرہ بنایا ہے کامریڈ۔" اسٹافی نے کہا۔ "وہ لوگ اسی دائرے میں ہیں۔ کیونکہ کتوں نے دریا تک اسکی نشاندہی کی ہے۔ دریا کے دوسری طرف ہمارے آدمی پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ لہٰذا وہ ہمارے گھیرے کے اندر ہیں۔"

"جاؤ۔ تلاش جاری رکھو۔" سوکی کتے کی طرح بھونکا۔

اسٹافی نے سیلوٹ کیا اور مڑ گیا۔ اس نے سیٹی کے اشاروں سے مختلف جگہوں پر تعینات سارجنٹوں سے حلقہ تنگ کرنے کو کہا۔

سوکی ایک اونچی چٹان پر چڑھ کر دیکھنے لگا۔ سپاہی دریا کے دونوں طرف دور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ سارجنٹ ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ ٹرانسمیٹر گھڑگھڑا رہے تھے۔ اور پورا جنگل سپاہیوں کے بھاری بوٹوں کی آواز سے گونج رہا تھا۔

اسی وقت سمرنوف نے سوکی کو اطلاع دی کہ میلک اسکی طرف آ رہا

ہے اور ایک، ڈیڑھ گھنٹے میں پہونچ جائے گا۔ سوکی اور گھبراگیا۔ وہ میلک کے پہونچنے سے قبل ہی گرینیڈ کو پکڑ لینا چاہتا تھا۔ ہر لمحہ منتظر تھا کہ کہیں سے فائروں کی آواز آئے اور یہ مژدہ سننے کو ملے کہ گرینیڈ مارا گیا یا پکڑا گیا۔

لیکن کچھ نہ ہوا۔ سوا گھنٹے کے بعد فوجیوں کا حلقہ تنگ ہوتے ہوتے بند ہوگیا۔ اب چاروں طرف کے فوجی دریا کے دونوں کناروں پر کھڑے ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے۔ اور قیدیوں کا کہیں پتہ نہ تھا۔

لفٹننٹ اسٹافی احمقوں کی طرح ایک ایک کی صورت دیکھ رہا تھا اتنے میں سوکی وہاں پہونچ گیا۔

کیوں کیا ہوا؟"

"دائرہ بند ہو چکا کا مریڈ۔" اسٹافی نے مری ہوئی آواز میں کہا۔

"دائرہ بند ہوگیا تو تمہارے قیدی کہاں ہیں؟" سوکی گرجا۔

اسٹافی کچھ نہ بولا۔ سوکی اسے گالیاں دینے لگا۔

اتنے میں پیچھے سے آواز آئی۔ "بہت غصے میں ہو کامریڈ سوکی"۔

سوکی کا منہ کھلا رہ گیا۔ اور الفاظ حلق میں گھٹ کر رہ گئے۔ اسکے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔

"کامریڈ میلک۔" سوکی بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔" اس احمق لفٹننٹ نے مجھے یقین دلایا تھا کہ وہ لوگ پانچ میل کے دائرے سے باہر نہیں ہیں۔ ہم نے پانچ میل کے قطر میں کونہ کونہ چھان مارا۔ لیکن ان کا کہیں پتہ نہیں۔"

میلک سوچنے لگا۔
اس نے نقشہ دیکھا۔ پھر سر اٹھا کر اسٹافی سے پوچھا "کہیں وہ لوگ کشتی میں تو سوار نہیں ہو گئے۔"
"نہیں کامریڈ۔" اسٹافی نے جواب دیا۔ "دریا کے دونوں طرف میرے آدمی موجود تھے۔ اگر وہ دریا کی راہ سے فرار ہوتے تو دیکھ لیے جاتے۔"
"تمھیں یقین ہے انھوں نے دریا پار کیا تھا۔"
"جی ہاں۔ کیونکہ کتوں نے دریا تک رہنمائی کی ہے۔"
"پھر وہ لوگ کہاں غائب ہو سکتے ہیں۔" میلک نے سوچتے ہوئے کہا۔ "دریا میں نہیں ہیں۔ زمین پر نہیں ہیں۔ فضا میں بھی ہمارا پہرہ ہے۔ پھر۔ کیا وہ لوگ زمین کے اندر ہیں۔ کیا یہاں آس پاس میں کوئی غار ہے۔"
"میں نہیں جانتا کامریڈ میلک۔" اسٹافی نے مایوسی سے کہا۔
ایک سارجنٹ آگے بڑھا اور سیلوٹ کر کے بولنے کی اجازت مانگی۔
"کیا کہنا چاہتے ہو۔" میلک نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔
"یہاں ایک سرنگ ہے جو تانبے کی کان تک پہنچتی ہے وہ سرنگ دراصل کان میں ہوا کی آمد و رفت کے لیے بنائی گئی تھی۔ کان برسوں سے بند پڑی ہے۔ میں بچپن میں اس سرنگ کے پاس کھیلا کرتا تھا۔ میں آپ کو اس کے دہانے تک لے جا سکتا ہوں۔"
"چلو۔" میلک نے آگے بڑھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے سوکی کو مخاطب کیا۔ "ہمارے ساتھ آنے کی ضرورت نہیں۔ سرنوفہ

کو اطلاع دے دو یہاں کیا ہو رہا ہے"۔ وہ آگے بڑھ گیا۔

سوکی تھوڑا پسینہ پونچھتا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ فوجیوں پر اسکی یہ مختصر سی حکومت اب ختم ہو چکی ہے۔

گرلینڈ اور جان کے علاوہ سب سو رہے تھے۔ جان گرلینڈ کو سرنگ کا راستہ سمجھا رہا تھا۔

"اس سرنگ کے دو دہانے ہیں۔ داہنی طرف کا راستہ پانی سے بھرا ہوا ہے اور ناقابل عبور ہے۔ بائیں طرف سے جایا جاسکتا ہے جو سرحد کے پاس نکلتا ہے۔ مگر اس میں جگہ جگہ بارود اس طرح بھر دی گئی ہے کہ غلط جگہ پیر پڑتے ہی پھٹ پڑے۔ اور اس پر چلنے والے کے پرخچے اڑ جائیں۔ لیکن بہت آہستہ آہستہ رینگتے ہوئے آگے بڑھنے سے سرنگ کے چھٹنے کے امکانات نہیں ہیں۔ میرا ایک دوست اس راستے سے جا چکا ہے۔ اور چار گھنٹوں تک رینگتے رینگتے اس نے سرنگ پار کی تھی ہم لوگ پانچ ہیں۔ لہذا خطرہ پانچ گنا زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں یہاں سے وہاں تک بجلی کے تار لگے ہیں جو زمین سے ایک فٹ کے فاصلے پر ہیں۔ اگر چلتے چلتے تمہارے جسم کا کوئی حصہ تار سے چھو گیا تو بھسم ہو جاؤ گے۔"

گرلینڈ نے برا سا منھ بنایا۔" یہ تو بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔

"اور بھی ہے۔" جان کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ آئی۔

سرنگ کے اس پار دو ٹاور ہیں۔ جن پر سے ہر وقت سرنگ کی نگرانی ہوتی ہے۔ ان میں بہت طاقتور سرچ لائٹ لگے ہیں جن کی روشنی سرنگ کے اندر تک آتی ہے۔ لیکن دونوں سرچ لائٹ کے درمیان ایک ایسا خطہ بھی ہے جس پر روشنی نہیں پڑتی۔ ہمیں اسی حصہ پر رینگنا پڑے گا۔"

گرلینڈ کچھ نہ بولا۔ جان نے مزید کہا۔ "ٹاور کے محافظوں کے پاس مشین گنیں ہیں۔ لہذا ہمیں سرحد پار کرنے کے بعد بھی گولی مار سکتے ہیں۔ لہذا ان کی رینج سے باہر ہونے کے لیے تقریباً چھ سو گز تک رینگنا ہوگا۔"

"یہ تو تقریباً ناممکن مجھے معلوم ہوتی ہے۔"

"ہمت اور قسمت سے ممکن ہے۔ میں نے لوگوں کو جاتے دیکھا ہے۔ اور انشاءاللہ ہم بھی پار ہو جائیں گے۔ ہم سب ساتھ میں نہیں جا سکتے پہلی رات میں اور مارتھا جائیں گے۔ تم لوگ آپس میں طے کر لو کہ آخر میں کون تنہا جائے گا۔"

"کیوں نہ پہلی رات ہم اور تم چلیں۔" گرینڈ نے کہا۔ "میرے پاس ایک بہت ہی قیمتی کاغذ ہے جو ہر حال میں پیرس پہونچانا ہے۔"

"ہرگز نہیں۔" جان سخت لہجہ میں بولا۔ "مارتھا سے قیمتی شے دنیا میں کوئی نہیں۔ پہلے۔ ہم دونوں جائیں گے۔ دوسری رات تم اور میگی اور تیسری رات ہیلر...."

گرلینڈ نے مزید بحث بے کار سمجھی۔ مارتھا جیسی لڑکی اسکی بیوی ہوتی تو وہ بھی اسے چھوڑنے پر تیار نہ ہوتا۔"

"اچھی بات ہے جیسی تمھاری مرضی۔"

"نہیں، ذرا دیر سے لوں ۔" جان نے کہا۔

اچانک انھوں نے ہلکی سی آواز سُنی۔ جو سرنگ کے دہانے سے آ رہی تھی۔ وہ چونکتے ہو گئے۔ گرلینڈ نے ایک شین گن اٹھائی۔ اور دہانے کی طرف بڑھا۔ اس نے جان کو وہیں ٹھہرنے کا اشارہ کیا۔

دہانے پر میلک۔ استانی اور سارجنٹ کھڑے تھے۔ سارجنٹ کہہ رہا تھا۔" یہ ایک عجیب سرنگ ہے کامریڈ۔۔ مگر اس کا دوسرا سرا کہاں ہے اس کا مجھے علم نہیں۔"

"میں اندر جا کر دیکھتا ہوں۔" استانی نے کہا۔

"ان میں ایک شخص انتہائی خطرناک ہے۔" میلک نے وارننگ دی۔

"میں بھی کچھ کم نہیں۔۔" استانی نے جوش سے کہا۔"میرے پاس تین گرینیڈ ہیں۔"

گرلینڈ نے یہ گفتگو سنی اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ سب جاگ اٹھے تھے۔ گرلینڈ نے کہا۔" جلدی کرو۔ وہ آ رہے ہیں۔ ہمیں شاید اسی وقت سرنگ پار کرنی پڑے گی۔"

وہ پھر دہانے کی طرف مڑا۔ جان لڑکیوں کو لے کر آگے بڑھنے لگا۔ ٹیلر اکیلا کھڑا رہ گیا۔ وہ چند لمحے کچھ سوچتا رہا تھا۔ لیکن اب کچھ کرنے کی خواہش اسکے دل میں بہت زور پکڑ گئی تھی شاید۔ کچھ کر کے ہی وہ میگی کا دل جیت سکے۔ اسی لئے گرلینڈ کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ اس کے ساتھ لگا رہا۔ اس نے اپنا پستول ہاتھ میں لے لیا تھا۔

لفٹننٹ استانی سرنگ میں کودا اور آہستہ سے آگے بڑھا۔ گرلینڈ اندھیرے میں تھا۔ لیکن ٹیلر کا سایہ سامنے ہی دکھائی دیا۔ استانی نے ایک

گرینیڈ اپنی پیٹی سے نکالا اور اسے ہاتھ میں تولنے لگا۔

ٹیلر نے اسے دیکھتے ہی فائر کر دیا۔ ساتھ ہی اسٹانی نے بم پھینکا۔ بم ٹیلر کے سینے سے ٹکرا کر زمین پر گرا اور پھٹ گیا۔ ٹیلر کے چیتھڑے اڑ گئے۔ ساتھ ہی سرنگ کی چھت کا کچھ حصہ نیچے آ رہا۔

گرلینڈ چند لمحے کچھ سوچ سمجھ نہ سکا۔ وہ پھر محتاط انداز میں لفٹننٹ کی طرف بڑھا۔ گولی اسکے سینے میں لگی تھی۔ اور وہ مر چکا تھا۔ گرلینڈ نے اسکی پیٹی ٹٹولی۔ اس میں دو بم اور تھے۔ اس نے تیزی سے وہ نکال لیے۔ اور تھوڑا پیچھے ہٹ کر ایک بم دہانے کی طرف اچھال دیا۔ وہ ایک دھماکے کے ساتھ پھٹا۔ دہانے کی چھت بیٹھ گئی۔ گرلینڈ نے اور پیچھے ہٹ کر دوسرا بم بھی دے مارا۔ زور کی آواز کے ساتھ دیواریں اور چھت ملبے میں تبدیل ہو گئے۔ گرلینڈ کے کپڑے غبار میں اٹ گئے۔

وہ بھاگتا ہوا اپنے ساتھیوں تک پہونچا۔ "میں نے سرنگ کا دہانہ بند کر دیا ہے ..." اس نے کہا۔ اسی وقت مزید پتھر اور مٹی گرنے کی آواز آئی۔ اور گرد و غبار کا ایک ریلہ اندر تک در آیا۔ وہ سب بری طرح کھانسنے لگے۔

"ایسا لگتا ہے غار بھی بیٹھ گیا ہے۔" گرلینڈ نے کچھ دیر بعد کہا۔ "وہ سمجھیں گے ہم لوگ دفن ہو گئے۔" پھر ذرا توقف سے اس نے کہا "ٹیلر مارا گیا۔"

کوئی کچھ نہ بولا۔

اور مبلک نے دھماکے سننے چھت گرنے کے ساتھ گرد و غبار

چاروں طرف پھیل گیا۔ میاک دہانے سے دور ہٹ گیا۔

"احمق" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ لفٹننٹ استانی نے بم گرا کر سرنگ کا دہانہ بند کر دیا تھا۔ لیکن کیا وہ لوگ دفن ہو گئے۔ یا دوسری طرف سے نکل گئے۔

"فوراً کچھ آدمیوں کو بلاؤ۔" اس نے پاس کھڑے ہوئے سارجنٹ سے کہا۔ اور خود ریڈیو کار کی طرف بڑھا۔ سمرنوف سے تعلق قائم کر کے اسے صورت حال بتائی۔

ہو سکتا ہے وہ لوگ دفن ہو گئے۔ ہو سکتا ہے دوسری طرف سے نکل گئے۔ معلوم کرو اس سرنگ کا دوسرا دہانہ کہاں نکلتا ہے۔ کہیں نہ کہیں اس کا نقشہ ضرور ہو گا۔"

وہ لوگ سرنگ میں آگے بڑھتے رہے۔ بیگی ٹیلر کی موت کا سنکر بدحواس ہو گئی۔ اور اس طرح چل رہی تھی جیسے خواب میں چل رہی ہو۔ گرلینڈ بار بار اسے سہارا دینے لگتا۔

"ہمیں اسی وقت سرحد پار کرنی پڑے گی۔ جان کہہ رہا تھا۔" وہ لوگ سرنگ کا ملبہ صاف کر کے پھر ہمارے پیچھے آئیں گے۔ لہذا ہم کل رات تک انتظار نہیں کر سکتے۔"

کیا اور کوئی راستہ نہیں۔"

تھے ہے۔ لیکن نا قابل عبور۔ وہ پانی سے بھرا ہے۔ اور پانی بھی تیل

کس طرح کاڑھا اور بے حد بدبودار۔ اس میں بے شمار خونخوار پانی کے چوہے ہیں۔ ایک شخص نے تیرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اسکی لاش بہہ کر کنارے سے آلگی جس کا سارا گوشت چوہوں نے نوچ لیا تھا... وہ راستہ ناممکن ہے۔ حالانکہ وہ آسٹریا کی حدود میں نکلتا ہے۔ لیکن کسی کام کا نہیں۔ اس لیے اس پر پہرہ بھی نہیں ہے۔"

وہ چلتے رہے۔ سرنگ اب تنگ ہوتی جارہی تھی۔ میگی سسکیاں لے رہی تھی۔ گرلینڈ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے لیڈ (لئے) چل رہا تھا۔ جب دہانے سے گرد و غبار چھٹ گیا تو میلک نے ایک موم بتی جلا کر اندر اتارا، پھر خود بھی کودا۔ اس نے اسٹانی کی لاش دیکھی۔ اور ٹیلر کے جسم کا جو بھی حصہ رہ گیا تھا سرنگ مٹی اور پتھروں کے ڈھیر سے بند ہوگئی تھی۔ میلک کو دوسری طرف پتھروں کے گرنے کی اب بھی آواز آرہی تھی۔

کیا وہ لوگ دفن ہوگئے۔ اس نے سوچا۔ مگر وہ اپنا اطمینان کیے بغیر یقین نہیں کرسکتا تھا۔

وہ سرنگ کے باہر نکل آیا۔

ادھر سمرنوف فون پر دھاڑ رہا تھا۔ وہ محکمہ تعمیرات کے ایک آفیسر سے مخاطب تھا۔ بڑی مشکل سے اس کا پتہ چلا تھا۔ اور اب آفیسر کہہ رہا تھا کہ اس وقت کان کا نقشہ ملنا ناممکن ہے۔ دفتر بند ہے۔

"مجھے اسی وقت چاہیئے۔ ابھی اپنے آفس جاؤ اور تلاش کرو۔ میں پراگ کی طرف آرہا ہوں۔ اگر میرے پہونچنے تک نقشہ نہ ملا تو تمہاری خیر نہیں۔"

اس نے بسیوورنٹ دیا۔

گرلینڈ اور اسکے ساتھی اس مقام تک پہونچ چکے تھے جہاں سے سرنگوں اور بجلی کے تاروں کا سلسلہ شروع ہوتا تھا۔ دور سرنگ کے باہر ٹاور میں لگی ہوئی سرچ لائٹ کی روشنی ان تک پہونچ رہی تھی اس وقت رات کے نو بجے تھے۔

"تمہیں بہت احتیاط سے آگے بڑھنا ہے۔" جان آہستہ سے بولا۔ "پہلے ہم جاتے ہیں تمہیں پار کھینچ لیں گے۔ تم دیکھتے رہو۔ زمین پر زیادہ دباؤ نہ ڈالنا ورنہ بارود پھٹ پڑے گی۔ اور نہ ہی اوپر تار کو چھونا سمجھ گئے۔"

"ہاں" گرلینڈ نے سر ہلایا۔

"خدا حافظ" جان نے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ اگر زندگی رہی تو ہم آسٹریا میں ملیں گے۔"

دونوں لڑکیوں نے لپٹ کر ایک دوسرے کو پیار کیا۔

"ڈرو نہیں" مارتھا نے کہا۔ "وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ وہ میرے شوہر کی طرح بہادر اور چاہنے والا ہے۔"

وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔ میگی اور گرلینڈ انہیں جاتے دیکھتے رہے میگی کانپ رہی تھی۔ گرلینڈ نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سے لپٹا لیا۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔" وہ کانپتی ہوئی بولی۔

"میری موجودگی میں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔" گرلینڈ نے اسے اور قریب کھینچا اور اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔ میگی اور

زور سے اس سے لپٹ گئی۔

جان اور مارتھا نے ایک دوسرے کو بوسہ دیا اور زمین پر لیٹ گئے جان آگے تھا۔ اس کے پیچھے مارتھا تھی۔ دوسرے تار کی گھومتی ہوئی روشنی بار بار میدان کو روشن کرتی۔ دونوں تاروں کے درمیان تنگ سی پٹی تھی جس پر روشنی نہیں پڑتی تھی۔ جان اور مارتھا اسی پٹی پر رینگ رہے تھے۔

انھیں اس طرح رینگتے دیکھنا بھی روح فرسا منظر تھا۔ میگی بری طرح کانپ رہی تھی۔ بار بار وہ آنکھیں بند کر لیتی۔ خود گرلینڈ کے فولادی اعصاب جواب دینے لگے تھے۔ وہ سوچ رہا تھا اس خوفزدہ لڑکی کو لے کر اتنے خطرناک راستے پر رینگنا تقریباً ناممکن ہوگا۔

وہ انھیں آگے بڑھتے دیکھتے رہے۔

پھر نہ جانے کیا ہوا۔ شاید جان کا پیر کسی غلط جگہ پڑ گیا تھا۔ یا نہ جانے کیا بات تھی۔ گرلینڈ کو کبھی معلوم نہ ہو سکا۔ اچانک ایک تیز روشنی کا جھماکہ ہوا پھر ایک دھماکہ۔ جان کا جسم تقریباً ایک فٹ اوپر اچھل کر بجلی کے تاروں سے ٹکرایا۔ پھر نیچے گرا۔ پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔

میگی زور سے چلائی۔

گرلینڈ کا منہ خشک ہو گیا اور دل دھڑکنے لگا۔

مارتھا بے اختیارانہ کھڑی ہوئی اور جان کی طرف بھاگی۔ اسی وقت ٹاور پر سے پہرہ داروں نے مشین گنوں کے دہانے کھول دیئے مارتھا کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا جیسے ہی وہ نیچے گری۔ پھر ایک دھماکے سے ایک اور بارود کی سرنگ پھٹی۔

اب دونوں ٹاوروں سے گولیوں کی بوچھار ہو رہی تھی۔ اور ایک سائرن کی مہیب آواز نے ماحول کی دہشت ناکی میں اضافہ کر دیا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹے سے میلک ریڈیو کار میں بیٹھا غصے سے ہونٹ چبا رہا تھا۔ اب تک کچھ نہیں ہو سکا تھا۔ ایک ریڈیو انجینئر اسکے پاس بیٹھا رپورٹیں سن رہا تھا جو کچھ خاص نہیں تھیں۔ سمر نوف تفتیش کر کے آگ سے آ رہا تھا۔ بیٹھی ہوئی سرنگ کا دہانہ کچھ فوجی صاف کر رہے تھے لیکن وہ بھی بہت طویل کام معلوم ہو رہا تھا۔ میلک کو سوائے غصے میں کھولنے کے اور کوئی کام نہ تھا۔

وہ سگریٹ سلگانے سلگاتے رک گیا۔ دور کہیں ایک دھماکے کی آواز آئی تھی۔ پھر دوسرا۔ پھر مشین گنوں کے فائروں کی آواز۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اور پاس بیٹھے ریڈیو انجینئر کی طرف دیکھا جو ٹرانسمیٹر میں سننے کی کوشش کر رہا تھا۔

کافی دیر کے بعد تفصیل ملی۔

"سرحد پار کرنے کی کوشش کی گئی ہے کامریڈ میلک"۔ انجینئر نے بتایا۔ ایک مرد اور ایک عورت مارے گئے ہیں۔ مزید تفتیش ہو رہی ہے۔"

گرینیٹ۔ ؟ میلک نے سوچا۔

تفصیلات معلوم کرو۔" وہ غرایا۔

تھوڑی دیر خاموشی رہی پھر سارجنٹ نے کہا۔ "آپ کے لیے ایک پیغام ہے۔"

میلک نے ریسیور کان سے لگایا۔ دوسری طرف سمرنوف تھا۔

"میں نے کان کا نقشہ دیکھا ہے۔" وہ کہہ رہا تھا۔ "اس کی نکاسی کے دو راستے ہیں۔ ایک بند ہے اور دوسرا سرحد پر نکلتا ہے۔"....

"انھوں نے اس راستے سے پار کرنے کی کوشش کی تھی۔" میلک نے بات کاٹی۔ "دو آدمی مر چکے۔ کیا دوسرا راستہ بالکل بند ہے؟"

"وہ پانی سے بھرا ہوا ہے۔"

میلک تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر بولا۔ "اچھی بات ہے۔ نقشہ لے کر یہاں آجاؤ۔ فوراً۔"

اس نے ریسیور انجینر کے ہاتھ میں دیا اور کہا۔ "معلوم کرو دو آدمی جو مرے ہیں کون ہیں۔"

تھوڑی دیر میں جواب آیا۔ "لاشیں سرنگ اور تاروں کے درمیان ہیں۔ انھیں نکالنے میں کچھ وقت لگے گا۔"

میلک دانت پیسنے لگا۔ کیا گرلینڈ مارا گیا یا وہ اندر ہے۔ دوسرا راستہ پانی سے بھرا ہوا ہے۔ کیا گرلینڈ بھی اسے عبور نہیں کر سکے گا؟ کیا وہ پھنس گیا ہے؟"

گرلینڈ۔ گرلینڈ۔....

وہ کار سے اترا۔ اور سگریٹ پھونکتا ہوا مضطربانہ انداز میں ٹہلنے لگا۔

سمرنوف دو گھنٹے بعد نقشہ لے کر آیا۔ وہ پاگلوں کی طرح کار چلاتا

ہو آیا تھا۔ اور دو جگہ مرتے مرتے بچا تھا۔ خود میلک اسے اتنی جلدی دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ اس کی دانست میں وہ راستہ ڈھائی گھنٹے سے کم کا نہیں تھا۔

سمرنوف کار رکنے سے پہلے ہی کود پڑا۔ اور نقشہ جیپ کے بانٹ پر پھیلا دیا۔

"یہ دوسرا راستہ ہے۔" اس نے میلک کو بتایا۔ "مگر یہ بند ہے۔"

"بند ہونے سے کیا مراد ہے۔"

"اس میں چار میل تک گندہ پانی بھرا ہے۔"

"گرینڈ جیسے آدمی کے لیے چار میل تیرنا کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔"

"مگر وہ پانی تیل کی طرح گاڑھا ہے۔ اس میں زہریلی گیس ہے اور خونخوار آدم خور چوہے۔ عام آدمی کے لیے یہ راستہ ناممکن ہے۔"

"گرینڈ عام آدمی نہیں ہے۔ اگر ذرا سا بھی بچ نکلنے کا امکان ہوا تو وہ بچ نکلے گا۔" میلک نے کہا۔

"تو پھر کیا چاہتے ہو۔" سمرنوف نے شانوں کو جنبش دی میلک کے اعصاب پر گرینڈ کو اس بری طرح سوار دیکھ کر وہ بور ہو چلا تھا۔

میلک تھوڑی دیر نقشہ دیکھتا رہا۔ پھر بولا "میں دوسرے راستے کی نکاسی کے دہانے پر اس سے پہلے جاؤں گا۔ اگر وہ آتا ہے تو اسے قتل کر کے واپس آجاؤں گا۔"

"کیا تمہارا دماغ خراب ہوا ہے۔" سمرنوف نے حیرت [illegible] کہا۔ "آسٹریا کی حدود میں تم کچھ نہیں کر سکو گے۔"

"میں کوشش تو کر سکتا ہوں۔" وہ بھاری لہجے میں بولا۔ "اس

سے پہلے کہ سرحدی محافظ ہوتو، واردات پر پہونچیں میں اسے ختم کرکے واپس آجاؤں گا۔ تم میری واپسی کے انتظامات مکمل رکھو گے۔
"سراسر پاگل پن۔" ممر نوف کہتا رہا۔

میگی ایک گھنٹے سے مسلسل روئے جارہی تھی۔ اسکی سسکیاں ہتھوڑوں کی طرح گرلینڈ کے اعصاب پر پڑ رہی تھیں۔ اگر وہ تنہا ہوتا تو مزید رک سکتا تھا۔ مگر اس لڑکی کو سنبھالنا اب بہت دشوار ہورہا تھا۔ اس کے بچ نکلنے کے امکانات اب بہت کم ہوتے جارہے تھے۔ سامنے دو لاشیں تھیں اور سرحدی فوج انھیں نکالنے کے لیئے آنے والی تھی۔ پیچھے مڑنا ناممکن تھا۔ لہذا اب صرف وہ راستہ رہ جاتا ہے جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ ناقابل عبور ہے۔ اسے جلد سے جلد کچھ کرنا تھا۔ ورنہ دونوں طرف سے دشمن آ دبا تھا۔ مگر یہ لڑکی۔۔۔
"بند کرو یہ رونا دھونا۔" اس نے تیز لہجے میں کہا۔" اپنے آپ کو سنبھالو۔"
میگی اس سے لپٹ گئی اور زیادہ زور سے سسکیاں لینے لگی۔
گرلینڈ نے خود کو چھڑایا اور ایک زور کا تھپڑ اسکے گال پر رسید کیا۔ اس کا سانس رک گیا۔ اس نے چیخنے کے لیے منھ کھولا ہی تھا کہ گرلینڈ نے دوسرا تھپڑ مارا۔ اس کا گال سرخ ہوگیا۔ وہ لڑکھڑا کر گرگئی۔ مگر اس کا رونا بند ہوگیا۔ گرلینڈ نے اسے اٹھایا۔

"اب ٹھیک ہو۔" اس نے پوچھا۔

میگی نے سرخ سرخ آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا اور اس کے چہرے اور سینے پر تھپڑوں اور گھونسوں کی بارش کر دی۔ گرلینڈ خاموشی سے پٹتا رہا۔

اچانک اس نے مارنا بند کر دیا اور اس کے سینے پر سر رکھ کر لپٹ گئی۔ "مجھے معاف کر دو۔ میں اپنے قابو میں نہیں تھی۔"

گرلینڈ نے ایک طویل سانس لی۔ کم از کم اب وہ قابو میں تھی۔ اس نے اس کا چہرہ اٹھایا اور اسے بھینچ کر ایک طویل بوسہ دیا۔ پھر دونوں الگ ہو گئے۔

"اب ہم کیا کریں گے۔" وہ بولی۔

"ہم یہاں سے نکلیں گے اور ضرور نکلیں گے۔" گرلینڈ اسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔ "سنو بے بی۔ آج سے تین دن بعد ہم پیرس کے سب سے اعلیٰ درجہ کے ہوٹل میں مہنگے سے مہنگا ڈنر کھا رہے ہوں گے۔ منظور؟"

"منظور" وہ مسکرا کر بولی۔

"چلو تو" گرلینڈ نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا۔ اور وہ اسی راستے پر چلنے لگے جدھر سے آئے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اس مقام پر پہونچے جہاں سے دو راستے الگ الگ ہوتے تھے۔ گرلینڈ اس راستے پر ہو لیا جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ ناقابل عبور ہے۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہے تھے۔ سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی اور حبس بڑھتا جا رہا تھا۔ انھوں نے سامان میں صرف ایک تھیلا اور ایک مشین گن لے رکھی تھی۔ میگی موم بتیاں لیے چل رہی تھی۔ تھوڑی دور جا کر اس نے

اپنا بلاؤز اتار دیا اور جین اور بریزیر میں چلنے لگی۔ گرلینڈ نے بھی اپنا جیکٹ اتار دیا۔ دونوں پسینے سے تر ہو رہے تھے۔

"یہاں سے ہمیں داہنی طرف مڑنا ہے۔" گرلینڈ نے کہا۔" تم کیسا محسوس کر رہی ہو۔"

"میں ٹھیک ہوں مگر یہ گرمی مجھے مارے ڈال رہی ہے۔" یہ کہہ کر میگی نے اپنی جین بھی اتار دی۔ اب وہ صرف انڈرویر میں تھی۔ گرلینڈ نے غور سے اسکے تقریباً عریاں جسم کو دیکھا۔

"تم سچ مچ بہت حسین ہو۔ اس نے مسکرا کر کہا۔ آج سے تین دن بعد ہم پیرس میں ایک شاندار سہاگ رات منائیں گے۔ منظور؟"۔

"منظور"۔

دونوں چلتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد تازہ ہوا کے چند جھونکے آئے اور ان کی رفتار اور تیز ہو گئی۔ کوئی دو میل چل کر میگی ہانپتے ہوئے بولی "کیا ہم کچھ دیر رک نہیں سکتے۔ میں بہت تھک گئی ہوں۔"

"ٹھیک ہے تم بیٹھو۔ میں آس پاس دیکھتا ہوں۔"

میگی زمین پر لیٹ گئی۔" نہیں مجھے تنہا مت چھوڑو۔"

"بچپنا مت کرو۔"

"پلیز"۔ اس نے چڑھتی ہوئی سانسوں کے درمیان کہا۔ اور ایک جھٹکے سے اپنے باقی کپڑے بھی اتار دیئے۔

"روشنی بجھا دو۔" اس نے سرگوشی کی۔" اور مجھ میں سما جاؤ۔"

گرلینڈ نے اسکی ضرورت کو سمجھا اور خود اسکی خواہش بھی بیدار ہو گئی۔ اس نے پھونک مار کر موم بتی بجھا دی اور اسی میں سما گیا۔ سرنگ

میں گہرا اندھیرا چھا گیا۔ میگی نے اپنے ہاتھوں اور پیروں سے اسے جکڑ لیا۔ پھر وہ درد اور لذت سے کراہی اور آہستہ آہستہ اسکی سانسیں اعتدال پر آنے لگیں۔

وقت تھم گیا۔ وہ غار۔ سرنگ۔ سرحد۔ خوج... سب کچھ ان کے دماغ سے نکل گیا۔ وہ دونوں حقیقی دنیا سے نکل کر لذت و سرور کی ایک نئی دنیا میں پہنچ گئے۔

پھر سب سے پہلے گرلینڈ چونکا۔ اس نے خود کو اس سے چھڑایا اور اٹھ کر کپڑے پہنے پھر کہا۔ "تم یہیں لیٹی رہو۔ میں ذرا آگے دیکھتا ہوں۔"

مجھے تنہا مت چھوڑنا۔ وہ منمنائی۔ مگر اسکی آواز سے گہری آسودگی ٹپک رہی تھی۔

گرلینڈ کچھ کہے بغیر موم بتی لے کر آگے بڑھ گیا۔ کچھ دور چلنے کے بعد اسے دیوار سے لگے ہوئے تیل کے پانچ بڑے بڑے ڈرم دکھائی دیئے اس نے ایک کو ہلایا۔ وہ خالی تھا۔ خالی ڈرم پانی پر تیرے گا۔ اُس نے سوچا۔

اتنے میں میگی بھی لباس پہن کر آ گئی۔ "یہ دیکھو۔" گرلینڈ نے کہا۔ "تین ڈرم ملا کر ایک شاندار سی کشتی بن سکتی ہے۔ آؤ آگے دیکھیں۔"

وہ آگے بڑھے۔ تھوڑی دور جا کر اچانک زمین ختم ہو گئی تھی اور کوئی دس فٹ کی گہرائی میں پانی شروع ہو گیا تھا۔ اس کی بدبو سے ان کے دماغ پھٹنے لگے۔

گرلینڈ چند لمحے کھڑا پانی کو گھورتا رہا۔ پھر واپس مڑا۔ اس نے ایک ایک کر کے تین ڈرم پانی کے قریب کھسکائے۔ اچانک ایک موٹا سا چوہا میگی کے پیر کے نیچے سے نکل کر بھاگا۔ وہ چیخ کر اچھل پڑی۔ گرلینڈ ہنسنے لگا۔ پھر اسے خیال آیا۔ "جان نے کہا تھا پانی میں آدم خور چوہے ہیں۔"

اچانک اسکی نظر ایک کونے میں پڑی جہاں ایک سانپ بیٹھا تھا وہ ساکت ہو گیا۔

"مجھے ایک موم بتی دو۔" اسنے گمبھیر لہجے میں کہا۔ اسکی آواز سنکر میگی بھی سناٹے میں رہ گئی۔ اس نے موم بتی اسکی طرف بڑھائی۔ گرلینڈ نے آہستہ سے اٹھا کر غور سے سانپ کی طرف دیکھا۔ وہ سانپ نما شئے رسّی کا چھوٹا سا بنڈل تھا۔ اسکے منہ سے سیٹی کی آواز نکلی۔ "واہ کیا تقدیر ہے۔" اس نے جھپٹ کر رسی اٹھالی۔

ایک موٹا سا چوہا پھر میگی کی ٹانگوں میں سے نکل کر بھاگا۔

"وہ گرلینڈ نہیں ہے۔" میلک نے دوربین آنکھوں پر سے اٹھاتے ہوئے کہا۔ وہ اور سمرنوف سرحدی ٹاور میں کھڑے تھے۔ جان اور مارتھا کی لاشیں اٹھانے کا کام ہو رہا تھا۔ سپاہی ہاتھوں میں آلات لیے سرنگیں تلاش کر رہے تھے۔ اور انھیں بیکار کرتے جا رہے تھے۔ ان کی رفتار بہت سست تھی۔

"میں اتنی دیر انتظار نہیں کر سکتا۔" میلک نے کہا۔ "مجھے فوراً سرحد پار کرنی ہے۔ ایک رسّہ لاؤ۔ بجلی کا کرنٹ بند کر دو۔ میں رسّے پر چلتا ہوا ان سرنگوں سے بچ سکتا ہوں۔"

وہاں کا انچارج میجر رسّہ لانے چلا گیا۔ سمر نوف نے کہا۔

"اتنا بڑا رسک لینا سراسر حماقت ہے۔ ہو سکتا ہے گرلینڈ....."

"میں ضرور جاؤں گا۔" میلک نے خشک لہجے میں کہا۔ "لہٰذا خاموش رہو۔"

تھوڑی دیر بعد میلک نے پھر کہا۔ "مجھے ایک ریوالور بھی چاہیئے یہاں سے سرنگ کا دوسرا دہانہ تین میل دور ہے۔ میں رسّے کے ذریعہ سرنگیں پار کروں گا پھر بقیہ راستہ پیدل چلوں گا۔ واپسی بھی اسی راستے سے ہوگی۔ کم از کم میری واپسی تک بارودی سرنگیں صاف کروا کر رکھو تاکہ مجھے رسّہ پر دوبارہ نہ چلنا پڑے۔"

وہ خاموش ہو کر اپنی گھڑی دیکھنے لگا۔ گرلینڈ کو اندر بند ہوئے تین گھنٹے گزر چکے تھے۔ اگرچہ وہ چار میل پانی میں تیرنے والا ہے تو اسے مزید وقت لگے گا۔ میلک کو خود وہاں پہونچنے میں ایک گھنٹہ لگے گا۔ لہٰذا کافی وقت تھا۔

ایک سپاہی نے تار پر چڑھ کر رسّہ پھینکا۔ جو ان تاروں پر ٹک سے اٹک گیا جو دونوں ملکوں کی سرحدوں کو جدا کرتے تھے۔

سمر نوف نے اپنی جیب سے ایک ریوالور نکال کر میلک کو دیا۔ میلک نے ریوالور جیب میں رکھا۔ اور رسّے کو پکڑ کر جھول گیا۔ پھر ہاتھوں اور پیروں سے رسّے کو سنبھالتا ہوا سرحد کی طرف بڑھنے

لگا۔ دستہ اس کے بوجھ سے جھول رہا تھا۔ اسے اسکی بھی پرواہ نہیں تھی کہ اگر دستہ ہاتھ سے چھوٹ گیا یا ٹوٹ گیا تو وہ بارودی سرنگوں پر جا گرے گا اور اس کا قیمہ بن جائے گا۔

سمرنوف اور میجر اسے دیکھتے رہے۔ وہ تاروں تک پہونچا۔ ان کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔ اور آسٹریا کی زمین پہ کود گیا۔ جہاں اسے گرلینڈ کو ختم کرنے کی آخری کوشش کرنی تھی۔

پچھلے چھتیس گھنٹوں سے پیرس میں ڈورسے کے آفس میں بڑی گڑبڑ تھی۔ ڈورسے کو صرف اتنی اطلاع ملی تھی کہ آسکر مارا گیا۔ گرلینڈ ٹیلر اور میگی آسٹریا کی سرحد کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ اور نیلک اور سمرنوف ان کے پیچھے ہیں۔

ڈورسے کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ گئے تھے۔ وہ چھتیس گھنٹوں سے نہیں سویا تھا۔ کیپٹن ٹام اس کے سامنے بیٹھا ہوا اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"تین دن ہو گئے۔" ڈورسے نے ٹھنڈی سانس لی۔ کیا میں رپورٹ کر دوں کہ وہ فوجی راز میرے پاس سے کھو گیا ہے۔"

"ضروری نہیں آسکر نے اسے گرلینڈ سے چھین ہی لیا ہو۔ وہ اب بھی گرلینڈ کے پاس ہو سکتا ہے۔ اور گرلینڈ اسے لے کر آ سکتا ہے لہذا کیوں نہ تھوڑا اور انتظار کیا جائے۔"

ڈورسے نے سرہلایا اور کہا۔" کم از کم اتنا ضرور ہوا ہے کہ جیکسن پراگ میں پہونچ گیا ہے۔ ہیلک چونکہ گرلینڈ سے الجھا ہوا تھا اس لیے اسے جیکسن کی آمد کی خبر نہ ہوسکی۔ اب وہ مستقل طور پر ٹیلر کی جگہ کام کرے گا۔"

ٹام کچھ نہ بولا۔ ڈورسے نے پھر کہا۔" گرلینڈ میں وطن یا قوم کا ذرا بھی احساس نہیں ہے۔ اگر ہیلک نے اسے پکڑ لیا تو وہ اپنی زندگی کا سودا اس لیٹرسے سے کرے گا۔"

"کیوں نہ کرے۔" ٹام نے تیز لہجہ میں کہا۔" ہم نے بھی تو اسے بے دردی سے آگ میں جھونک دیا تھا۔"

ڈورسے نے اسے گھور کر دیکھا۔ مگر کچھ نہیں بولا۔ ٹام نے پھر کہا " میرا خیال ہے میں آسٹریا جاؤں۔ وہاں کی سرحدی پولیس کا انچارج میرا دوست ہے۔ وہ گرلینڈ کو سرحد پار کرانے میں ہر طرح کی مدد کریگا۔"

" ٹھیک ہے ٹام۔" ڈورسے نے پھر ٹھنڈی سانس لی۔" مجھے وہ خط چاہیئے۔"

" اگر وہ ملنے والا ہوگا تو مل جائے گا۔" ٹام نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ایک گھنٹے بعد وہ ملٹری کے ایک تیز رفتار جیٹ میں بیٹھا۔ آسٹریا کے پایہ تخت وائنا کی طرف اڑا جا رہا تھا۔

گرلینڈ نے تینوں ڈرم رسّی سے اچھی طرح باندھے۔ رسی کافی پرانی اور بوسیدہ تھی۔ گرلینڈ کو ڈر تھا کہ وہ کبھی بھی ٹوٹ سکتی ہے۔

پھر اس نے تھیلے میں سے پلاسٹک کی چھوٹی سی تھیلی نکالی۔ اور ڈرمے والا خط اس میں رکھا۔ پھر جیب سے نوٹوں کی گڈی نکالی۔ صرف ٹیلر اپنا حصہ لے کر مرا تھا۔ باقی روپیہ گرلینڈ کے پاس تھا۔ جان اور مارتھا نے بھی اپنا حصہ اسکے پاس رکھوایا تھا۔ گرلینڈ نے روپیہ بھی اس تھیلی میں رکھے اور اسے اچھی طرح باندھ کر جیکٹ کے اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ یہاں قدرے ٹھنڈک تھی۔ اس لیے انھوں نے کپڑے پہن لیئے تھے۔

"اب ہمیں اپنا جہاز پانی میں اتارنا چاہیئے۔" اس نے میگی کے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "یاد رکھو۔ ہم یہاں سے باہر نکلنے والے ہیں۔ اگر کچھ ہوا تو بدحواس مت ہونا۔ میں سب دیکھ لوں گا۔ آج سے تین دن بعد ہم پیرس کے سب سے شاندار ہوٹل میں کھانا کھائیں گے۔ ٹھیک ہے؟"

"ٹھیک ہے۔" میگی نے مسکرانے کی کوشش کی۔

گرلینڈ نے اسے پیار کیا۔ پھر دونوں نے مل کر کشتی کو پانی میں ڈھکیلا گرلینڈ نے مشین گن سنبھالی۔ اور اس پر کود پڑا۔ پھر میگی بھی اتری۔

"لیٹ جاؤ۔" گرلینڈ نے کہا۔ دونوں ڈرموں کے سروں پر لیٹ گئے۔ کشتی تین چوتھائی پانی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ گرلینڈ نے مشین گن پانی میں ڈالی۔ اور اسے پتوار کی طرح چلانے لگا۔ کشتی آگے بڑھنے لگی۔ مشین گن بہت بھاری تھی۔ گرلینڈ نے سوچا۔ اس طرح وہ بہت جلدی تھک جائے گا۔ کم از کم کشتی آگے بڑھ رہی ہے۔

لیکن تھوڑی ہی دیر میں اسکے بازو دکھنے لگے۔ اس نے گن پانی سے

نکال لو۔ ہمیں ہاتھوں سے پتوار کا کام لینا پڑے گا۔" اس نے کہا اور
ہاتھ پانی میں ڈال دیئے۔ میگی نے کراہیت سے اسے دیکھا پھر ناک سکوڑتے
ہوئے اپنے ہاتھ بھی گندے پانی میں ڈال کر کھینے لگی۔
کشتی بہت آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی۔ آدھے گھنٹے بعد
گرلینڈ نے بھی محسوس کیا کہ سرنگ آہستہ آہستہ تنگ ہوتی جا رہی ہے
اور اسکی چھت بھی نیچی ہوتی جا رہی تھی۔ اسے ڈر ہوا کہیں آگے
جا کر اتنی تنگ نہ ہو جائے کہ وہ لوگ پورے پانی میں ڈوب جائیں۔
اب ہوا بھی مشکل سے آ رہی تھی اور میگی ہانپنے لگی تھی۔
"تھوڑا آرام کر لو"۔ اس نے میگی سے کہا۔
میگی نے اپنے ہاتھ پانی سے نکال لیے۔ اسی وقت اسے دو چمکتی
ہوئی آنکھیں کشتی کے بالکل قریب دکھائی دیں۔ وہ اتنے زور سے چونکی
کہ کشتی الٹتے الٹتے بچی۔ گرلینڈ نے بھی دیکھا کہ بڑا سا چوہا پانی میں سے
اُچھلا اور ڈرم سے ٹکرا کر واپس پانی میں گر گیا۔
اچانک پانی میں طوفان آ گیا۔ چاروں طرف سیکڑوں چوہے اچھل
اچھل کر ڈرم کو ٹکریں مارنے لگے۔ ان کی جست و خیز سے پانی اس طرح اچھل
رہا تھا گویا ابل رہا ہو۔ کشتی رک گئی۔ گرلینڈ نے پھر مشین گن کے دستے
سے اسے آگے بڑھانا شروع کیا۔
ایک بڑا سا چوہا جس کی چمکتی ہوئی آنکھیں پانی سے تر ہو رہی تھیں
مشین گن پر چڑھنے لگا۔ گرلینڈ نے اسے جھٹک دیا۔ پھر مشین گن کی نال
پانی میں ڈال کر ٹریگر دبا دیا۔ گولی چلنے کی آواز اس محدود جگہ میں بم کے
دھماکے کی طرح ہوئی۔ سینکڑوں چوہے اوپر اچھلے اور دوسرے

لمحے پانی میں غائب ہو گئے۔ پانی کی سطح پرسکون ہو گئی۔

گرلینڈ نے مشین گن رکھ دی اور تیزی سے ہاتھوں سے کشتی چلانے لگا۔ میگی بھی اس کا ساتھ دینے لگی۔ مگر زیادہ دیر تک نہیں۔ آخر وہ تھک کر گر پڑی۔ "اور بوبی میں نہیں کر سکتی۔"

"ٹھیک ہے بی۔" گرلینڈ نے نرم لہجے میں کہا۔ "تم آرام کرو۔"

دونوں چت لیٹ گئے اور سانسیں درست کرنے لگے۔ کشتی دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہی تھی۔ اچانک گرلینڈ کے شانے سے کوئی چیز مس ہوئی۔ اس نے ٹٹولا تو معلوم ہوا سرنگ کی چھت ہے۔ اب سرنگ اتنی تنگ ہو گئی تھی کہ وہ مشکل سے بیٹھ سکتے تھے۔

کیا آگے پوری سرنگ پانی سے بھری ہے۔ اس نے سوچا...

پھر اپنے ہاتھوں کو چھت سے ٹیک کر کشتی کو آگے بڑھانے لگا۔ میگی سے بھی اس نے ایسا ہی کرنے کو کہا۔ میگی نے ہاتھ سے چھت ٹٹولی۔ اور ہسٹریائی انداز میں بولی۔ "ہم کبھی نہیں نکل سکیں گے۔"

"گھبراؤ مت بے بی۔ ہم ضرور نکلیں گے۔"

میگی خود کو ضبط کئے چھت پر ہاتھ رگڑتی رہی۔ اب سانس لینے میں بہت دشواری ہو رہی تھی۔ چھت میں کہیں کہیں نوکیلی چٹانیں ڈرم سے ٹکرا کر اسے ڈبونے کی کوشش کرتیں۔ مگر گرلینڈ بڑی مہارت سے خود اور کشتی کو بچا رہا تھا۔

انھیں احساس نہیں رہا کہ وہ کتنی دیر تک اسی طرح پڑے پڑے ہاتھوں سے کشتی کھیلتے رہے۔ وقت گویا ختم گیا تھا۔

میگی کی قوت آہستہ آہستہ جواب دیتی جا رہی تھی۔ دھیکا نجرا انداز

میں اپنے ہاتھوں کو حرکت دے رہی تھی۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو چکی تھی۔ آخرکار وہ بیدم ہو گئی۔ اور اسکے ہاتھ شل ہو کر اسکے سینے پر گر پڑے۔ اسے ایسا لگا جیسے وہ ازل سے یہی کرتی آرہی تھی۔

گرلینڈ اپنی بچی کھچی قوت کو بروئے کار لا رہا تھا۔ اب وہ بھی ہانپ رہا تھا اور سانس لینے میں بہت دشواری ہو رہی تھی۔ اسے بھی اب شبہ ہو رہا تھا کہ اس سرنگ سے زندہ باہر نکلنا شاید ممکن نہ ہو۔

پھر اس نے محسوس کیا کہ چھت تک پہونچنے کے لیے اسے اپنے ہاتھ پہلے کی بہ نسبت زیادہ اٹھانے پڑ رہے تھے۔ اس کا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔ گویا پانی کی سطح کم ہو رہی تھی۔ اس نے تیزی سے، ہاتھ چلانے شروع کر دیئے۔ چھت آہستہ آہستہ اونچی ہوتی جا رہی تھی۔ پھر وہ اتنی اونچی ہو گئی کہ گرلینڈ کو اٹھ کر بیٹھنا پڑا۔ ساتھ ہی تیز ہوا کا ایک جھونکا اندر آیا گرلینڈ میں نئی چستی پیدا ہو گئی۔ وہ اور تیزی سے چلانے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد کھڑے ہو کر اسکے ہاتھ چھت تک پہونچنے لگے۔ پھر چھت اتنی اونچی ہو گئی کہ اسکی دسترس سے دور ہو گئی۔ وہ بیٹھ گیا۔ اور پانی میں ہاتھ ڈال کر کشتی کو آگے بڑھانے لگا۔

میگی کو ہوا کے جھونکوں نے نئی زندگی بخشی۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور کروٹ بدلی۔

"اٹھو بے بی۔ ہم پہونچ گئے۔ ہم کامیاب ہو گئے۔ اب ہم آسٹریا میں ہیں۔" اس نے پر مسرت لہجے میں کہا۔

کیپٹن ٹام وائنڈا کے ہوائی اڈے پر اترا۔ آسٹریا میں ڈورسے کا ایجنٹ ہاورڈ اس کا انتظار کر رہا تھا۔ بغیر کچھ کہے وہ دونوں اس طرف بڑھے جہاں امریکن ملٹری کا ایک ہیلی کاپٹر ان کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ فوراً سرحد کی طرف روانہ ہو گئے۔

راستہ میں ہاورڈ نے بتایا کہ جان اور مارتھا مارے گئے ہیں۔ اور گرلینڈ اس کان میں پھنسا ہوا ہے جس سے نکلنے کا راستہ پانی اور آدم خور چوہوں سے بھرا ہوا ہے۔ ساتھ ہی اس نے کہا کہ آسٹریا کی سرحدی پولیس کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ اور وہ گرلینڈ کی سرحد پار کرنے میں ہر ممکن مدد کریں گے۔

"مگر اس کان سے نکلنا بہت دشوار ہے۔" ہاورڈ نے آخر میں کہا۔ گرلینڈ قسمت سے ہی اس سے نکل سکتا ہے۔"

"گرلینڈ کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔" ٹام نے کہا۔ "میں سو ڈالر کی شرط لگانے کو تیار ہوں کہ وہ اس سرنگ سے ضرور باہر آئیگا۔"

"میں کوئی شرط نہیں لگاؤں گا۔ کیوں کہ میں بھی گرلینڈ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔" ہاورڈ نے مسکرا کر کہا۔

میلک کو سرنگ کے دہانے تک پہونچنے میں کافی وقت لگا۔ اسے ڈر لگ رہا تھا کہیں گرلینڈ نکل نہ گیا ہو۔ جس جگہ سے اس نے سرحد پار کی تھی۔ وہاں سے سرنگ کا دہانہ کافی دور تھا اور راستہ میں کئی جگہ اسے سرحدی محافظوں کی نظروں سے بچنے کے لیے چھپنا پڑا تھا۔

اب صبح کے چار بج چلے تھے اور افق میں ہلکی ہلکی روشنی کے آثار تھے میلک سرنگ کے دہانے تک پہونچا جو ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع تھا اور خود رو جھاڑیوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ میلک جھاڑیوں میں چھپ گیا۔ وہاں سے وہ دہانے پر بخوبی نظر رکھ سکتا تھا۔ پہلے اس نے سوچا وہ گرلینڈ پر فائر کرے گا۔ لیکن یہاں آکر اسے احساس ہوا کہ سرحد پر پہرہ بہت سخت ہے۔ اور خصوصاً جان اور مارتھا کی موت کے بعد سے آسٹریائی سپاہی بہت چوکنے ہو گئے ہیں۔ لہذا فائر کرنے کے بعد بھاگ جانے سے پہلے پکڑے جانے کا خطرہ تھا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ بجائے فائر کرنے کے وہ گرلینڈ کو گلا گھونٹ کر مار ڈالے گا۔

اس لیے اس نے ایسی جگہ تلاش کی جہاں سے وہ گرلینڈ کے نکلتے ہی اس پر کود پڑتا اور بغیر ریوالور کے اسکو ختم کر سکتا۔ اسے یقین تھا کہ جسمانی طور پر وہ گرلینڈ سے زیادہ طاقتور ہے۔ لہذا مقابلے میں زیادہ دشواری نہیں پیش آئے گی۔

اس نے اچھی طرح سے اپنی کمین گاہ کا جائزہ لیا اور مطمئن ہو کر

گرلینڈ کا انتظار کرنے لگا۔

سورج آہستہ آہستہ پہاڑیوں کے پیچھے سے نکل رہا تھا۔

کشتی کنارے سے آ لگی۔ دہانے سے سورج کی پہلی کرن اندر داخل ہوئی۔ اور صبح کی تازہ ہوا نے گرلینڈ کے تھکے ہوئے جسم میں تازگی اور زندگی کی نئی لہر دوڑا دی۔

میگی تھکان سے چور پڑی تھی۔ اسکے کپڑے سیاہ ہو گئے تھے۔ اور سارا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔ وہ بڑی مشکل سے اٹھی اور گرلینڈ کے سہارے سے کنارے پر آ گئی۔ دونوں زمین پر لیٹ کر تازہ ہوا سے اپنی تھکن دور کرنے لگے۔ پھر گرلینڈ اٹھا۔ اس نے اپنا تھیلا کشتی سے اتارا۔ مشین گن ہاتھ میں لی۔ خطرہ اب بھی باقی تھا کیونکہ اسے اندازہ نہیں تھا۔ آسٹریا میں کس طرح ان کا خیر مقدم ہو گا۔ اسے یہاں بھی چھپتے پھرنا پڑے۔ اسے یہاں کے راستے بھی معلوم نہیں تھے

اس نے میگی سے اٹھنے کو کہا اور دونوں سرنگ کے دہانے کی طرف چلے۔ دہانے کے قریب پہونچ کر گرلینڈ نے میگی سے رکنے کو کہا۔ اور خود آگے بڑھ کر باہر جھانکنے لگا۔ وہ اپنا اطمینان کر لینا چاہتا تھا۔ کہیں کوئی بک چڑھا پہرہ دار انھیں دیکھتے ہی گولی نہ مار دے۔

باہر صبح کی تازگی پھیلی ہوئی تھی۔ چاروں طرف سناٹا تھا۔ تا حد نگاہ چھوٹے پودوں اور اونچی نیچی پہاڑیوں کے سوا

کچھ نظر نہ آتا تھا۔ وہ تھوڑی دیر کھڑا آہٹ لیتا رہا۔ پھر مڑ کر میگی کو بلانے ہی والا تھا کہ اسے چند گز کے فاصلے پر ایک پیر کا نشان دکھائی دیا۔ وہ چونک پڑا۔ کوئی ضرور یہاں آیا تھا۔ اس نے آس پاس اور نشانات دیکھنے کی کوشش کی لیکن کچھ دکھائی نہ دیا۔ ایسا لگتا تھا کوئی بہت احتیاط سے وہاں آ کر چھپا تھا۔ ایک ماہر آدمی جس نے احتیاط کے باوجود ایک نشان چھوڑ دینے کی غلطی کی تھی۔

اس نے پھر نشان کو غور سے دیکھا۔ وہ کافی گہرا تھا۔ گویا کسی بھاری بھرکم جسم والے کا پیر رہا ہوگا۔ میلک؟۔ کیا میلک سرحد پار کر کے اس طرف آیا ہے۔ یہ جان کر گرلینڈ اس راستے سے آئے گا۔ ممکن ہے گرلینڈ یہاں تک میلک سے واقف تھا۔ میلک ضرور یہ رسک لے سکتا تھا۔

وہ واپس اس جگہ آیا۔ جہاں میگی کھڑی تھی۔ "میرا خیال ہے باہر میلک ہمارا انتظار کر رہا ہے۔"

میگی ڈر گئی۔

"ڈرو نہیں۔" گرلینڈ نے کہا۔ پھر اس نے مشین گن اٹھائی۔ "اس کا استعمال جانتی ہو۔" میگی نے نفی میں سر ہلا دیا۔ گرلینڈ اسے بتانے لگا کس طرح فائر کیا جاتا ہے۔

"خبردار جو حرکت کی۔" پیچھے سے میلک کی گرج دار آواز آئی۔ میگی کے ہاتھ سے مشین گن گر گئی۔ گرلینڈ مڑا۔ میلک ریوالور سے دونوں کو بے قابو کیے ہوئے کھڑا تھا۔

"میں جانتا تھا تم یہاں موجود ہو گے۔" گرلینڈ نے [illegible] کر کہا۔ "سرحد پار کر کے یہاں آنے میں تم نے بڑا خطرہ مول لیا ہے۔"

"تم میرے ساتھ آؤ۔" میلک نے کہا۔ "لڑکی یہیں ٹھہرے گی۔"

گرلینڈ کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ میلک بغیر وارننگ دیئے بھی الٹیمیٹم گن پوائنٹ پر کام لیتا۔ پھر وہ فائر کیوں نہیں کرتا۔ صاف ظاہر ہے وہ فائرنگ کر کے یہاں کے سنجا فظوں کو چوکنا نہیں کرنا چاہتا۔ وہ خود بھی پھنس جائے گا۔ لہذا ریوالور کی دھمکی بیکار ہے۔

"بھاگ جاؤ کامریڈ" اس نے کہا۔ "کہیں پکڑے نہ جاؤ۔"

میلک سمجھ گیا کہ گرلینڈ پر ریوالور کی دھمکی کا اثر نہیں ہوئی۔

"میں نے پچھلے بار تم سے کہا تھا کہ اب ہم جب بھی ملیں گے وہ ہماری آخری ملاقات ہوگی۔" میلک نے کہا۔

اس سے پہلے کہ گرلینڈ کچھ کہہ سکتا۔ میلک نے کسی بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح چھلانگ لگائی اور گرلینڈ پر آرہا۔ اس جیسے بھاری بھرکم آدمی کے لیے اس طرح چھلانگ لگانا غیر معمولی بات تھی۔ خود گرلینڈ چکرا گیا۔ وہ نشیب میں تھا اور میلک اونچائی پر۔ گرلینڈ گر پڑا۔ اور میلک اس کے اوپر چھا گیا۔ میگی کو دھکا لگا۔ وہ بھی گر پڑی اور لڑھکتی ہوئی پانی میں جا گری۔

میلک نے گرلینڈ کا گلا دبانا شروع کیا۔ گرلینڈ کی سانس رکنے لگی اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا۔ اس نے اپنی ڈوبتی ہوئی قوت کو مجتمع کر کے ایک زوردار گھونسہ میلک کے منہ پر رسید کیا۔ اس کے گلے پر گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ گرلینڈ نے ایک اور گھونسہ مارا۔ میلک اچھل کر اسکے برابر آگرا۔ گرلینڈ ہانپنے لگا تھا۔ سرنگ کے سفر نے پہلے ہی اسے تھکا دیا تھا۔ رہی سہی قوت اس جدوجہد نے ختم کر دی۔ اس

میں اٹھنے کی بھی قوت نہ رہی۔

میلک اٹھا۔ اس نے قریب پڑے ہوئے ایک بڑے سے پتھر کو اٹھانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ سامنے سیگی مشین گن تانے نظر آئی۔ اس کا پورا جسم تیل اور پانی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اور وہ کوئی جھوت نظر آرہی تھی۔

گرلینڈ چلایا۔ "فائر مت کرنا۔"

"میں کردوں گی۔"

"ٹھہرو۔" گرلینڈ نے کہا۔ اور آہستہ سے اٹھ کر اسکے ہاتھ سے گن لے لی۔ میلک ہاتھ اٹھائے کھڑا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اب گرلینڈ اسے گولی مار دے گا۔ مگر اس عالم میں بھی اس کا چہرہ جذبات سے عادی تھا۔ اور سبز آنکھیں نفرت سے ابل رہی تھیں۔

گرلینڈ نے رائفل جھکالی۔ "گھبراؤ نہیں کامریڈ۔ میں تمھیں نہیں ماروں گا۔ تم بھی کسی کے لیے کام کرتے ہو اور میں بھی۔ ہم دونوں بیوقوف ہیں۔" پھر اس نے ڈرم سے بنی ہوئی کشتی کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ راستہ گھر جانے کے لیے بہت موزوں ہے۔ ذرا مشکل ہے مگر چونکہ میں اس راستے سے آیا ہوں تم بھی جاسکو گے۔ ذرا آدم خور چوہوں کا خیال رکھنا۔"

میلک کے چہرے سے حیرت ظاہر ہونے لگی۔

"میں تو تمھیں مارنے آیا تھا۔ تم کیوں مجھے چھوڑے دے رہے ہو؟"

گرلینڈ ہنسا۔ ضروری نہیں اگر تم مجھے مارنے آئے ہو تو میں بھی تمھیں ماردوں۔ تم اپنا کام بہت سنجیدگی سے کرتے ہو۔"

میلک اسے گھورتا رہا، کچھ بولا نہیں۔

"چلو جاؤ۔" گرلینڈ نے سرنگ کی طرف اشارہ کیا۔

میلک نے چند لمحوں بعد کہا۔ "اگلی بار جب ہم ملیں گے تو میں تمھیں ایک جام پلاؤں گا۔"

گرلینڈ مسکرایا۔ وہ جانتا تھا یہ میلک کا شکر گزاری کا انداز تھا۔

اس نے میلک کا پستول اٹھایا۔ اور اسکی طرف بڑھاتا ہوا بولا۔ اسے بھی لے جاؤ۔ چوہے اسکی آواز سے بہت ڈرتے ہیں۔"

میلک ساکن کھڑا رہا۔ پھر بولا۔ "مجھے ہمیشہ سے تمھاری صحیح الدماغی پر شبہ تھا اب یقین ہو گیا کہ تم پاگل ہو۔"

گرلینڈ پھر زور سے ہنسا۔ "ہم دونوں ایک جیسے ہیں۔ جو کام ہم کرتے ہیں وہ صرف پاگل کر سکتے ہیں۔ یہ لو۔" اس نے پھر پستول بڑھایا

"تم مجھے بھرا ہوا پستول دے رہے ہو۔"

"اوہ چھوڑو بھی۔ ہم دونوں ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ ایک ہی طرح کا گندہ کام کرتے ہیں۔ اس میں ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب ہمیں یہ بھول جانا چاہیئے کہ ہماری ڈوران لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو اوپر بیٹھے ہمیں نچاتے رہتے ہیں۔ ورنہ اسکے سوا میری اور تمھاری دشمنی کیا۔؟"

اس نے زبردستی پستول میلک کے ہاتھ میں تھما دیا۔

میگی کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ اسے یقین تھا کہ اب یہ سبز آنکھوں والا دیو پیکر انسان انھیں گولی مار دے گا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ کہیں سے مشین گن مل جائے۔ گرلینڈ اسکے خیالات سمجھ گیا۔

"گھبراؤ نہیں بے بی۔" اس نے کہا۔ "وہ اودیس اسٹیج کے کردار ہیں

بو پر دے پر غلط جگہ پیش ہوتے ہیں آؤ چلیں۔"
اس نے تھیلا اٹھایا۔ اور میگی کے بازو میں ہاتھ ڈال کر سرنگ کے دہانے کی طرف بڑھا۔
ہاتھ میں پستول لیے مجسم حیرت بنا میلک ان دونوں کو جاتے دیکھتا رہا۔

ڈورسی کی سیکریٹری ڈروتھی کاغذات فائل میں لگا رہی تھی کہ دروازہ کھلا اور گرلینڈ اندر داخل ہوا۔ وہ چونک پڑی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا کیونکہ اسے معلوم تھا گرلینڈ اپنے ہاتھ استعمال کرنے میں کافی آزاد تھا۔
گرلینڈ اس وقت بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ اس نے ایک عمدہ سوٹ پہن رکھا تھا۔ وہ سیدھا اسکے پاس آیا اور میز پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسکی طرف جھکتے ہوئے بولا۔ "کل رات میں نے تمھیں خواب میں دیکھا تھا۔"
ڈروتھی نے میز پر پڑا ہوا موٹا سا رولر اٹھایا: "مسٹر ڈورسی تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔ سیدھے اندر جاؤ۔"
گرلینڈ اسکے ہاتھ سے ایک "تھپڑ" کھا چکا تھا۔ لہذا محتاط تھا۔ پھر بھی بولا۔ "میں جاتا ہوں۔ مگر ذرا سوچنا مجھے اس طرح انکار کر کے تم کتنی بڑی لذت سے محروم ہو۔"

وہ ڈورسے کے آفس کی طرف مڑ گیا۔ ڈروتھی کا چہرہ عنابی ہو گیا اور وہ ہلکے سے مسکرادی۔

ڈورسے اپنی کرسی پہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا زرد چہرہ اور دھنسی ہوئی آنکھیں دیکھ کر گرلینڈ کو اس پہ بہت رحم آیا۔

"ہو" وہ بیٹھتا ہوا بولا۔" تمہارے پیٹ کے پھوڑے کیسے ہیں۔"

"بکواس مت کرو" ڈورسے غرایا۔" اگر میں چاہتا تو آسٹریا کی پولیس تمہیں پکڑ لیتی۔ مگر میں نے تم پر عنایت کی۔"

گرلینڈ نے قہقہہ لگایا!" تم ایک بچے کو بھی نہیں دھمکا سکتے۔ تمہیں معلوم تھا اگر میں آسٹریا میں پکڑا جاتا تو تمہارے اس انتہائی صیغۂ راز خط کا راز کھول دیتا۔ اور تمہاری نوکری جاتی رہتی۔ تم نے مجھے دھوکہ دے کر ایک جال میں پھنسانا چاہا۔ اور اس لیٹر کی وجہ سے خود پھنس گئے۔"

اس نے ڈورسے کے ٹیبل پر سے اسکے قیمتی سگاروں میں سے ایک اٹھایا۔ اور اسے منہ میں رکھ کر سلگاتا ہوا کہنے لگا۔" جب مجھے یہ خط ملا تو میری سمجھ میں نہ آیا کہ میں تمہیں دغا دوں یا تم سے وفا کروں۔" اس نے رک کر ڈورسے کی طرف شرارت آمیز نظروں سے دیکھا۔ مگر ڈورسے اس سے نظریں نہیں ملا رہا تھا۔ وہ کہتا رہا۔

"پھر مجھے تم پر رحم آگیا۔ کیونکہ تم اپنی جگہ پر اچھے نظر آتے ہو۔ اور اگر دوسرا کوئی تمہاری جگہ آیا تو وہ تم سے زیادہ احمق ہوگا۔ لہذا میں نے طے کیا ہے کہ وہ لیٹر واپس تمہیں پہونچا دوں۔ یہ لو" اس نے جیب

سے پلاسٹک کی تھیلی میں بندھا ہوا لفافہ نکالا۔ اور ڈورسے کے سامنے ڈال دیا۔ "اسے یہاں تک لانے میں میں کس طرح کامیاب ہوا ہوں اسکی تفصیل بتاکر میں تمھیں بور نہیں کروں گا۔ بہرحال میں نے طے کیا تھا کہ یہ تم تک پہونچے گا اور اب یہ تمھارے سامنے ہے۔"

ڈورسے نے بے صبری سے لفافہ کھولا۔ اس میں سے کاغذ کے وہ دو ٹکڑے نکالے جنھوں نے پچھلے چند دنوں میں اسکی عمر میں دس سال کا اضافہ کردیا تھا۔ اسکے چہرے پر رونق آگئی اور آنکھوں میں پرانی چمک لوٹ آئی۔ اس نے کاغذات کو میز میں رکھ کر تالا لگا دیا۔

"اب کہو تمھاری کیا شرائط ہیں۔ اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا

"شرائط؟۔ کیا پاگل ہوئے ہو ڈورسے۔ اگر مجھے سودا کرنا ہوتا تو بھلا کاغذات تمھارے ہاتھ میں دے دیتا۔"

"میں بہت امیر نہیں ہوں۔" ڈورسے اپنی رو میں بولا "میں بس ہزار ڈالر دے سکتا ہوں۔ میں جانتا ہوں پیسہ تمھارے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔"

گرینڈ نے اسے غور سے دیکھا پھر کہا "تو تمھیں اب بھی خوف ہے کہ میں اس لیٹر کا راز فاش کردوں گا۔ نہیں میرے بوڑھے بیٹے۔ تم مجھے بہت عزیز ہو۔ اس لیے میں تمھیں کبھی نقصان پہونچانے کی کوشش نہ کروں گا۔ پیرس کی یہ حسین زندگی صرف تمھاری وجہ سے حسین ہے۔ تم نہ رہے تو مجھے مزہ نہ آئے گا۔ یوں بھی مجھے اس ٹرپ میں بہت کچھ مل گیا ہے۔ ایک خوبصورت سی لڑکی۔ اور میلاک نے اگلی ملاقات میں مجھے ایک جام پلانے کا وعدہ کیا ہے۔"

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "مگر یاد رکھو۔ آیندہ اگر تم نے مجھے کسی چال میں پھانسنے کی کوشش کی تو وہ تمھاری آخری کوشش ہوگی۔

"ایسا نہیں ہوگا۔" ڈودسے بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "شکریہ۔"
جیسے ہی گرلینڈ دروازے کی طرف مڑا ڈودسے نے پکارا۔ "سنو۔"

وہ مڑا۔

"وہ تیس ہزار ڈالر کیا ہوئے۔؟"

گرلینڈ نے زور سے قہقہہ لگایا۔ "آ گئے اپنی پرانی روش پر۔ تم کبھی نہیں بدلو گے۔"

وہ باہر نکل آیا۔ اور ڈوروتھی کے ٹیبل کے پاس رکا۔ ڈوروتھی ٹائپ کرتے کرتے رک گئی۔ اور دروازے کی طرف اشارہ کرکے بولی۔ "باہر جانے کا راستہ ادھر ہے۔"

گرلینڈ اس کی طرف جھکا۔ "کیا تم لڑکوں کے بجائے لڑکیوں کی طرف مائل ہو۔"

ڈوروتھی نے ہاتھ اٹھایا لیکن گال پر پڑنے سے پہلے ہی گرلینڈ نے اسے پکڑ لیا۔ اور اسے اپنی طرف کھینچا۔ وہ کرسی سے اٹھ کر اسکے سینے سے آ لگی۔ گرلینڈ نے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔ وہ ایک لمحہ ڈھیلی کھڑی رہی۔ پھر اس نے اپنے بازو گرلینڈ کے گرد حمائل کر دیئے۔

ڈودسے نے اپنے کمرے سے جھانک کر دیکھا۔ پھر پیچھے ہٹ گیا۔

لاگراند دے فور فرانس کے دس سب سے بڑے ہوٹلوں میں سے ایک ہے۔ جیسے ہی اسکے پورچ میں ایک ٹیکسی آکر رکی۔ ہوٹل کا مالک ریمنڈ خود آگے بڑھا۔ اور ٹیکسی کا دروازہ کھول کر گرلینڈ اور میگی کو خوش آمدید کہی۔ گرلینڈ اور ریمنڈ پرانے دوست تھے اور ریمنڈ گرلینڈ کی بہادری اور بے جگری سے بہت متاثر تھا۔

"آؤ میرے دوست۔" ریمنڈ نے کہا۔ تمھارے لیے سب کچھ تیار ہے۔"

میگی۔ اور گرلینڈ آگے بڑھے۔ شیشے کے دروازے سے گزر کر وہ لوگ عالی شان ڈائننگ ہال میں داخل ہوئے۔ ان کے لیئے کونے کی سب سے اچھی میز مخصوص تھی۔

ریمنڈ نے چند منٹ گرلینڈ سے گفتگو کی پھر اپنے آفس میں چلا گیا ویٹروں نے میز پر کھانا لگانا شروع کر دیا۔

میگی بہت حسین لگ رہی تھی۔ چاروں طرف سے اس پر نگاہیں پڑ رہی تھیں۔ اس نے کئی گھنٹے اپنے میک اپ پر صرف کیئے تھے۔ اور خود گرلینڈ اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔

کھانے کے بعد جب وہ کافی پی رہے تھے گرلینڈ نے اسے ٹیلر کی وصیت کے متعلق بتایا۔ اس نے تمھارے لیے ساٹھ ہزار ڈالر چھوڑے ہیں۔ تم کبھی بھی جنیوا جاکر یہ رقم لے سکتی ہو۔"

میگی کچھ دیر خاموش رہی۔ پھر بولی "وہ عجیب آدمی تھا۔ میں اسے کبھی نہ چاہ سکی۔"

گرینڈ کچھ نہ بولا۔ تھوڑی دیر بعد میگی نے کہا۔ "کیا تم میرے ساتھ جینوا آؤ گے۔ ہم دونوں بہت خوش رہیں گے۔"

"میں ہمیشہ کا تنہا ہوں۔ آج یہاں کل وہاں۔"

میگی اداس ہو گئی۔ وہ گرلینڈ سے محبت کرنے لگی تھی۔ مگر گرلینڈ صرف تھوڑی دیر کی دوستی کا خواہش مند تھا۔ محبت یا شادی اسکے مسلک میں نہیں تھا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں اٹھ گئے۔ دونوں خاموش تھے۔ گرلینڈ محسوس کر رہا تھا کہ شام برباد ہو گئی ہے۔

میگی اپنے ہوٹل کے پاس ٹیکسی سے اتری۔ "کیا تم اوپر آؤ گے۔"

گرلینڈ نے سوچا قصہ یہیں ختم ہو جانا چاہیئے۔

"نہیں۔" اس نے کہا۔ "کل صبح تم جینوا جاؤ گی۔ اب تم ایک دولت مند لڑکی ہو۔ جوان ہو۔ خوبصورت ہو۔ تمہارے لیے ایک نئی زندگی انتظار کر رہی ہے۔ مجھے بھول جاؤ۔ میں کسی کا ہو کر نہیں رہ سکتا۔" اس نے جیب سے ہوائی جہاز کا ٹکٹ نکال کر اسے دیا۔

"شکریہ"۔ میگی نے ٹکٹ اپنے پرس میں رکھتے ہوئے کہا۔ "آئندہ جب ہم ملیں گے تو میں تمہیں ایک جام پلاؤں گی۔"

"یہ ہوئی کچھ بات۔ خدا حافظ۔"

وہ ایک طویل وقفہ تک اسکی طرف دیکھتی رہی۔ پھر بغیر کچھ کہے اندر جانے کے لیے مڑ گئی۔ گرلینڈ اسے دیکھتا رہا۔ اسکی چال رکو لہوں کا

وہ دلکش انداز میں ہلنا۔ اور طویل قامت وخوبصورت پیکر۔

"کہاں چلوں" ٹیکسی ڈرائیور نے بے صبری سے پوچھا۔

گرلینڈ اب بھی میگی کو گھور رہا تھا۔ اسے وہ وقت یاد آیا جب میگی نے اپنی آغوش اس کے لیے وا کر دی تھی۔ اور وہ مختصر سا لمحہ جب دونوں کے جسم ایک دوسرے میں جذب ہو کر دنیا سے بے خبر ہو گئے تھے۔ اسکے جسم میں خواہش کی پھر ایک زبردست لہر اٹھی۔

"کہاں چلوں۔" اس نے دہرایا۔ "کہیں بھی نہیں۔" اس نے دس فرانک کا ایک نوٹ ڈرائیور کی گود میں پھینکا۔ اور ٹیکسی سے اتر کر وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

میگی کاؤنٹر سے اپنے کمرے کی چابی لے رہی تھی۔ اس لیے مڑ کر دیکھا اور گرلینڈ کو دیکھ کر نشیلے انداز میں مسکرا کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ گرلینڈ نے اسے تھام لیا۔ اور دونوں مسکراتے ہوئے بازو میں بازو ڈالے لفٹ کی طرف بڑھے۔

ختم شد

مظہرالحق علوی

کے اڈونچرس ہیبت ناک اور حیرت ناک ناول

آدم خور	ولسن میک آرتھر	6/50
بھیڑیا	گالی اند	9/-
جوش محبت	سی ایف رموز	4/-
تیغ زن کا ل	الکزینڈر ڈوما	18/-
خوابوں کے شکاری	رائیڈر ہیگرڈ	10/-
دختر شب	"	9/-
ڈراکیولا	برومِ اسٹوکر	9/-
ڈراکیولا کی واپسی	جون برکلے	5/-
رات کا کالا کفن	ایسٹر میکلین	8/-
قصر ڈراکیولا	انگس ہال	5/-
سونا سمندر	ڈینس وہٹلی	8/-
سایہ شیطان	"	10/-
شہر خموشاں	رائیڈر ہیگرڈ	5/-
ظلِ ہما	الکزنڈر ڈوما	15/-

عالم گم گشتہ		3/50
آواز کے جنگل	برکلے ماتھر	8/-
گنج سلیماں	رائیڈر ہیگرڈ	3/50
گردش ایام	ڈینس وہیٹلی	8/-
لالۂ صحرا	رائیڈر ہیگرڈ	8/-
ندائے روح	„	8/-
نیل کی ساحرہ		6/50
مقدس پھول	„	9/-
زہر آب	„	9/-
کوا ٹرمین کے کارنامے	„	5/50
دیو استبداد	وکٹر کنگ	7/-
گناہ آدم	جیمس ہیڈلے چیز	7/-
ابابیل	رائیڈر ہیگرڈ	10/-
سورج کا لہو	ویرا سمتھ	12/-
عالم اسفل	آرتھر کانن ڈائل	5/-
خانقاہ	ایم ۔ جی لیوسی	10/-

ایم اے عالم کے مشہور و معروف تراجم اڈونچرس ناول

آتشی تحریر	رائیڈر ہیگرڈ	5/50
ملکہ کہسار	〃	زیر طبع
خوفناک قبیلہ	〃	زیر طبع
زرد دیوتا	〃	5/50
راہبن پیلڈکی	〃	4/-
روح بیاباں	〃	4/-
روح کا اغوا	〃	4/-

حیرت انگیز جاسوسی ناول

سُرخ سلیپر	ارل ڈر بگرز	4/50
آتش انتقام	〃	5/-
سنگ ہلاکت	〃	4/-

مریخی سیریز

مریخی شہزادی	اڈگر رائس بروز	3/50
مریخی دیوتا	〃	5/-
مریخی جانباز	〃	4/50
مریخی حسینہ	〃	3/-

زمین کے اندرونی عجائبات

مخفی دنیا	اڈگر رائز بروز	3/-
پراسرار دنیا	〃	4/50
خونخوار دنیا	〃	4/50

محمد سجاد بھٹی، سیف الملوک عباسی، یاسر حسنین